اخبار رنگین

معه مقدمه و تعلیقات

از

ڈاکٹر سید معین الحق

پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی

۳۰ - نیو کراچی ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی - نمبر ۵

۱۹۶۲

دیباچہ

اخبار رنگین کا متن جرنل آف دی پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کی گزشتہ چند اشاعتوں میں شایع کیا جاچکا ہے - اب مقدمہ اور اشاریہ کے ساتھ اس کو کتابچہ کی شکل میں پیش کیا جارہا ہے - بحیثیت ایک ہم عصر ماخذ اس کی افادیت اور اہمیت پر مقدمہ میں تفصیلی بحث کی گئی ہے -

پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی انڈیا آفس لائبریری لندن کی ممنون ہے کہ اس نے اخبار کا وہ مخطوطہ جو خود مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے ہم کو مستعار دے دیا - اس طرح خود مصنف کے نسخہ کی بناء پر یہ متن شایع کیا گیا ہے -

اخبار میں مصنف نے ایک دلچسپ طریقہ بیان اختیار کیا ہے - خود اپنے ضمیر کو بادشاہ وقت متصور کرکے اس دور کے وہ واقعات جن سے وہ متاثر ہوتے تھے بطور رپوٹ اس بادشاہ کے دربار میں پیش کئے ہیں - اس کے بعد اپنے ردعمل کو بادشاہی فیصلہ اور حکم کی شکل میں بیان کیا ہے - یوں سمجھنا چاہیے کہ بادشاہ کا فیصلہ درحقیقت سعادت یار خان رنگین کا تبصرہ ہے - اپنے فیصلہ کے ساتھ دلیل یا شہادت میں ہندی و فارسی امثال یا معروف شعراء و ادباء کے اشعار و اقوال بھی نقل کردیے ہیں - اس سلسلہ میں شیخ سعدی کے اشعار بہت زیادہ نقل کئے ہیں - یہ ذرا حیرت انگیز امر ہے کہ رنگین باوجود اسکے کہ وہ دینی علوم میں مہارت رکھتے تھے اور ایک دین دار شخص تھے دینی ادب کے حوالے نہیں دیتے - اس معاملہ میں انہوں نے اپنے عہد کے رواج کی پابندی کی ہے - اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس دور میں معاشرہ کے رحجانات دینی شعار سے بیگانہ ہوتے جار ہے

تھے - اور وہ لوگ جو فقط مذہبی احکام کی پابندی بھی کرتے تھے اکثر اپنی تصانیف میں غیر سنجیدہ خیالات اور بیانات کو جگہ دینے میں کوئی تکلف نہیں کرتے تھے - اخبار کو ماخذ کے طور پر استعمال کرنے کے لئے اس کو بہت غور سے مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے

مقدمہ حواشی اور اشاریہ کی ترتیب اور تیاری میں مفتی انتظام اللہ شہابی اور محمد ایوب قادری نے بہت مدد کی ہے جس کے لئے وہ میرے شکریہ کے مستحق ہیں

سید معین الحق

ــــ مقدمہ ــــ
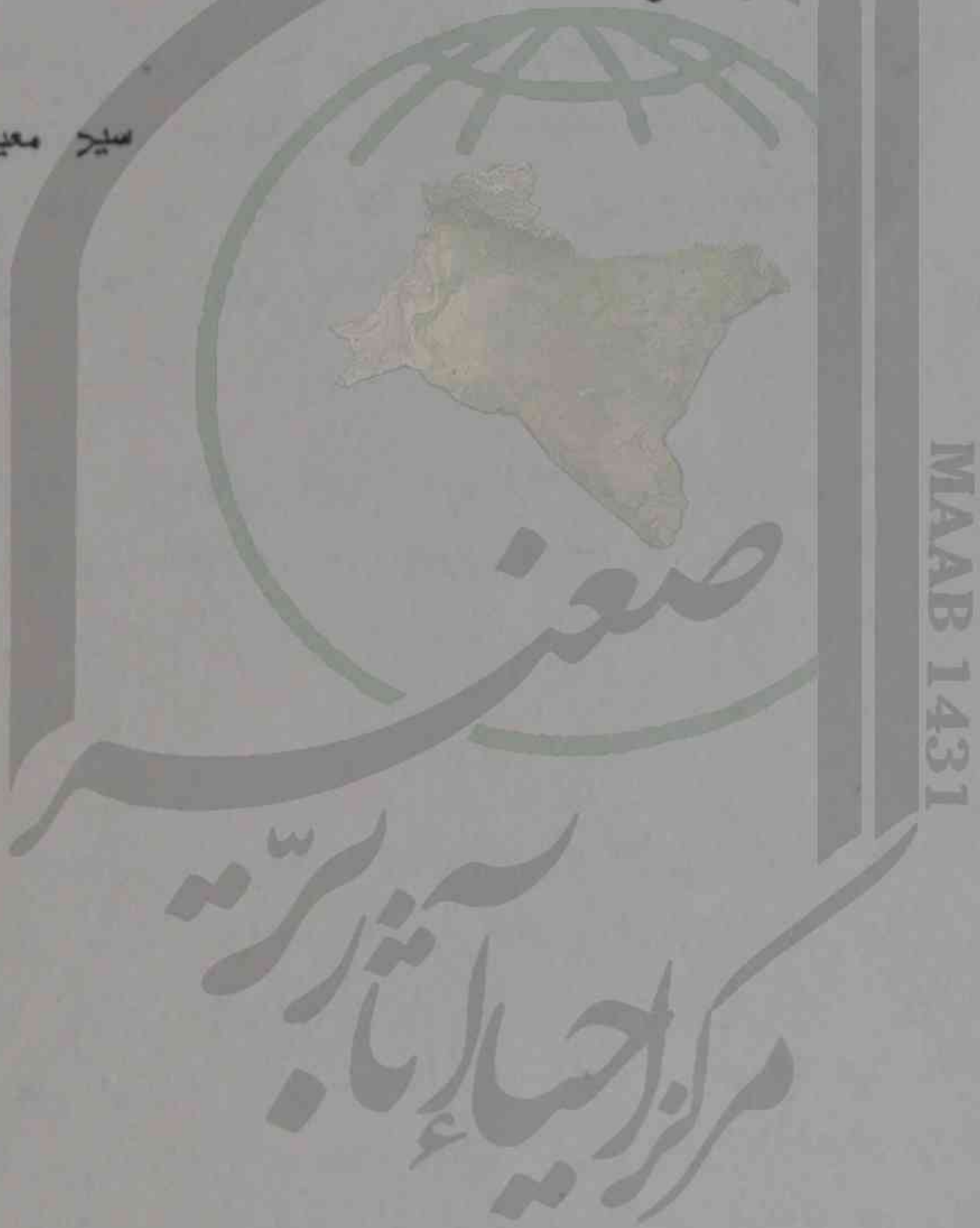
سعادت یار خاں رنگین کی ولادت سن ۱۱۷۰ھ مطابق سن ۱۷۵۷ء میں ہوئی اور سن ۱۲۵۱ھ مطابق سن ۱۸۳۵ء میں ان کا انتقال ہوا - جس وقت شاہ عالم ثانی الہ آباد سے سن ۱۷۷۱ء میں دہلی آئے تو رنگین کی عمر تیرہ سال تھی - چنانچہ انھوں نے شاہ عالم ثانی اور اکبر شاہ ثانی کا تقریباً سارا دور اپنی آنکھوں سے دیکھا (۱)

شاہ عالم ثانی اور اکبر شاہ ثانی کا زمانہ سیاسی سماجی اور معاشی اعتبار سے نہایت پر آشوب اور ہنگامہ خیز تھا - مغلیہ حکومت کا آفتاب اقبال روبہ زوال تھا مرکزی حکومت کا اقتدار بڑی حد تک ختم ہوچکا تھا اور برائے نام بادشاہی رہ گئی تھی - امراء و روساء آپس میں سر بہ گریباں تھے - جاٹوں - مرہٹوں - اور سکھوں نے ہنگامہ برپا کر رکھا تھا - امراء کی نااتفاقیوں اور مرہٹوں کی پیدا کردہ لاقانونیت کا صرف ایک ہی نتیجہ تھا یعنی انگریزوں کی طاقت میں روز افزوں اضافہ - چنانچہ ان کا حیطہ اختیار و اقتدار وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا تھا

اس سال (سن ۱۷۵۷ء) انگریزوں کے نمایندے کلایو اور بنگال کے ہندو سیٹھوں کی سازش کا سراج الدولہ شکار ہوا - سراج الدولہ کی شکست اور شہادت جنگ آزادی کی تاریخ کا پہلا اہم باب ہے - اس کا سب سے زیادہ نمایاں پہلو یہ تھا کہ مسلم جانبازوں کو انگریز اور ہندو دونوں

---

(۱) شاہ عالم ثانی سن ۱۷۵۹ء میں سریرآرائے حکومت ہوئے - ان کی وفات پر سن ۱۸۰۶ء میں اکبر شاہ ثانی تخت پر بیٹھے - سن ۱۸۳۷ء میں انھوں نے وفات پائی -

نے دھوکہ دیا - تاریخ کا طالب علم اس کی یہ تفسیر کرسکتا ہے کہ مسلمانوں کو آیندہ اپنی آزادی کے لئے تنہا ہی کوشش کرنا پڑے گی - چار سال بعد شاہ ابدالی کی سرکردگی میں مسلمانان برصغیر نے پانی پت کے تاریخی میدان میں موہٹوں پر شاندار فتح حاصل کی - یہ کامیابی درحقیقت شاہ ولی اللہ کی کوششوں کا نتیجہ تھا لیکن مسلمانوں کی حالت اتنی بگڑ چکی تھی اور مغلیہ سلطنت اتنی ضعیف ہوگئی تھی کہ وہ اس کامیابی سے فائدہ نہ اٹھاسکے - اور اس کے بعد بھی ان کے زوال کا سلسلہ جاری رہا - شاہ عالم ثانی اس وقت دہلی میں نہ تھا اور قدرتاً وہاں کے معاملات ابتری کی حالت میں تھے - فتح پانی پت کے بعد تقریباً دس سال تک نجیب الدولہ جس نے شاہ ولی اللہ سے تربیت حاصل کی تھی اصلاح کی کوشش کرتا رہا مگر اس کو محدود کامیابی حاصل ہوئی - جاٹوں کی لاقانونیت اور رہزنی کو اس نے بزور شمشیر روکدیا لیکن سن ۱۷۷۱ء میں اس کا انتقال ہوگیا اس کے بعد حالات بہت خراب ہوگئے - شاہ عالم دہلی واپس تو آگیا لیکن اس کو انگریزوں کے قبضہ سے نجات دلانے کی کوشش سندھیہ نے کی تھی اس لئے اسی کا اثر اب دربار شاہی اور مغلیہ حکومت پر قائم ہوگیا (۲) - مرہٹہ سیاستدانوں میں حب الوطنی کا کوئی جذبہ نہ تھا - اس لئے سندھیہ نے بھی سلطنت کو مضبوط کرنے اور اس کی مرکزیت میں دوبارہ جان ڈالنے کی طرف کوئی توجہ

---

(۲) تاریخ کے طلبہ کے لئے یہ واقعہ دلچسپی سے خالی نہیں کہ ضلع مرادآباد کے ایک صوفی بزرگ شاہ عبدالہادی نے جن کی شاہ عالم سے خط و کتابت تھی اپنے ایکہ معتقد روہیلہ سردار دوندے خاں سے کہا تھا کہ ان کو جا کر الہ آباد سے شاہ عالم کو اپنے ہمراہ لانا چاہیے اور دہلی تک پہنچاہیں وہ جانتے تھے کہ مرہیٹے بھی ان کو ہمراہ لانے کی کوشش کررہے ہیں - جس طرح شاہ ولی اللہ کی کوشش تھی کہ مرہٹہ اقتدار کو ختم کیا جائے اسی طرح شاہ عبدالہادی بھی کوشاں تھے کہ مغل بادشاہ کو مرہٹہ اقتدار کے چنگل میں نہ پھنسنے دیا جائے لیکن ان کی یہ تدبیر عملی جامہ نہ پہن سکی کیوں کہ دوندے خاں کا سن ۱۷۷۱ء میں انتقال ہوگیا - اس واقعہ کی تفصیل کے لئے دیکھو: مفتاح الخزائن صفحہ ۱۷۱

نہ دی وہ صرف اپنی قوت بڑھانے کی کوشش کرتا رہا اور اپنی ضروریات کے لئے شاہ عالم اور مغلیہ حکومت کے وسائل اور وقار کو استعمال کرتا رہا - یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آئی کہ تنہا ایک سردار ملک کو انگریزی استعمار کی بڑھتی ہوئی طاقت سے نجات نہیں دلاسکتا - ہند پاکستانی رہنماؤں کی یہی غلطی تھی کہ ان کی نااتفاقیاں اور خانہ جنگیاں ایسٹ انڈیا کمپنی کی توسیع سلطنت کا سبب بنیں -

یوں تو کلایو اور وارن ہسٹنگز بھی استعماریت کے زبردست حامی اور کمپنی کے مقبوضات کو وسیع تر کرنے کے لئے کوشاں تھے - لیکن اس پالیسی کو اوج کمال پر ویلزلی نے پہنچایا وہ سن ۱۷۹۸ء میں گورنر جنرل مقرر ہوا دو سال بعد ٹیپو سلطان کی سلطنت کا بڑا حصہ اس نے لے لیا - اور نواب وزیر اودھ کی تقریباً نصف سلطنت پر قبضہ کیا - اس کے علاوہ چند چھوٹی ریاستوں کو بھی اپنے مقبوضات سے ہاتھ دھونا پڑا لیکن اس کی اہم کامیابی یہ تھی کہ سندھیہ کو شکست دے کر انگریزی افواج دہلی پہنچ گئیں - ان کے سردار جنرل اکٹر لونی نے شاہ عالم کو وعدے دے کر اس پر راضی کر لیا کہ وہ سندھیہ کے بجائے اپنی حکومت کے معاملات کمپنی کے سپرد کردے - چنانچہ سن ۱۸۰۳ء میں بادشاہ نے اس کی فوجوں کو دہلی میں داخل ہونے کی اجازت دے دی -

مغل بادشاہ اور کمپنی کے آینی تعلقات

اس سلسلے میں سب سے اہم اور دلچسپ بات یہ ہے کہ مغل شہنشاہ اور کمپنی کے درمیان کبھی کوئی باقاعدہ معاہدہ نہیں ہوا - اس کی وجہ یہ تھی کہ شہنشاہ نے کبھی کمپنی کو خود مختار حکمراں تصور نہیں کیا - بلکہ سندھیہ کی طرح اس کو بھی اپنا کارکن خیال کرتا تھا - سن ۱۷۶۵ء میں شاہ عالم ثانی نے کلایو کو الہ آباد میں ایک فرمان کے ذریعہ بنگال بہار اور اڑیسہ کی دیوانی عطا کی - اس فرمان کو انگریز مورخوں نے دانستہ اور دوسرے مصنفین نے ان کے اتباع میں صلح نامہ الہ آباد کہا ہے - بظاہر لفظ صلح نامہ سے یہ غلط فہمی پیدا ہونا ایک قدرتی امر ہے کہ یہ دو حکمرانوں یا دو ملکوں کے درمیان ہوا ہے حالانکہ یہ غلط ہے یہ فرمان ایک عطئے کا فرمان تھا جو التمغا کے طور پر کمپنی کو دیا گیا تھا اس کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے -

دیوانی کا عطیہ

فرمان از شاہ عالم بادشاہ مشتمل بر منظوری
عطائے دیوانی بنگال بہار و اڑیسہ بنام
کمپنی مورخہ ۱۲ اگست سن ۱۷۶۵ء

اس پر مسرت زمانے میں ہمارا شاہی فرمان واجب الاذعان بدیں مضمون شرف صدور لاتا ہے کہ ہر گاہ کہ بلند مرتبت سطوت و قوت سر جملہ اکابر شرفائے عالی شان سربر آوردہ مبارزان بے مثال ہمارے فدوی جان نثار اخلاص کیش بہی خواہ سزاوار عنایات شاہانہ انگریز کمپنی کی فدویت اور خدمات کی مراعات ہمارے مد نظر ہے اس لئے ہم نے کمپنی کو صوبہ جات بنگال و بہار و اڑیسہ کی دیوانی ایک معافی اور التمغا کے طور پر بلا شرکت غیرے عطا کی ہے - لازم ہے کہ متذکرہ کمپنی ہماری شاہانہ مال گزاری کے لئے سالانہ چھبیس لاکھ روپے کی رقم ادا کرنے کی ضامن رہے گی (۳)

اس فرمان کے لحاظ سے عطیہ دیوانی کے یہ معنے ہوئے کہ ان علاقہ‌جات کی ساری مالگزاری کمپنی وصول کرے گی اور بحیثیت دیوان چھبیس لاکھ روپیہ سالانا بطور خراج کمپنی شہنشاہ کو بھیجا کرے گی -

شاہ عالم کے دہلی پہنچنے پر یہ رقم وارن ہسٹنگز نے بند کردی - یہ صرف دھاندلی اور عہد شکنی تھی اور ہسٹنگز کو اس کی جرات اس لئے ہوئی کہ مغل شہنشاہ کم زور ہوچکا تھا اور بزور شمشیر کمپنی کو ایفاء عہد پر مجبور نہیں کرسکتا تھا -

جیسا کہ اوپر اشارہ کیا جا چکا ہے کمپنی کی فوجیں سن ۱۸۰۳ء میں مرہٹوں سے جنگ کرتی ہوئی دہلی تک پہنچ گئیں - اس وقت شاہ عالم سندھیہ کے زیر اثر تھا اور دہلی کی حفاظت کی ذمہ‌داری بھی سندھیہ ہی پر تھی - جنرل لیک نے جو کمپنی کی فوج کا کمانڈر تھا گورنر جنرل کے ایماء سے شاہ عالم سے گفت و شنید کا سلسلہ شروع

---

(۳) میکنگ آف برٹش انڈیا - صفحہ ۸۴ (ایڈیشن سن ۱۹۱۵ء)

کیا - خود ویلزلی نے اپنے خط مورخہ ۲۷ جولائی میں شاہ عالم کو جو پیش کش کی تھی اس کے الفاظ یہ ہیں -

اگر حضور والا (Your Majesty) اس حفاظت کو جسے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی ہدایت میں نے کمانڈر ان چیف کو کی ہے قبول فرمانے کا ارادہ فرمائیں تو میں حضور اقدس کو یقین دلاتا ہوں کہ حضور والا اور شاہی خاندان کے جملہ افراد کے آرام و آسائش کے لئے جو اعزاز و اکرام ضروری ہوگا انگریزی حکومت کی طرف سے اس کا پورا مظاہرہ کیا جائے گا -

جنرل لیک نے اس خط کو اپنی ایک عرضداشت کے ساتھہ بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا اس خط میں لیک نے صاف الفاظ میں یہ عہد کیا -

میں بے حد خوشی کے ساتھہ اس کے لئے تیار ہوں کہ حضور والا کے ساتھہ اپنی عقیدت اور وفاداری کو حضور کی خدمت میں پیش کروں - میرے لئے یہ انتہائی عزت اور مخصوص امتیاز ہوگا کہ میں حضور کی خدمت کرسکوں کیونکہ حضور کے احکام بجا لانے سے خاص مسرت ہوتی ہے - (۴)

ان خطوط کی عبارتوں سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ویلزلی اور اس کے نمایندے جنرل لیک نے بادشاہ کے سامنے خود کو بحیثیت رعایا کے پیش کیا نہ کہ بحیثیت ایک خود مختار حاکم کے - جس وقت یہ خطوط لکھے گئے بادشاہ اور قلعہ معلی کے تحفظ کی ذمہداری سندھیہ پر تھی - ویلزلی کی درخواست یہ تھی کہ شاہ عالم سندھیہ کی جگہ کمپنی کا تقرر کردے - اور ویلزلی کے الفاظ مبہم تھے تو لیک نے عقیدت اور وفاداری کی پیش کش کرکے اس ابہام کو رفع کردیا - اس پوشیدہ معاہدے کے چھہ ہفتے بعد یعنی ۱۱ ستمبر سن ۱۸۰۳ء کو دہلی کی لڑائی ہوئی - پانچ روز بعد لیک کو شاہ عالم کے دربار میں

---

(۴) مراسلہ‌جات کے لئے دیکھو مجمدار - راجہ رام موہن رائے اینڈ دی لاسٹ مغلز - اے سلکشن فرام آفیشل رکارڈز (سن ۱۸۰۳) مطبوعہ کلکتہ (سن ۱۹۳۹ء) - صفحہ ۳ و ۴

باریابی کا شرف حاصل ہوا اور ۲۱ ستمبر کو شاہ عالم نے اس کو صمصام الدولہ اشجع الملک خاں دوراں خاں بہادر سپہ سالار فتح جنگ کا خطاب مرحمت فرمایا - اس ضمن میں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ شاہ عالم کا عطا کردہ خطاب اعزازی خطاب نہ تھا کیونکہ مغل دستور کے مطابق ہر خطاب پانے والے کو سلطنت کی کچھ خدمات ادا کرنی ہوتی تھیں - خطاب قبول کرکے لیک اور کمپنی کی حکومت نے گویا اس پر مہر تصدیق ثبت کردی کہ حقیقتاً شاہ عالم آئنی شہنشاہ اور اقتدار کا مالک ہے اور کمپنی اور اس کے حکام اس کے محافظ مگر رعایا ہیں -

یہ ہیں وہ چند واقعات اور آئینی مراسلت جن پر مغل شہنشاہ اور کمپنی کے تعلقات کی بنیاد قانونی طور پر رکھی گئی - ان سے یہ کہیں بھی ظاہر نہیں ہوتا کہ شاہ عالم نے کمپنی کو بحیثیت ایک حکمراں تسلیم کیا کمپنی کی حکومت کلایو کے زمانے سے عہد شکنیاں کررہی تھی اور اس سلسلہ میں وہ کافی بدنام ہوچکی تھی لیکن یہ حیرت کی بات ہے کہ انگریز سیاست دانوں کو کسی وقت بھی یہ خیال نہ آیا کہ یہ طریقہ کار نہایت برا ہے - چنانچہ مغل شہنشاہوں کے ساتھ بھی ان کا یہی رویہ رہا - ویلزلی سے ڈلہوزی تک کئی گورنر جنرلوں نے کوشش کی کہ کسی ترکیب سے اس قانونی اور اخلاقی پابندی سے چھٹکارا حاصل کرلیں لیکن انہیں کامیابی نہ ہوئی اور مغلیہ خاندان کے آخری تینوں بادشاہوں نے اپنی بے چارگی اور بے بسی کے باوجود شہنشاہی اقتدار اعلیٰ سے دست برداری نہیں دی - نہ کمپنی کے ارباب حل و عقد کو یہ موقعہ دیا کہ وہ اپنے اس مقصد کو حاصل کرسکیں - وہ دل میں جانتے تھے کہ قلعہ کے باہر بادشاہ کو عملی طور پر کوئی اختیار نہیں تاہم ان کی یہ ہمت نہ تھی کہ بادشاہ کو معزول کرکے اس کو ایک پینشن خوار (۵) کی حیثیت دیدیں کیونکہ ہند پاکستان کے لوگ بادشاہ

---

(۵) بادشاہ کو انگریز مورخوں نے کمپنی کا پینشن خوار لکھکر زبردست غلط فہمی پیدا کردی ہے - جس کو وہ پینشن کہتے ہیں وہ درحقیقت پیش کش تھی -

دہلی کی بادشاہی کو تسلیم کرتے تھے - (٦) لارڈ منٹو کی ایک تحریر ہمکو یاد دلاتی ہے کہ صرف یہی نہیں کہ مغل بادشاہ اپنے اقتدار اعلی کو بھولا نہیں تھا بلکہ اس کی خواہش تھی کہ مناسب مواقع پر اس کا مظاہرہ بھی کرے - اکبر شاہ ثانی کے متعلق گورنر جنرل اپنے مراسلہ بنام کورٹ آف ڈائرکٹرز مورخہ ١ اگست سن ١٨٠٩ء میں لکھتا ہے -

بادشاہ نے گورنر جنرل کیلئے شاہی خلعت بھیج کر جو ظاہری شان و شوکت اور رسوم کے ساتھ دی جانے والی تھی یہ ظاہر کرنا چاہا تھا کہ وہ شاہی اختیارات رکھتا ہے اور ان کو استعمال بھی کرتا ہے اور ایشیا کے ممالک کو یہ جتلاتا تھا کہ انگریزی حکومت مغلیہ تخت کی ماتحت اور تابعدار ہے (٧)

سن ١٨١١ء میں کمپنی کے ڈائریکٹروں نے بھی اپنے ایک مراسلہ میں اقتدار اعلی پر مغل شہنشاہ کے قانونی حقوق تسلیم کئے ہیں وہ لکھتے ہیں -

ہز مجسٹی شہنشاہ دہلی کے متعلق مناسب ترین قابل عمل رویہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اختیارات کو اسی حالت میں قائم رکھا جائے جس پر ہم نے انہیں پایا تھا (٨)

ان الفاظ کے بعد اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں رہتی کہ دونوں فریقوں کو اس کا اندازہ تھا کہ اقتدار اعلی پر قانونی حق صرف بادشاہ کا ہے اور کمپنی کی حکومت کی وہی حیثیت ہے جو سندھیہ کو حاصل تھی - کمپنی کے ڈائریکٹروں کے اصل الفاظ یہ ہیں -

تخیل کی انتہائی بلند پروازی کے باوجود بھی ان الفاظ کے کوئی دوسرے معنی نہیں پہنائے جاسکتے - ڈائریکٹروں کو اس کا یقین تھا اور وہ تسلیم کرتے تھے کہ کمپنی کی حیثیت سندھیہ کے جانشین کی ہے اور بس - دستاویزی شہادت بادشاہ کے حق میں تھی -

---

(٦) آخر تک یہاں کے لوگ مغل شہنشاہ ہی کو بادشاہ تسلیم کرتے تھے - چنانچہ انقلاب سن ١٨٥٧ء میں یہ مسئلہ صاف ہوگیا - سب انقلابی سرداروں نے بغیر استثنیٰ بہادر شاہ کی بادشاہی مان لی -

(٧) مجمدار - صفحہ ١٢٢

(٨) مجمدار - صفحہ ١٣٥

جہاں تک مغل بادشاہوں کا تعلق تھا انگریزی حکام اور ڈائریکٹروں کی تحریریں اور وعدے ان کے لئے ہتھیاروں کی حیثیت رکھتے تھے وہ تلوار سے تو نہیں لڑ سکتے تھے لیکن قانون اور اخلاق دونوں ان کے ساتھ تھے - گورنر جنرل کو فرزند دلبند لکھکر وہ یہ اطمینان کرلیتے تھے کہ کمپنی نے سب کچھ کیا لیکن اقتدار اعلی کے آئینی حق کو ان سے نہیں چھینا ہے - لیکن پس پردہ حقیقت یہ نہیں تھی - گورنر جنرل اور دوسرے حکام ہر موقع پر یہ کوشش کرتے تھے کہ بادشاہ کی توہین کرکے یہ ظاہر کریں کہ اقتدار اعلی رفتہ رفتہ کمپنی کے پاس آتا جارہا ہے - لارڈ منٹو نے اس ذہنیت کا مظاہرہ اس صورت سے کیا کہ اکبر شاہ ثانی کے نمائندے شاہ حاجی کے ذریعہ بھیجا ہوا خلعت براہ راست قبول نہیں کیا - یہ بھی قابل غور ہے کہ کلکتہ میں تو گورنر جنرل بادشاہ کی توہین کرسکتا تھا لیکن دہلی میں یہ ممکن نہ تھا کہ گورنر جنرل کو آداب شاہی سے مستثنی کردیا جائے - چنانچہ لارڈ ہسیٹنگز کے زمانے میں یہ سوال پیدا ہوا کہ گورنر جنرل بادشاہ سے شرف ملاقات حاصل کرے - بادشاہ کا اصرار تھا کہ گورنر جنرل رعایا کے ایک فرد کی طرح دربار میں حاضر ہو اور نذر پیش کرے - ہسٹینگز اس پر راضی نہیں ہوا اور ملاقات نہ ہوسکی - لارڈ ہسٹنگز اپنے پرائیویٹ جرنل میں لکھتا ہے کہ بادشاہ چاہتا تھا کہ میں اس سے ملوں لیکن مسٹر مٹکاف رزیڈنٹ نے مجھکو بتلایا کہ میں دربار کے آداب کی پابندی نہیں کرسکتا کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کمپنی کی مقبوضات کا مالک درحقیقت بادشاہ ہے (۹) - اس واقعہ پر غور کرنے سے اس کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مغل بادشاہ کس حد تک اپنے اس قانونی حق کی حفاظت کرتے تھے کہ سلطنت ان ہی کی ہے - تاریخ خورشید جاہی کے مصنف نے ایک بڑے مولوی صاحب کی روایت پر بیان کیا ہے کہ اکبر شاہ نے اپنی والدہ سے مشورہ کیا کہ گورنر جنرل کو آداب شاہی بجا لانے سے مستثنی کردیا جائے تو کیا نقصان ہے انہوں نے کہا کہ گورنر جنرل کو آداب دربار سے مستثنی نہ کیا جائے کیونکہ اگر بادشاہ لندن کا تمہارے سے ملے تو اس دم کیا ہوگا سوائے اس کے کہ وہ تخت پر جلوس

---

(۹) دیکھو لارڈ ہسٹنگز کا دی پرائیویٹ جرنل - جلد اول صفحہ ۳۱۹ (لندن سن ۱۸۵۸ء)

کرے اور تم ہاتھ باندھے ہوئے روبرو کھڑے ہوگے (۱۰)

لارڈ ہسٹنگز کے وقار کو اکبر شاہ ثانی کے اس فیصلہ سے کہ وہ درباری آداب سے مستثنیٰ نہیں کیا جاسکتا یقیناً صدمہ پہنچا اور اس کا جذبہ انتقام بھڑک اٹھا - اس نے بدلہ اس طرح لیا کہ نواب اودھ کو بادشاہ کا خطاب دیا اور یہ ظاہر کیا کہ اگر دہلی کا بادشاہ گورنر جنرل کی برتری ماننے کو تیار نہیں تو لکھنؤ کا بادشاہ ہی سہی اس کے علاوہ اس فیصلہ میں تجارتی اصول کو پیش نظر رکھا گیا تھا - گورنر جنرل نے اس خطاب کی قیمت ایک کروڑ روپیے کی گراں قدر رقم کی شکل میں وصول کی - اکبر شاہ کو اس کا بے حد صدمہ ہوا کہ انگریزوں نے یہ طریقہ کار اختیار کیا لیکن ان کے ہاتھ میں اس کا کچھ علاج نہ تھا -

تقریباً پندرہ سال بعد اکبر شاہ کو مجبوراً گورنر جنرل کو یہ رعایت دینا پڑی اور لارڈ امہرسٹ کے زمانے میں وہ اس پر تیار ہوگئے کہ گورنر جنرل کو دربار میں کرسی دی جائے اور نذر سے مستثنیٰ کردیا جائے - چنانچہ گورنر جنرل کے لئے تخت کے برابر کرسی مہیا کی گئی - لیکن بادشاہ دربار میں چند ہی منٹ ٹھیرے اور گفتگو صرف مزاج پرسی تک محدود رہی - جب بادشاہ رزیڈنسی میں گورنر جنرل سے ملنے گئے تب بھی یہی صورت قائم رہی - مگر بادشاہ کے چند منٹ کی نشست کے لئے تخت شاہی وہاں بھیجا گیا (۱۱) اگرچہ گورنر جنرل کے رعایا میں شامل ہونے کا ثبوت یعنی نذر تو پیش نہیں ہوئی لیکن ان کے دربار میں حاضر ہونے سے یہ ظاہر ہوگیا کہ ہندوستان میں بادشاہ کی حیثیت اعلیٰ ترین شخصیت کی ہے - اکبر شاہ کی طرف سے جو رعایت گورنر

---

(۱۰) تاریخ خورشید جاہی صفحہ ۱۵۸ -

(۱۱) اس سلسلہ میں یہ بتلانا ضروری ہے کہ مغل دربار میں اصولی طور پر بادشاہ کے علاوہ ہر شخص حتیٰ کہ وزراء بھی کھڑے رہتے تھے - شاذ و نادر بیٹھنے کی اجازت کسی کو ملتی تھی - ایک مشہور مثال شاہ جہان کی ہے - اس نے اپنے بڑے بیٹے دارا کو دربار میں میں بیٹھنے کی اجازت دے دی تھی -

جنرل کو نذر سے مستثنی کرنے اور دربار میں کرسی دینے کی شکل میں دی گئی تھی اس کا نتیجہ کچھ زیادہ اچھا نہیں نکلا - بادشاہ کی یہ امید غلط ثابت ہوئی کہ اس رعایت کے بعد کمپنی کے روپیے میں کچھ تبدیلی رونما ہوگی بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا اثر الٹا ہی ہوا اور گورنر جنرل کی طرف سے القاب بھی بدل دئے گئے - بادشاہ پر اس طریقہ کار کا یہ اثر ہوا کہ اس نے نئے گورنر جنرل لارڈ ولیم بنٹینگ کو دربار میں وہ رعایت نہیں دی جو پہلے امہرسٹ کو دے دی تھی یہی نہیں بلکہ اکبر شاہ نے فیصلہ کیا کہ راجہ رام موہن رائے کے ذریعے اپنی شکایات انگلستان کی حکومت کے سامنے پیش کرے - کمپنی کو اس پر بے حد غصہ آیا لیکن وہ اس کو کسی طرح روک نہیں سکتی تھی - راجہ رام موہن رائے کو اس کام کے لئے مقرر کیا گیا - اس کی سفارت کا کمپنی کی حکومت پر کیا ردعمل ہوا اس کا اندازہ چند واقعات سے لگایا جاسکتا ہے - اکبر ثانی نے رام موہن کو راجہ کا خطاب عطا کیا - اس نے انگریزی حکومت کو اس کے متعلق لکھا اور درخواست کی کہ اسکو تسلیم کرلے لیکن حکومت نے صاف انکار کردیا اور خود بادشاہ سے شکایت کی کہ اس کو اس پر سخت تعجب ہوا - علاوہ ازیں انگلستان میں بعض اخباروں نے شور مچایا - جان بل میں ایک تضحیک آمیز مضمون شائع ہوا جس میں اشارہ کیا گیا تھا کہ رام موہن رائے نے بعض دستاویزات حاصل کرنے کے لئے رشوتیں دی تھیں (۱۲) اس پر رام موہن نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے لکھا

---

(۱۲) اکبر شاہ ثانی نے جو فرمان رام موہن رائے کو لکھا تھا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انگلستان سفارت بھیجنے کا منصوبہ سید احمد خان کے نانا خواجہ فرید دبیر الدولہ کا تھا اور انہوں نے ہی رام موہن رائے کو انتخاب کیا تھا - اکبر شاہ نے رام موہن رائے کو یہ بھی یاد دلایا کہ اس کے دادا نے شاہ عالم ثانی کی اس زمانے میں بہت خدمت انجام دی تھیں جبکہ وہ مشرقی اضلاع میں مقیم تھے اس لئے بادشاہ کو اس پر اعتماد تھا -

باجوود اس اظہار اعتماد اور دبیر الدولہ کی سفارشات کے رام موہن رائے نے خلوص اور وفاداری کا ثبوت نہیں دیا اور سارے واقعہ میں اس کا کردار نہایت پست نظر آتا ہے - وہ انگریزی حکومت کی دھمکیوں سے نہایت خوف زدہ تھا - لیکن ساتھ ہی بادشاہ کی پیش کش کو کہ

کہ جملہ کاغذات اس کو دربار شہنشاہ نے بہم پہنچائے تھے - انگریزی اخباروں کے علاوہ کچھ ہندو بھی اس کے خلاف تھے - انہوں نے مختلف طریقوں سے اس کو بدنام کرنے کی کوشش کی - ایک الزام اس کے خلاف ان لوگوں نے یہ لگایا کہ راجہ رام موہن ایک لڑکے کو اپنے ہمراہ انگلستان لے جارہا ہے ان لوگوں نے افواہ اڑائی کہ یہ لڑکا رام موہن کا حرام کا بیٹا ہے - لیکن اس کا لوگوں کو یقین نہیں آیا -

اپنی روانگی سے قبل راجہ رام موہن رائے نے ایک اور قابل اعتراض حرکت کی - کمپنی کی حکومت اس کی سفارت کے سخت خلاف تھی اور نہیں چاہتی تھی کے وہ شہنشاہی سفیر کی حیثیت سے لندن جائے - اس کے یہ معنے ہوں گے کہ کمپنی نے مغل شہنشاہ کے اقتدار و آئینی حیثیت کو تسلیم کرلیا - حکومت کے سکریٹری مسٹر اسٹرلنگ نے اس کو اس سلسلہ میں خط میں لکھا - اس کے جواب میں رام موہن رائے نے حکومت کے اس حکم نامے کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے گورنر جنرل بنٹنگ کو تحریر بھیجی کہ میں نے طے کرلیا ہے کہ وہاں (انگستان میں) میں بحیثیت سفیر اکبر ثانی کے نہیں جاوں گا بلکہ ایک معمولی فرد (انڈیویڈول) کی حیثیت سے پیروی کروں گا - رام موہن رائے کے اس عمل سے اکبر شاہ کا دعوئ نہایت کمزور ہوگیا - اس خط میں جو کورٹ آف ڈائرکٹرز و پروپرائٹرز کو بادشاہ نے لکھا تھا اپنے اقتدار اعلیٰ کی قانونی حیثیت پر زور دیا تھا اور اسی وجہ سے رام موہن کو سفیر مقرر کیا تھا - جب اس نے سفارت کی ذمہ داری سے دستبرداری

۱س کے خرچ پر انگلستان جائے وہ ہاتھ سے دینا نہیں چاہتا تھا - اس سلسلہ میں اس نے ولی عہد کو جو اس سے خوش نہیں تھا ایک عرضی بھیجی ہے اس میں لکھتا ہے کہ چونکہ شہنشاہ نے اس معاملہ میں میری خدمات طلب کی ہیں اس لئے بحیثیت انگریزی سرکار کے ایک نہایت ادنیٰ رعایا ہونے کے اور انگریزی عدل و انصاف سے بے حد متاثر ہونے کے --------- اس امید میں کہ خالق عالم اس سے خوش ہوگا اور شہنشاہ کی خواہش پوری ہوجائے گی --------- میں نے یہ خدمت قبول کرلی ہے تاکہ مستحق لوگ اپنا حق پاسکیں اور یہ اعلیٰ خاندان آمدنی بڑھ جانے کے بعد آرام سے زندگی بسر کرسکے -
مجم دار، صفحہ ۲۱۳

دی تو اسکو چاہیئے تھا کہ اکبر شاہ کو مشورہ دیتا کہ اب بحیثیت معمولی فرد کے اس کا جانا مناسب نہیں کیوں کہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ بادشاہ نے اس بات کو تسلیم کرلیا کہ اس کو سفیر بھیجنے کا حق نہیں - لیکن راجہ رام موہن رائے انگلستان جانے کے موقع کو ہاتھ سے دینا نہیں چاہتا تھا اور اپنے فائدہ اور تفریح کی خاطر اس نے بادشاہ کو غلط مشورہ دیا - بہر حال وہ نومبر سن ۱۸۳۰ء میں انگلستان کے لئے روانہ ہو کر اپریل سن ۱۸۳۱ء میں وہاں پہنچ گیا -

رام موہن رائے کی انگلستان میں بہت قدر ہوئی (۱۳) لیکن کمپنی کے ڈائریکٹروں نے اس کی سفارتی حیثیت ہی کو نہیں مانا بلکہ ذاتی طور پر بھی عزت نہیں کی - نتیجہ یہ ہوا کہ رام موہن رائے اپنے مشن میں کامیاب نہ ہوسکا اور بادشاہ اور کمپنی کے تعلقات اسی سطح پر رہے جس پر پہلے تھے - بہر حال رام موہن رائے کا مغل شہنشاہ کی طرف سے سفیر ہوکر انگلستان جانا ایک خاص اہمیت رکھتا ہے - رام موہن رائے جدید ہندو قومیت کا سب سے پہلا اور بہت بڑا قائد تھا - یہ امر قابل توجہ ہے کہ وہ بھی یہ عقیدہ رکھتا تھا کہ قانونی طور پر ہند پاکستان میں اقتدار کا مالک مغل شہنشاہ ہے - اگرچہ کمپنی کی دھمکیوں سے موعوب ہو کر وہ خود کو کمپنی کی رعایا ظاہر کرنے لگا تھا -

نذر پیش کرنے کا مسئلہ

نذر پیش ہونے کا مسئلہ بھی بہت دلچسپ اور اہم ہے اس سے کمپنی کی پالیسی کے علاوہ اس کے اعلیٰ حکام کے کردار اور طریقہ ہائے کار پر بھی روشنی پڑتی ہے - لارڈ ہسٹنگز کے زمانے سے گورنر جنرل کی طرف سے نذر کا پیش ہونا بند ہوگیا تھا اگرچہ نذر کی رقم ادا کردی جاتی تھی - لیک کے دہلی میں داخل ہونے کے وقت سے یہ نذر برابر پیش کی جاتی تھی اور ہسٹنگز کا اس کو بند کرنا اخلاقی یا قانونی

---

(۱۳) رام موہن مذہبی عقائد میں وسیع المشرب تھا اور حضرت عیسیٰ اور ان کے دین کا بہت مداح تھا - اس لحاظ سے یہ کوئی حیرت انگیز بات نہیں کہ انگلستان میں اس کو عزت کی نظر سے دیکھا گیا -

حیثیت سے جائز نہ تھا - بہر حال کمانڈر ان چیف رزیڈنٹ اور دوسرے اعلیٰ حکام کی طرف سے نذر کا دستور باقی تھا لیکن رفتہ رفتہ اس میں بھی کمی ہونا شروع ہوئی اور بہادر شاہ ظفر کے عہد میں لارڈ النبرا نے یہ سلسلہ بھی بند کردیا اور رزیڈنٹ کو بھی حکم دے دیا گیا کہ نذر پیش کرنے کی ضرورت نہیں گویا کہ قلعہ کے اندر بھی بادشاہ کی توہین کی جانے لگی - ظاہر تھا کہ بہادر شاہ اس کو گوارا نہیں کرسکتا تھا - اس نے احتجاج کیا اور اس کا اظہار اس طرح کیا کہ جشن جلوس بند کردیا گیا - کمپنی کے ڈائریکٹروں نے اس مسئلے کے ہر پہلو پر غور کرکے دسمبر سن ۱۸۴۴ء میں النبرا کے احکام منسوخ کئے اور حکم دیا کہ رزیڈنٹ کی نذر کا سلسلہ جاری کیا جائے اور آئندہ اس قسم کی تبدیلی صرف نئی جانشینی کے موقعہ پر ہونی چاہیے - حکام کمپنی نے اپنے مالکوں کے اس حکم کی تعمیل نہیں کی اور اس کو پوشیدہ رکھا - بادشاہ کو اطلاع ہوئی تو کمپنی سے مطالبہ کیا کہ ڈائریکٹروں کے احکام ان کے پاس بھیجے جائیں اور نذر کا روپیہ ادا کیا جائے - بادشاہ کے اس خط پر شمالی مغربی صوبے کے لفٹنٹ گورنر سے دریافت کیا گیا کہ ڈائریکٹروں کی ہدایات پر عمل کیا گیا یا نہیں - اس نے نفی میں جواب دیا اور عذر پیش کیا کہ میں یہ نہیں سمجھا تھا کہ یہ باقاعدہ احکام ہیں جن کی تعمیل ہونی چاہیئے - کلکتہ میں انگریزی حکومت کے اعلیٰ حکام نے اس عذر کو اس قدر مظبوط سمجھا کہ بادشاہ کو گورنر جنرل کی طرف سے یہ جواب دے دیا گیا -

> حضور والا کورٹ آف ڈائریکٹرز کی ہدایت کے متعلق کسی ایسی اطلاع کو قابل وثوق تصور نہ فرمایا کریں جو ہمارے ایجینٹ کے ذریعے حضور تک نہ پہنچی ہو -

گورنر جنرل اور دیگر اعلیٰ حکام کے اس ذلیل رویے پر موجودہ دور کے ایک انگریز مورخ کا رد عمل یہ ہے -

> اعلیٰ حضرت شہنشاہ گورنر جنرل کے الفاظ کو باوثوق نہ سمجھنے میں بجا طور پر حق بجانب تھے (۱۴)

---

(۱۴) پرسول اسپیر - ٹوائلائٹ آف دی مغلس (کیمبرج سن ۱۹۵۱ء) صفحہ ۵۷ نذروں کے بند ہونے کا بیان اسپیر ہی کے بیانات کا خلاصہ ہے -

اتنی طاقت اور ایسے اختیارات کے باوجود کمپنی کا اپنی حکمت عملی کی بنیاد جھوٹ اور فریب کاری پر رکھنا کسی صورت سے بھی قابل معافی نہیں سمجھا جاسکتا - لیکن کمپنی کے گورنر جنرلوں میں کئی ایسے ہوئے ہیں جنھوں نے اخلاقی اقدار کو اپنے قصر سیاست میں داخل نہیں ہونے دیا - لارڈ النبرا اور ہارڈنگ بہر حال کلایو وارن ہیسٹنگز اور ویلزلی ہی کی کرسی پر بیٹھ کر یہ ہتھیار استعمال کرر ہے تھے - شاید مسئلہ اس طرح ختم نہ ہوتا لیکن مغل بادشاہ کی بد قسمتی سے سکھوں سے جنگ شروع ہوگئی اور حکومت کی تمام تر توجہ اس طرف مبذول ہوگئی - بہادر شاہ کا احتجاج نقار خانے میں طوطی کی آواز بن کر رہ گیا -

ولیعہدی کا مسئلہ

نذر کے علاوہ ایک اور اہم مسئلہ ولیعہدی کا تھا - سن ۱۸۴۹ء میں شہزادہ دارا بخت ولی عہد کا انتقال ہوگیا - بہادر شاہ اور ان کی ملکہ زینت محل کی خواہش تھی کہ شہزادہ جواں بخت کو ولی عہد بنایا جائے لیکن کمپنی کی حکومت نے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر سازش کی اور مرزا فخرالدین کو اس شرط پر تیار کرکے معاملہ طے کرلیا کہ بہادر شاہ کی وفات پر وہ قلعہ خالی کردیں گے اور گورنر جنرل کو برابری کی حیثیت دیں گے - سن ۱۸۵۶ء میں مرزا فخرالدین بھی وفات پاگئے اور ولی عہدی کا مسئلہ پھر زندہ ہوگیا - ایک مرتبہ جواں بخت کے لئے اور کوشش کی گئی لیکن اس دفعہ مرزا قویش کو ولی عہد بنا دیا گیا -

اس سلسلے میں گورنمنٹ آف انڈیا کے سکریٹری امور خارجہ ایڈمنسٹن نے ۲۹ اگست سن ۱۸۵۶ء کو جو خط قائم مقام سکریٹری گورنیمنٹ شمال مغربی صوبہ کو لکھا ہے اس کا مضمون یہ ہے -

سردست عظمت ماب (ہز لارڈ شپ ان کونسل) اس امر پر غور کرنے سے قاصر ہیں کہ حکومت ہند ایک غیر حقیقی بات ماننے سے کیوں نہ انکار کردے جس سے کسی اچھے مقصد کی خرمت نہیں ہوتی اور جس کی حمایت صرف اسی بنیاد پر اور اسی حد تک کی جاسکتی ہے جس حد تک اس میں حقیقت اور

ذاتی وقار کے عناصر پائے جاتے ہوں مثال کے طور پر شخصی احساسات کا ایک تباہ شدہ گھرانے کے افراد کی صحبتوں اور یادوں کا تابحد مناسب احترام کیا جاسکتا ہے اور تنہاء اسی بنیاد پر (مغل شہشاہی کے) اس افسانہء اقتدار کی حمایت بہت جلد ختم ہوجائے گی - قریب قریب روز مرہ کام آنے والی اقتدار کی وہ تمام علامات شاہی جو دیسی دماغ میں جاگزیں ہیں مملکتی وجود کی بنا پر تاج دہلی سے سلب کی جا چکی ہیں - جو تحائف ایک زمانے میں گورنر جنرل اور کمانڈر ان چیف کی طرف سے بادشاہ کو پیش کئے جاتے تھے ان کی پیش کشی اور نشان بادشاہی پر مشتمل سکے ڈھالنے کا استحقاق اس کے لئے ممنوع کردیا گیا ہے اب گورنر جنرل کی مہر میں فرماں پذیری کا شعار درج نہیں ہوتا اور دیسی روساء کو بھی اس قسم کی مہر استعمال کرنے کی ممانعت کردی گئی ہے - یہ طے کرلیا گیا ہے کہ محکومی اور انقیاد و اطاعت کے یہ مظاہر برطانوی حکومت کی حقیقی اور ٹھوس طاقت کے واجبی احترام کے ساتھ ساتھ قائم نہیں رکھے جاسکتے یہی بات بادشاہ دہلی کے القاب کی نسبت بھی کہی جاسکتی ہے جس سے اقتدار اعلیٰ کی کہانی وابستہ ہے (۱۵)

اس خط کی سب سے اہم بلکہ انقلابی شرط یہ تھی کہ بادشاہ کا خطاب ختم کرکے شہزادہ کا خطاب باقی رکھا جائے - گویا بہادر شاہ کے بعد بادشاہی ختم ہو جائے گی -

کمپنی کی حکمت عملی میں جو بد دیانتی اور دھاندلی کارفرما تھی اس کا اندازہ لگانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کمپنی نے اس اقدام کے لئے جو دلائل پیش کئے ہیں ان پر ایک نظر ڈالی جائے - سب سے پہلی دلیل اس کی یہ تھی کہ بادشاہ کی بادشاہی قائم رکھنے کے متعلق ہم نے کوئی عہد نہیں کیا ہے - بد عہدی کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے یہ درست ہے کہ اس طرح کا کوئی عہد نامہ نہیں ہوا تھا لیکن نذریں پیش نہ کرنے - جانشینی کا مسئلہ خود اپنے ہاتھ میں لے لینے - بادشاہ کی توہین کرنے اور سب سے آخر میں پچاس سال مغلیہ بادشاہی کو ماننے

---

(۱۵) دہلی رزیڈنسی اینڈ ایجنسی صفحہ ۴۶۵ (لاہور سن ۱۹۱۱ء)

کے بعد اسے زبردستی ختم کردینے کا معاہدہ کس وقت ہوا تھا اور یہ اقدامات کس عہد نامہ کی بنیاد پر کئے گئے تھے حقیقت صرف اتنی ہے کہ کمپنی نے مغل شہنشاہ سے تعلقات کی بنیاد ابتدا ہی سے اسی اصول پر رکھی تھی جس کے تحت بھیڑیے بکریوں کو کھاتے رہے ہیں -

بادشاہی کو ختم کرنے کی دوسری دلیل یہ تھی کہ اگر انگریزی حکومت حقوق کا خیال کرتے ہوئے کسی شہزادے کو ولی عہد بنانے پر تیار ہوگی تو وہ مرزا قویش ہے - لیکن اس کے تقرر کے لئے نہ تو شاہی خاندان کے لوگوں میں سے کسی نے مطالبہ کیا ہے اور نہ وہ خود اس کی اہلیت رکھتے ہیں نہ ان کا اثر ہے اور نہ وہ عمدہ اوصاف سے متصف ہیں - اس دلیل کی حقیقت ظاہر ہے جس شہزادے کی ولیعہدی کا مطالبہ بادشاہ نے کیا اس کو اس لئے ولی عہد نہیں بنائیں گے کہ اس سے کوئی عہد نامہ نہیں تھا اور جس کے متعلق کوئی مطالبہ نہیں اس کو اس لئے نہیں بنا سکتے کہ وہ بادشاہی کے خطاب کا اہل نہیں -

تیسری دلیل درحقیقت کمپنی کے جزبات و خیالات کی صحیح آئینہ دار ہے اور واقعات کے لحاظ سے بھی صحیح معلوم ہوتی ہے - گورنر جنرل ان کونسل کے سکریٹری نے خط میں جہاں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ گزشتہ چند برسوں میں کمپنی کا علاقہ نہ صرف بہت وسیع ہوگیا ہے بلکہ اس کے نظم و ضبط میں نمایاں پختگی بھی آگئی ہے یہ امر واضح کردیا گیا ہے کہ ان حالات کے پیش نظر نام کے بادشاہ کا بھی موجود رہنا خلاف قرائن معلوم ہوتا ہے - یہی نہیں بلکہ کمپنی کی نظر میں اب شاہی خاندان کا باقی رہنا برصغیر کے باشندوں کے لئے بھی ایک بوجھ بن گیا ہے اور مسلمان بھی اب اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتے - تاریخ کی نظر میں یہ دلائل کچھ وزن بھی نہیں رکھتے -

مغل بادشاہوں کی جدوجہد

مغل بادشاہ اور کمپنی کے تعلقات اور مختلف فیہ مگر بنیادی مسائل پر ان کی خط و کتابت کا جو مختصر تاریخی خاکہ اوپر پیش کیا گیا ہے اس سے پوری طرح ثابت ہوجاتا ہے کہ مغل بادشاہوں نے جس طرح بھی مخصوص حالات میں ممکن ہوسکا ہر موقع پر یہ ظاہر کیا کہ اقتدار اعلیٰ اور بادشاہی کا حق انہیں کا ہے اور وہ کمپنی کو کسی صورت

سے بھی حکمران تسلیم نہیں کرتے - اس مسئلہ کا دوسرا پہلو بھی قابل غور ہے کہ کمپنی کے گورنر جنرل بھی جو اپنے جذبہ استعمار پسندی کو بروئے کار لانے کے لئے عہد شکنی اور فریب کاری کو ہتھیاروں کی طرح استعمال کرتے تھے یہ ہمت نہ کرسکے کہ مغل بادشاہی کو ختم کردیتے - جب کبھی اس تخیل کو عملی شکل دینے کا خیال ہوا عوام کی ناراضگی کے خوف سے اس کو ترک کردیا گیا - ہاں کمپنی کی دھاندلی اور ہر موقعہ پر بادشاہ کی توہین کرنے کا یہ نتیجہ ضرور ہوا کہ مغل بادشاہوں کے حوصلے برابر پست ہوتے گئے - لیکن ان کی ناکامیابی سے ہم کو یہ ہرگز نتیجہ نہ نکالنا چاہئیے کہ ان کی کوششیں بیکار ثابت ہوئیں - پچاس سال تک تین بادشاہوں نے اقتدار اعلیٰ کے آئینی حق کی نہایت نامساعد حالات میں حفاظت کی اور وہ انگریزی حکومت کی دھمکیوں اور لالچ کے سامنے جھکنے کو تیار نہیں ہوئے - جنگ آزادی میں ان کی یہ جد و جہد بہت کام آئی کیونکہ انقلابیوں کو اس مسئلہ سے دو چار ہونا نہیں پڑا کہ انقلابی حکومت کا سربراہ کون ہو - فوراً بہادر شاہ نے اختیارات حکومت سنبھال لئے -

شاہ عالم ثانی اکبر شاہ ثانی اور ایسٹ انڈیا کمپنی کی آئینی حیثیت پر ہم نے ذرا تفصیل سے بحث کی ہے تاکہ یہ سمجھنے میں دشواری نہ ہو کہ مغلیہ سلطنت کے انحطاط اور اس کے نتیجہ میں ہمارے معاشرے کے زوال کی ذمہ داری کمپنی کی پالیسیوں پر کس حد تک اور کس نہج کی تھی - سیاسی انحطاط کے ساتھ معاشی اور معاشرتی حالات بھی بگڑتے جارہے تھے - مختصراً کہا جاسکتا ہے کہ معاشرہ کی مکمل عمارت متزلزل ہوچکی تھی - سعادت یار خاں رنگین نے کئی ایسے واقعات نقل کئے ہیں جن سے امراء اور وزراء کی عیاشیوں کی تصویر سامنے آجاتی ہے - طبقہ امراء کی گرتی ہوئی حالت کا اثر عوام پر بھی پڑ رہا تھا - لوگوں میں قوت عمل نہ رہی تھی قلعہ معلیٰ کی اندرونی حالت بھی نہایت ابتر تھی بادشاہ کو حکومت کے کاموں میں دخل دینے کا موقع نہیں دیا جاتا تھا - بالخصوص کمپنی کے اقتدار کے بعد تو وہ بیکار محض تھا - شاہی خاندان کے افراد جو سلاطین کہلاتے تھے قطعئی طور پر بے عملی اور بےکاری کی زندگی بسر کرتے تھے - جس کا نتیجہ یہ تھا کہ ان میں ہر قسم کے عیوب پرورش پاتے رہتے تھے کمپنی کی حکومت اس طرف کوئی توجہ نہیں کرتی تھی اور سمجھتی تھی کہ شاہی خاندان

کے بگڑنے ہی میں اس کا فائدہ ہے - اس گرتے ہوئے معاشرے کو شاہ ولی اللہی خاندان نے بڑی حد تک سنبھالنے کی کوشش کی اور علم و اخلاق کے درس و تلقین کے سہارے کچھ روحانی غذا معاشرہ کو فراہم کی - اسی طرح نقشبندیہ سلسلہ کے مشائخ میں مرزا مظہر جان جاناں - شاہ غلام علی اور خواجہ میر درد نے اور چشتیہ سلسلہ کے بزرگوں میں شاہ کلیم اللہ جہان آبادی اور بعد میں شاہ فخر رحمتہ اللہ علیہ نے سوسائٹی کی اصلاح میں گراں قدر حصہ لیا ہے - سعادت یار خان رنگین کو شاہ ولی اللہی خاندان سے گہری عقیدت ہے حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی کے کئی واقعے اخبار رنگین میں نقل کئے ہیں (۱۶) جن سے معلوم ہوتا ہے کہ رنگین شاہ صاحب کی خدمت اور وعظ کی مجلس میں باقاعدہ حاضر ہوتے تھے - رنگین کے خیالات پر ولی اللہی فکر کا کس قدر اثر تھا - اس کا اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے -

> ایک مرتبہ رام گنگا میں کشتی غرق ہونے لگی دو تین سو مسلمان اس کشتی میں بیٹھے تھے رنگین بھی موجود تھے - اس وقت مسلمانوں نے اولیاء اور بزرگوں کو اور ہندوں نے اپنے دیوتاوں کو مدد کے لئے پکارا - غرض اللہ تعالیٰ نے اس بلا سے نجات دی - دریا سے پار ہوکر سب گاوں کے قریب ایک تکیہ میں بیٹھے تو مسلمان کہنے لگے کہ ہمارے بزرگوں نے بچایا اور ہندو مدعی ہوئے کہ ان کے دیوتاوں نے مدد کی - اس موقعہ پر سعادت یار خاں رنگین نے کہا کہ یارو تم سب مخلوق ہو اور تعجب ہے کہ تمہیں مخلوق نے بچایا اور خالق کہ جس نے پیدا کیا ہے وہ تمہارے کام نہ آیا یہ کیا ستم ہے کہ خالق کو معطل جانتے ہو اور اس کی جگہ مخلوق کو مانتے ہو -

رنگین کے خاندانی حالات

سعادت یار خاں رنگین کا خاندان تورانی الاصل تھا والد کا نام طہماس بیگ تھا - وہ سن ۱۷۳۹ء میں نادرشاہ کی فوج کے ساتھ آئے دہلی میں مقیم ہوئے اور ترقی کرکے ہفت ہزاری کا منصب اور اعتقاد جنگ کا خطاب حاصل کیا شاہی دربار میں خاصا اثر و رسوخ رکھتے تھے - شاہ عالم ثانی نے سن ۱۲۰۳ھ مطابق سن ۹-۱۷۸۸ء میں کسی سفارتی

(۱۶) دیکھو متن صفحہ ۲۰-۲۱ -

مہم پر طہماس بیگ خان کو بھیجا (۱۷) طہماس بیگ نے شہرت کے ساتھ خاصی دولت جمع کرلی تھی - ان کی اولاد نے اپنا بچپن عیش و آرام اور بڑے اطمینان کے ساتھ گزارا اس کی تصدیق رنگین کے مزاج اور حالات و کوائف سے بھی ہوتی ہے - طہماس بیگ نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ کی - خاندانی پیشہ سپاہ گری تھا اس لئے اس کو سپہ گری کی تعلیم خاص طور سے دلوائی طہماس بیگ نے کافی عمر پائی - سن ۱۲۱۷ھ مطابق سن ۱۸۰۳ء میں ان کا انتقال ہوا -

سعادت یار خان رنگین نے اپنے والد کی تاریخ انتیقال بہ گو خرایش بیا مرزید - سے نکالی ہے (۱۸)

سعادت یار خاں رنگین سن ۱۱۷۰ھ مطابق ۷-۱۷۵۶ء میں سرہند میں پیدا ہوئے (۱۹) - یہ نہ معلوم ہوسکا کہ رنگین کا خاندان سرہند میں کب اور کس طرح پہنچا خیال ہے کہ اس زمانے کے سیاسی انتشار کے نتیجہ میں رنگین کا خاندان دہلی سے سرہند منتقل ہوا ہوگا سعادت یار خان رنگین نے اپنے بڑے بھائی صوفی اللہ یار بیگ خان کا اکثر ذکر کیا ہے (۲۰) - صوفی اللہ یار بیگ فنون سپہ گری کے ماہر شجاع اور ایک دین دار بزرگ تھے - صوفی صاحب نے دہلی میں ایک مسجد سن ۱۲۲۸ھ میں تعمیر کرائی تھی - رنگین کے دو بھائی اور تھے (۲۱)

رنگین پیدا تو سرہند میں ہوئے لیکن ان کے بچپن اور جوانی کا زیادہ حصہ دلی میں گزرا اپنی ابتدائی تعلیم و تربیت کا حال رنگین

---

(۱۷) ملاحظہ ہو مجلس رنگین میں صفحہ ۲۲ بحوالہ سعادت یار خان رنگین از ڈاکٹر صابر علی خاں (کراچی سن ۱۹۵۶ء)

(۱۸) مجموعہ رنگین (قلمی) ورق ۲۹ب بحوالہ سعادت یار خاں رنگین

(۱۹) دیکھئے دیباچہ دیوان ریختہ (مخطوطہ انڈیا آفس) ورق ۲ بحوالہ سعادت یار خاں رنگین

(۲۰) ملاحظہ ہو اخبار رنگین صفحہ ۲-۳ و ۲۳-۲۴

(۲۱) رنگین کے دو بھائی فدا یار خاں اور محمد یار خاں تھے ملاحظہ ہو مجالس رنگین مجلس ۳۱ و اخبار رنگین صفحہ ۲۱

خود اس طرح لکھتے ہیں (۲۲)

اور باپ میرا یعنی محکم الدولہ طہماس بیگ خاں اعتقاد جنگ بہادر رومی وہ شخص تھا کہ نادر شاہ کے لشکر میں دس برس رہا اور اپنے باپ سے تعلیم ہوا تھا جب وہ ہندوستان میں آیا تو مجھے اور میرے بڑے بھائی یعنی نواب معتقد الدولہ صوفی اللہ یار بیگ خان بہادر شہامت جنگ رومی کو کہ باقی ہم دس دس بارہ بارہ برس کے تھے تو چار گھڑی رات باقی رہے سے اٹھکر اور لشکر سے باہر جاکر گھوڑوں پر اور پا پیادہ کرکے ہر ایک فن سے آگاہ کرتا تھا اور ہر ہتھیار کے باندھنے اور رکھنے اور برتنے سے تعلیم کرتا تھا پھر صبح ہوتے ہی لشکر میں آ کر اپنے درباری امورات کی درستی کرتا تھا باوصف اس فراغت اور حشمت کے سب طرح کی محنت اور مشقت اٹھا کر ہر ہر قسم کی ہم دونوں کو تعلیم کرتا تھا اور کوئی فن سپہ گری کا اس سے باقی نہ رہا تھا کہ جس سے اسے بخوبی آگاہی نہ تھی سوائے بانک اور پٹا اور لکڑی اور کشتی اور کٹار اور بلم وغیرہ کے کس واسطے کہ یہ چیزیں ولایت میں نہایت کم ہیں -

رنگین نے فنون سپہ گری پر ایک مستقل رسالہ نواب ذوالفقار الدولہ نواب باندہ کی فرمائش پر لکھا (۲۳) اس میں سات ہتھیاروں سپر - تلوار - چھری - نیزہ - برچھی - کمان اور بندوق کے استعمال - ان کی دیکھ بھال اور مرمت کا حال تفصیل سے لکھا ہے - رنگین سپاہی زادے اور خود سپاہی تھے - وہ فن شہ سواری میں بھی کمال رکھتے تھے ان کو گھوڑوں کی پہچان اور علاج معالجہ سے بھی خوب واقفیت تھی چنانچہ اس موضوع پر بھی ایک مستقل رسالہ فرس نامہ لکھا ہے جو متعدد بار چھپ چکا ہے -

---

(۲۲) تجربہ رنگین (قلمی) ورق ۸۱-۱ بحوالہ سعادت یار خاں رنگین

(۲۳) اس رسالہ کا نام تجربہ رنگین ہے رنگین نے نواب باندہ کی فرمائش پر سن ۱۲۴۸ھ میں یہ رسالہ لکھا ہے انڈیا آفس میں اس کا نسخہ محفوظ ہے -

رنگین کی تعلیم کے سلسلہ میں براہ راست ہمیں کوئی معلومات حاصل نہیں ہوسکیں - لیکن ان کی نظم و نثر سے ان کی لیاقت - ہمہ گیری اور زبان دانی کا اندازہ ہوتا ہے عربی - فارسی - ترکی - اردو - پنجابی - پوربی گجراتی - مرہٹی - پشتو زبانیں اچھی طرح جانتے تھے اور ان سب زبانوں میں ان کا کلام موجود ہے - ڈاکٹر ابواللیث صدیقی لکھتے ہیں -

> زبان دانی سے قطع نظر انہوں نے شعر و ادب فلسفہ و حکمت قرآن اور حدیث کا اچھا مطالعہ کیا تھا ان کا کلام اس کی شہادت دیتا ہے خاص طور پر متقدین اور متوسطین شعرائے فارسی کے کلام پر ان کی نظر بہت وسیع اور گہری تھی - انہوں نے نہ صرف ان اساتذہ کے کلام کو پڑھا تھا بلکہ ان کے خاص رنگ میں لکھنے کی کوشش بھی کی تھی (۲۴)

سعادت یار خاں رنگین نے فنون سپہ گری میں مہارت تامہ حاصل کی اور اسی کو بطور پیشہ اختیار کیا تھا - سن ۱۲۰۲ھ مطابق ۸-۱۷۸۷ء میں رنگین نے پاٹن کی جنگ میں شرکت کی اسمعیل خاں فوج کا سردار تھا - یہ لڑائی مرہٹوں سے ہوئی تھی - اسمعیل خاں شکست کھا کر گجرات کی طرف نکل گیا - سعادت یار خاں رنگین بھرت پور پہنچے (۲۵) قریب دوسال بھرت پور میں گزارے - سن ۱۲۰۴ھ مطابق ۹۰-۱۷۸۹ء میں وہ لکھنئو آئے اور شاہزادہ سلیمان شکوہ کے دربار سے وابستہ ہوگئے شہزادہ سلیمان شکوہ کے کئی واقعے اخبار رنگین میں موجود ہیں - ایک واقعہ خاص طور سے قابل ذکر ہے جس سے رنگین کے کردار اور شہزادہ کی عالی حوصلگی کا اندازہ ہوتا ہے - شہزادہ سلیمان شکوہ نے رنگین کو اپنے خزانے کا مہتمم مقرر کر دیا تھا رنگین خوف آخرت سے

---

(۲۴) لکھنئو کا دلبستان شاعری از ڈاکٹر ابواللیث صدیقی (لاہور سن ۱۹۵۵ء) صفحہ ۳۰۴

(۲۵) رنگین نے جنگ نامہ میں اس لڑائی کا حال تفصیل سے لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رنگین جس رسالے میں شریک تھے اسے جنگ میں بڑا نقصان پہنچا -

بے پرواہ ہوکر خزانے کو خوب اپنے صرفے میں لائے - آخر ایک روز ہدایت ہوئی - تمام واقعہ شہزادے سے کہدیا اور آئندہ کے لئے توبہ کی شہزادہ نے بھی درگزر کیا (۲۶) لکھنئو میں انشاء سے بھی ملاقاتیں رہیں (۲۷) - اخبار رنگین میں لکھنئو کے اکثر واقعات مصنف نے نقل کئے ہیں (۲۸) قریب نو سال وہ لکھنئو میں رہے - سن ۱۲۱۲ھ مطابق ۱۷۹۷ء کے بعد لکھنئو چھوڑا - کچھ عرصے مرشد آباد ڈھاکہ اور بنگال کے دوسرے مقامات کی سیر کی اس کے بعد گوالیار پہنچے اور سندھیہ کی ملازمت اختیار کرلی - نواب کا خطاب اور پلٹن فوج ان کے سپرد ہوئی ایک بڑے علاقہ کی سند ملی - اب اطمینان سے زندگی گزرنے لگی جنگ نامہ میں لکھتے ہیں (۲۹)

کیا مجھ کو نواب کمپو دیا
غرض مجھ کو مختار گھر کا کیا
ادھر کونچ سے لے کے جھانسی تلک
ادھر دیو گڑھ اور ہانسی تلک
اٹیر اور بھنڈ اور گجرا تمام
سند لکھ دی اس ملک کی میرے نام
کہ کمپو کی تنخواہ اس میں سے لے
جو باقی بچے تجھ سے وہ مجھ کو دے
غرض چھ برس تک یہ اوقات تھی
کہ بنتی ہی تھی مجھ سے جو بات تھی

رنگین کا زیادہ وقت نوابوں راجاوں اور رئیسوں کی مصاحبت اور رفاقت میں گزرا انھوں نے سیروسیاحت بھی خوب کی سندھیہ کی ملازمت میں چھ سال رہے یعنی سن ۱۲۲۱ھ مطابق ۱۸۰۶-۷ء تک یہ سلسلہ رہا - اس ملازمت کے بعد پھر سیاحت کے لئے چل کھڑے ہوئے پہلے میر افضل

---

(۲۶) اخبار رنگین صفحہ ۷۳-۷۴
(۲۷) اخبار رنگین صفحہ ۴۰-۴۱
(۲۸) اخبار رنگین صفحہ ۳۹-۴۷-۷۶
(۲۹) اقتباس از جنگ نامہ بحوالہ لکھنئو کا دلبستان شاعری صفحہ ۳۰۰

علی خاں نیاز کے ساتھ کلکتے پہنچے - مختلف مقامات کی سیر کی اور یہ سلسلہ مدت تک جاری رہا - سن ۱۲۴۲ھ مطابق ۷-۱۸۲۶ء میں رنگین باندہ پہنچے - باندہ کے قیام میں سب سے زیادہ مفید کام یہ ہوا کہ رنگین نے اپنے شعر و نظم کے تمام کلام کو صاف اور درست کیا چنانچہ رنگین کے ہاتھ کے صاف کئے ہوئے اکثر نسخے انڈیا آفس میں محفوظ ہیں -

سن ۱۲۵۱ھ مطابق سن ۱۸۳۵ء میں جب کہ رنگین کی عمر اکیاسی سال کی تھی انہوں نے داعی اجل کو لبیک کہا (۳۰)

اختر یار خاں کا ذکر اخبار رنگین میں کئی جگہ آیا ہے (۳۱)

رنگین نے پندرہ سال کی عمر سے شعر کہنا شروع کردیا تھا - وہ شاہ حاتم کے شاگرد تھے سن ۱۲۰۲ھ میں انہوں نے اپنا پہلا دیوان مرتب کیا - رنگین کی عمر اکیاسی سال کی ہوئی گویا کہ ۶۶سال تک انہوں نے مشق سخن جاری رکھی - حاتم کے تلامذہ میں مرزا محمد رفیع سودا اور سعادت یار خاں رنگین خاص شہرت کے مالک ہیں - رنگین ایک قادرالکلام شاعر تھے اور اپنے اکثر ہم عصر شعراء پر فوقیت

---

(۳۰) ڈاکٹر نور الحسن نے لکھا ہے کہ سن ۱۲۵۱ھ میں لکھنئو میں سعادت یار خاں رنگین کا انتقال ہوا مگر کوئی حوالہ نہیں دیا ہے - ڈاکٹر صابر علی خاں نے مقام و مدفن رنگین کے سلسلہ میں خاموشی اختیار فرمائی ہے حالانکہ رنگین پر انہوں نے تحقیقی مقالہ سپرد قلم فرمایا ہے - رنگین نے دو شادیاں کیں - اپنی دو لڑکیوں کے محمدی خانم اور فاطمہ خانم نام بتائے ہیں - بیٹوں میں ایک نواب یار خاں تھے جو عہد طفلی ہی میں فوت ہوگئے دوسرے اختر یار تھے اختر یار کی پیدائش پر رنگین نے مندرجہ ذیل قطعہ تاریخ کہا

چوں تولد گشت اختر یار خاں
از خرد تاریخ جستم بے خلل
گفت تاریخش بہ لفظ اختر است
شد طلوع اختر از برج حمل

(۳۱) ملاحظہ ہو اخبار رنگین صفحہ ۴

رکھتے تھے - انہوں نے ستائیس اصناف سخن اور سترہ زبانوں میں اشعار لکھے ہیں - جس سے ان کے علم و فضل کا اندازہ ہوتا ہے - عربی کے قصیدوں کا ترجمہ کیا ہے - فارسی - ترکی اور اردو میں کامل دستگاہ رکھتے تھے اس میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں ہے انہوں نے گیارہ مختلف بحروں میں مثنویاں لکھی ہیں -

رنگین نے مختلف موضوعات پر قلم اٹھایا ہے - ان کے کلام کا بڑا حصہ ذاتی تجربات مشاہدات واقعات اور واردات پر مبنی ہے - بقول ڈاکٹر صابر علی خان اخلاقی نقطہ نظر سے ان کے یہاں ایسے موضوعات کی کمی نہیں جن میں تزکیہ نفس تصفیہ اخلاق اور عارفانہ مسالک اختیار کئے گئے ہیں - اخلاقی مثنویاں حکایات نظمیں منظوم رسالے جو رنگین کے کلام کے مجموعوں میں شامل ہیں نوعیت اور مقدار کے اعتبار سے رنگین کو اپنے تمام معاصرین سے ممتاز کرنے کے لئے کافی ہیں -

فحش گوئی کے سلسلے میں رنگین کا دامن ضرور داغ دار ہے اور یہ اس زمانہ کے ماحول کا نتیجہ ہے عیش و عشرت رئیسانہ ٹھاٹ سے زندگی بسر ہوتی تھی - رمز و کنایہ کے بجائے صاف صاف لکھتے تھے - اس کلام سے بھی اس زمانے کے گرتے ہوئے معاشرہ کی مکمل عکاسی ہوتی ہے اور انحطاط کا اندازہ ہو جاتا ہے حقیقت یہ ہے کہ اگر اس حصہ کلام کو خارج بھی کردیا جائے تب بھی رنگین کا مقام بہت اونچا نظر آتا ہے -

رنگین کے متعلق ایک ہم عصر لکھتا ہے (۳۲)

سعادت یار خاں رنگین کی عمر ستر سال سے زیادہ ہوچکی ہے - اب تک ان کے کلام کی شوخی جوان ہے مختلف اصناف سخن میں بلند مرتبہ رکھتے ہیں ریختی میں میر سودا اور میر انشاء اللہ خاں سے اور ہزل میں صاحبقران سے بڑھے ہوئے ہیں

---

(۳۲) علم و عمل (وقائع عبدالقادر خانی) مرتبہ محمد ایوب قادری جلد اول صفحہ ۲۷۰ (ایجوکیشنل کانفرنس کراچی سن ۱۹۶۰ء)

سعادت یار خاں رنگین کا کلام

خوش قسمتی کی بات ہے کہ سعادت یار رنگین کی قریب قریب تمام تصنفیات ان کے ہاتھ کی تحریر کردہ انڈیا آفس میں موجود ہیں - انہوں نے اپنے کلام کے مختلف مجموعوں کو شامل کرکے ہر مجموعہ کا نام علحیدہ تجویز کیا ہے -

(۱) نورتن رنگین - مندرجہ ذیل نو کتابیں شامل ہیں :-

(۱) دیوان ریختہ (سن ۱۲۱۱ھ)
(۲) دیوان بیختہ (سن ۲۰-۱۲۱۵ھ)
(۳) دیوان آمیختہ (سن ۱۲۳۰ھ) - ہزلیات
(۴) دیوان انگیختہ (سن ۱۲۳۰ھ) - ریختی
(۵) دیوان حدیقہ رنگین (سن ۱۲۳۶ھ) - فارسی
(۶) مجموعہ رنگین (سن ۳۸-۱۲۳۵ھ) - در ہندی زبان
(۷) اخبار رنگین (سن ۳۸-۱۲۳۵ھ) - اردو نثر
(۸) مجالس رنگین (سن ۳۸-۱۲۳۵ھ) - فارسی نثر
(۹) امتحان رنگین (سن ۱۲۳۶ھ) - نثر

(۲) مسدس رنگین - اس مجموعہ میں رنگین کی چھہ مثنویاں شامل ہیں جن میں چھہ ہزار اشعار ہیں نام درج ذیل ہیں :-

(۱) ایجاد رنگین
(۲) عجائب رنگین -
(۳) غرائب رنگین -
(۴) شہر آشوب رنگین -
(۵) داستان رنگین -
(۶) حکایات رنگین -

رنگین کی مثنویوں کا ایک مجموعہ چہار چمن رنگین کے نام سے ہے جس میں (۱) معاد (۲) معاش (۳) ظرافت اور (۴) تصوف کے متعلق چار مثنویاں شامل ہیں - اسی طرح پنجہ رنگین - شش جہت رنگین -

صبح سیارہ رنگین اور خمسہ رنگین میں چھوٹی چھوٹی مثنویاں مختلف عنوانات کے تحت شامل ہیں - رنگین کا کچھ مختلف کلام رسالہ قوت الایمان ترجمہ قصیدہ غوثیہ - اور ترجمہ بانت سعاد وغیرہ بھی ہے -

مطبوعات

سعادت یار خاں رنگین کا بیشتر کلام غیر مطبوعہ ہے بہت کم کلام زیور طبع سے آراستہ ہوا ہے چند مطبوعات یہ ہیں -

(۱) فرس نامہ رنگین - رنگین نے گھوڑوں کی شناخت اور ان کے امراض و علاج سے متعلق فرس نامہ لکھا ہے جو ایک ہزار اشعار پر مشتمل ہے گھوڑوں کے علاج کے متعلق وہ نسخے نقل کئے ہیں جو خود ان کے مجرب اور آزمودہ تھے - گھوڑوں کے پانچ عیب پانچ فصلوں میں بیان کئے ہیں - کتاب کا آخری حصہ بیطاری سے متعلق ہے فرس نامہ سن ۱۸۶۶ء میں لکھنئو میں اور سن ۱۸۷۴ء میں کانپور میں شائع ہوچکا ہے اور انگریزی میں اس کا ترجمہ کرنل ڈی - سی فلٹ نے کیا تھا جو سن ۱۹۱۱ء میں طبع ہوا - انڈیا آفس میں رنگین کے ہاتھ کا لکھا ہوا فرس نامہ رنگین موّجود ہے -

(۲) تصنیف رنگین - شاہ ولی اللہ صاحب کے ایک وصیت نامہ کا منظوم ترجمہ ہے جس میں بچہ کی پیدائش سے لے کر موت کے مراسم کا بیان ہے - سن ۱۲۷۱ھ میں دلی میں طبع ہوچکا ہے

(۳) مسدس رنگین - اس مثنوی میں چھ منظوم خط ہیں - اس مثنوی کو تحسین سروری نے مرتب کیا ہے - یہ کتاب ادارہ ترقی ادب کراچی سے سن ۱۹۵۲ء میں شائع ہوچکی ہے -

(۴) مجالس رنگین - رنگین نے اس کتاب میں مختلف شاعروں اور اپنی گزشتہ صحبتوں کا حال تحریر کیا ہے - مختلف دیار و امصار کا ذکر ہے جہاں وہ ہر قسم کے لوگوں سے

ملے ہیں - ان دلچسپ صحبتوں کا ذکر مجالس رنگین میں کیا ہے - یہ کتاب فارسی نثر میں تحریر ہوئی ہے سن ۱۸۵۷ء سے قبل لکھنؤ سے ایک مرتبہ طبع ہوئی اس کے بعد مسعود حسن رضوی نے اپنے مقدمہ اور ترتیب و حواشی کے ساتھ شائع کی - انڈیا آفس کے مخطوطہ میں مسعود حسن رضوی کے مرتبہ نسخہ کے علاوہ بھی کچھ زائد مواد ہے -

اخبار رنگین

سعادت یار خاں رنگین کا یہ رسالہ ۹۳ حکایات پر مشتمل ہے - اس کو رنگین نے سن ۱۲۴۹ھ میں شہر باندہ میں نقل کیا ہے یہ نسخہ انڈیا آفس میں موجود ہے اور اس کو پہلی مرتبہ اب شائع کیا جارہا ہے اس میں بہت سے ذاتی واقعات بھی ہیں - لیکن اس کی بڑی اہمیت یہ ہے کہ اس میں اس دور کی سیاسی معاشی معاشرتی اور ثقافتی زندگی کی ایک دلچسپ اور بڑھی حد تک صحیح تصویر موجود ہے - جاگیردارانہ نظام کی افادیت ختم ہورہی تھی مغلیہ حکومت دم توڑ چکی تھی اور ایک بیرونی نئی طاقت سرکار کمپنی اپنا حیطہ اقتدار وسیع سے وسیع تر کررہی تھی -

اخبار رنگین سے ان حالات و کوائف کا با حسن وجوہ اندازہ ہوتا ہے - سپاہیانہ زندگی امراء کی مصاحبت اس کے مفید و مضر اثرات امراء کی عیاشیاں اور عوام کی مشکلات حقائق سے چشم پوشی عمل سے اعراض زندگی سے فرار توہم پرستی کا بڑھتا ہوا اثر - مغلیہ سلطنت کے زوال اور مرہٹوں اور ان سے زیادہ کمپنی کے اقتدار کے یہ نتائج تھے اور ان سب چیزوں کی اخبار رنگین میں بھی ایک واضح تصویر نظر آتی ہے - رنگین نے اپنے ذاتی یعنی خاندان کے دوسرے اراکین کے واقعات اس عہد کے علماء و صوفیاء کی سرگرمیوں اور امراء روساء کی مجلسوں کا ذکر - پیشہ وروں اور عمال کا حال - یہانتک کہ خاکروبوں اور عام لوگوں کے واقعات کو اخبار میں شامل کیا ہے جس سے اس کتاب کی افادیت اور بھی بڑھ جاتی ہے - تاریخ کے ان طلبہ کے لئے جو اٹھارویں صدی کے آخری اور انیسویں صدی کے ابتدائی دور کی سیاسی اور سماجی حالت کا مفصل مطالعہ کرنا چاہتے

ہیں اخبار رنگین ایک دلچسپ اور مفید ماخذ ہے - یہ ایک افسوس ناک واقعہ ہے کہ ہمارے دور الخطاط کی تاریخ کو جو خود کافی داغدار تھی انگریز مورخوں نے نہایت مسخ شدہ شکل میں پیش کیا ہے - اس میں شک نہیں کہ اس دور کے رہنما پست کردار اور خود غرض تھے اور ان میں کم ایسے تھے جن کی خانگی زندگی میں عیاشی اور پبلک کارناموں میں شازشوں اور خانہ جنگیوں کے علاوہ کچھ اور نظر آئے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اسی تاریکی میں بعض روشن ستارے بھی اپنی پوری چمک کے ساتھ موجود ہیں -

تاریخ نویسوں کے اس سقم کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں نے تاریکی کے تو ہر پہلو کو پیش کیا لیکن روشن ستاروں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے - تصویر کے اس رخ کے مطالعہ کے لئے ہم کو ان ہی ماخذ کا مطالع کرنا ہے جن میں معاشرے کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے -

اخبار رنگین کا شمار ان ہی ماخذ میں کیا جاسکتا ہے - اسی مقصد کے پیش نظر پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کی طرف سے اس مخطوطہ کو شائع کیا جا رہا ہے -

سید معین الحق
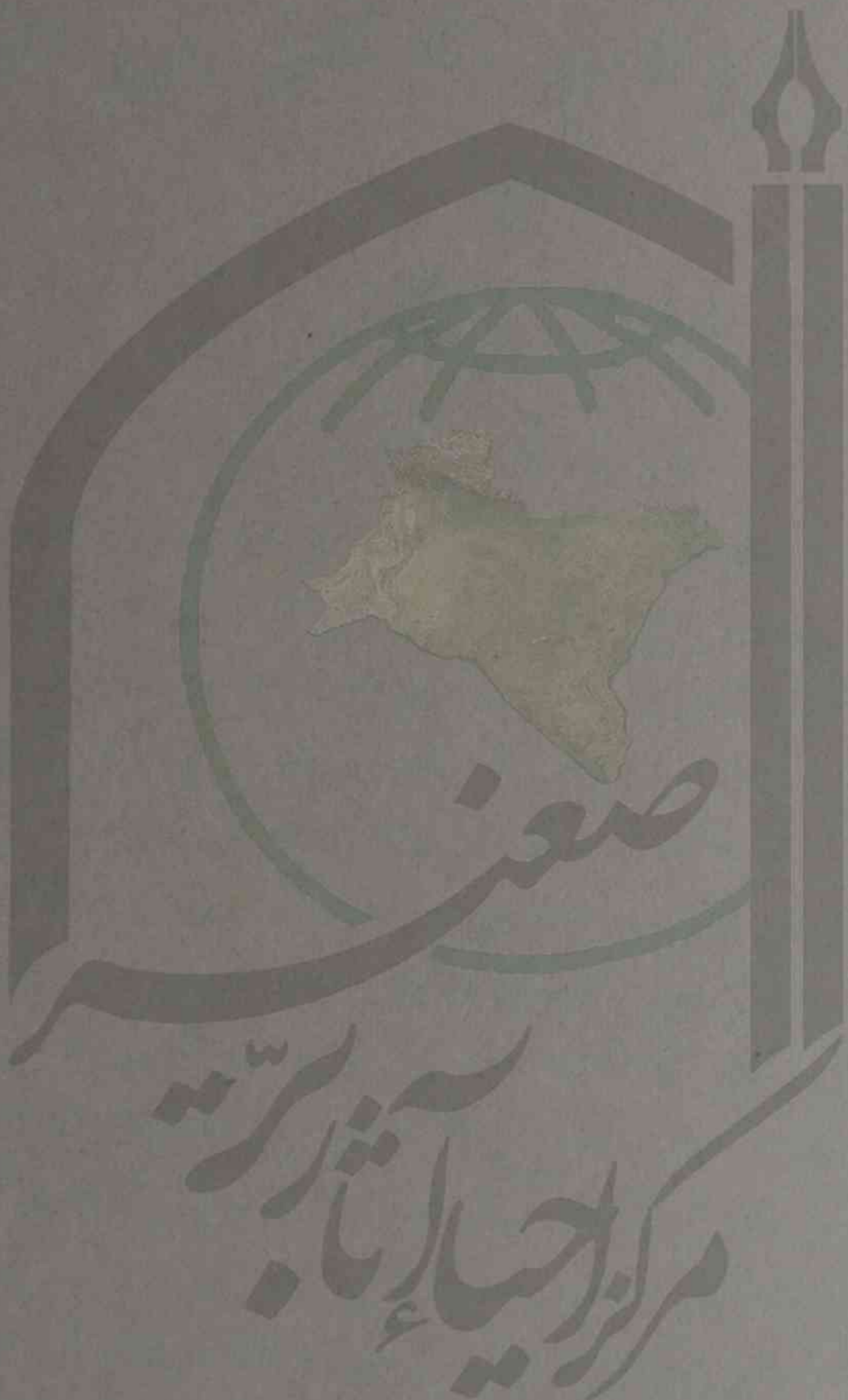
شاہ عالم اور اکبر شاہ ثانی کی دلی

یعنی

اخبار رنگین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ جل شانہ - تجھ سے خالی کوئی آسمان زمیں نہیں - اور خوب جو غور کیا تو سب جگہ تو ہے اور کہیں نہیں - تیری ہی مخلوقات یہ انس و جان ہے - اور تجھ سے ہی قائم یہ زمین و زمان ہے - ہر چند کوشش یہ زبان کرے - پر تیرا کیا کیا کچھ بیان کرے - جامہ خداوندی کا تجھہ پر ٹھیک ہے - تو بے شبہ و شک وحدہ لا شریک ہے - کیا طاقت کہ کوئی تیرے کنہ ماہیت کی راہ میں قدم مارسکے - اور کیا تاب کہ کوئی کن فیکون کے حکم میں دم مار سکے - واہ واہ کیا تیرا بے نتہا نور ہے - کہ ماشاء اللہ* جس کا تھوڑا سا جزو محمد الرسول اللہ کا ظہور ہے - الہی یہ سعادت یار رنگین تیرا گندہ بندہ ہے سو یہ چاہتا ہے کہ تیرے فضل و کرم سے کچھہ انوکھا کار کرے - یعنی واسطے زیب گوش احباء کے تھوڑا سا نظم و نثر کا گہنا گنگا جمنی تیار کرے - اب پہلے اس کے نثر کہ بمنزلہ کھوٹی چاندی کی ہے - اس کا ایک صندوقچہ واسطے محافظت اس زیور کے بنائے - اور وہ زیور تیار کرکے ہر ایک سخن فہم کے گوش خرد میں پہنائے - پھر اس کی نظم جو بقسم سو مڑیے سونے کے ہے اس کے گھڑلائی گھڑے - اور اس میں مثل ہائے ہندی اور فارسی کہ بجائے ڈانگ کے ہیں دھر کر اشعار استادان فارسی کہ آب و تاب میں زیادہ جواہر سے ہیں ان میں جڑے - بعد اس کے قطعات گلستان شیخ سعدی شیرازی کہ بہتر کندن سے ہیں اس گھڑت جڑت میں خرچ ایسا کسب کرے - کہ اس کھوٹے روپے سونے میں وہ جواہر بیش قیمت کو بخوبی تمام نصب کرے -

* مشاء اللہ (رنگین) -

سبحان اللہ اس انسان کی خلقت کو تو نے کیا تحفہ شے خلق گردانا ہے کہ اس نے اپنے حوصلے سے زیادہ* تجھ کو پہچانا ہے - اور تو نے اس کے اقلیم تن میں دل نام شخص کو بادشاہ کیا ہے - اور اس کے ہاتھ میں چراغ خرد دیا ہے - تا کہ وہ اپنے اقلیم تن میں فرمان روائی کرے - اور کمال منصفی کے ساتھ ہر ایک کے نیک و بد پر دھیان دھرے - یعنی گوش دل سے ہر ایک کی بات کو سن لے - اور راہ انصاف سے ہر بات کی داد دے - چنانچہ اس بادشاہ کو -

(۱) خبر گذری کہ شاہ جہاں آباد میں حضرت سید مرزا زکریا صاحب قدس سرہ العزیز کے ہزاروں مرید تھے اپنے اپنے مقدر کے موجب ہر ایک عبادت اور ریاضت کرتا تھا - اور کشود ظاہر و باطن کی ہر دم قید حیات حضرت اور بعد ممات کی امید دھرتا تھا - علاوہ ان سب کے چار فرزند جناب کے کہ ہر ایک دوسرے سے زیادہ عابد اور زاہد تھا موجود تھے - باوصف ان سب اشخاص کے بوقت رحلت حضرت شاہ آبادانی صاحب کو خلافت عنایت ہوئی وہ سب مونھ دیکھتے رہ گئے - اور ان کو جو ان سے کہنا تھا سو کہہ گئے - سن کے بادشاہ نے فرمایا کہ اللہ کے کارخانے میں دم مارنے کی کسی کو جا نہیں ہے - اور شعر فارسی کا پڑھا - شعر فارسی -

بزم در سایہ عنایت اوست - گنہش طاعت است و دشمن دوست

اور مثل فارسی کی یہ کہی - مثل فارسی - کار با عنایت است باقی بہانہ - اور فرد ہندی کی یہ فرمائی - فرد ہندی -

جس کو وہ چاہے اس کو سب چاہیں

وہ کہ چاہے تو اور کب چاہیں

اور مثل ہندی کی یہ بیان کی کہ مثل ہندی - صاحب ہاتھ بڑھائیاں جس چاہے تس دے - اور قطعہ سعدی کا یہ فرمایا - قطعہ سعدی -

بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش

عذر بدرگاہ خدا آورد

ورنہ سزاوار خداوندیش

کس نتواند کہ بجا آورد

(۲) خبر گذری کہ متصل لہاری جلال آباد کے نواب ضابطہ خاں کے لشکر میں در سن خورد سالگی معتقد الدولہ صوفی اللہ یار بیگ خان شہامت جنگ بہادر

* زادہ (رنگین) -

تو جو بندے کے بڑے بھائی حقیقی نہایت خوبصورت تھے ایک روہیلا ولایت زا از حد چاہتا تھا - اور جس جگہ مکتب میں وہ پڑھتے تھے روبرو آکر تمام روز بیٹھا رہتا اور انواع کی جفا اور جور پر صبر کرکے اپنی چاہت کو نبھاتا تھا - غرض بعد چندے عشق میں وہ ایسا نام کر گیا کہ انھوں نے ایک دن اس کو اس قدر مارا کہ وہ مونہہ سے کچھہ نہ بولا اور مرگیا - یہ سن کر بادشاہ نے ارشاد کیا کہ یوں ہی لازم تھا اور یہ شعر فارسی کا پڑھا - شعر فارسی -

گرنشاید بدوست رہ بردن - شرط عشق است در طلب مردن

اور فارسی کی یہ مثل کہی - مثل فارسی - عشق از این بسیار کرد است و کند - اور فرد ہندی کی یہ پڑھی - فرد ہندی -

غش ہے جوں منصور اس دلدار پر

شوق سے تو چڑھہ تو اے دل دار پر

اور مثل ہندی کی یہ بیان کی - مثل ہندی - اوکھلے میں سر دیا تو دھمکوں کا کیا خطرہ - اور قطعہ سعدی کا یہ فرمایا - قطعہ سعدی -

گر کسے وصف او زمن پرسد

بے دل از بے نشان چگوید باز

عاشقان کشتگان معشوق اند

بر نیاید ز کشتگان آواز

(۳) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں نواب نیاز بیگ خان طالب جنگ نے مظلمہ آخرت کا اپنے سر اٹھا کر بڑی مشقت سے دو تین لاکھہ روپیے بہم پہنچائے - بعد ان کے ان کے خلف الرشید نواب بہادر بیگ خان نے چند روز میں عجب عجب طرح سے دھڑے دھڑے کر کر لٹائے - افسوس صد افسوس کہ کسی یار اور دوست نے ان کو کچھہ نہ سمجھایا - اور بعد تھوڑے سے دنوں میں جو دیکھا تو کہیں ان کا نام و نشان نہ پایا - سن کر بادشاہ نے ارشاد کیا - شعر فارسی -

میراث پدر خواہی علم پدر آموز

کان مال پدر خرچ توان کرد بدہ روز

اور فارسی مثل یہ کہی - مثل فارسی - برباد رود ہرانچہ ازباد اید - اور فرد ہندی کی یہ بیان کی - فرد ہندی -

دل میں تو غمگین ہو یا شاد ہو

سب یہ آخر جائیگا برباد ہو

مثل ہندی - کماوین میان خان خاناں اور لٹائیں میاں فہیم - قطعہ سعدی -

اگر گنجے کنی بر عامیاں بخش

رسد مر ہر گدائے را برنجے

چرا نستانی از ہر یک جوئے سیم

کہ گرد اید ترا ہر روز گنجے

(۴) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں سعادت یار خان رنگین کا بڑا بیٹا یعنی اختر یار خان اختر تخلص بباطن بے کدورت - اور بظاہر نہایت رعنا اور خوبصورت ہے - مگر باپ اس کا اس سے کمال نا رضا مند ہے - اور وہ جوان صالح بہمہ وجوہ نیک بخت اور قابل اور ہنر مند ہے - یہ سن کر بادشاہ نے فرمایا - شعر فارسی -

تو بجائے پدرچہ کردی خیر

کہ ہماں چشم داری از پسرت

اور مثل فارسی کی یہ کہی - مثل فارسی - مال کہ بصاحبش نماند از دزدیست اور فرد ہندی کی یہ فرمائی - فرد ہندی -

تماشا اپنا رنگین آپ ہیں ہم

کہیں بیٹے کسی کے باپ ہیں ہم

اور قطعہ سعدی کا یہ ارشاد کیا - قطعہ سعدی -

گر در پسر موافقت و دلبری بود

اندیشہ نیست گر پدر ازوے بری بود

او گوہر است گو صدف اندر میان مباش

در یتیم را ہمہ کس مشتری بود

(۵) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں بخش علی بیگ محمدی بیگ کے چھوٹے بھائی کو طفولیت سے علم ظاہر کا ایسا شوق ہوا کہ دن رات لکھنے اور پڑھنے میں غرق رہتا - اور ہرگز نہ سنتا ہر چند اسے کوئی کچھہ کہتا - پھر بعد چندے اسے علم باطن سے یہ ذوق ہوا کہ فقراء سے ملتے ملتے مانند درخت کے کشف و کرامات سے پھل گیا - اور رفتہ رفتہ شدت شوق ذوق سے

شہر اور گھر کو چھوڑ کر نکل گیا - ہر چند اسے ڈھونڈھتے پھرے دوست اور یار اور بھائی - لیکن کسی نے اس کی خبر کسی سے نہ پائی - سن کے یہ بات بادشاہ نے فرمایا کہ وہاں کا یہی معمول ہے اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

چوں از اوگشتے ہمہ چیز از توگشت - چوں از اوگشتے ہمہ چیز از توگشتے*

اور مثل فارسی کی یہ کہی - مثل فارسی - یاد نولا از ہمہ اولی** - اور فرد ہندی کی یہ پڑھی - فرد ہندی -

گر تو عاشق ہے تو کھیڑہ چھوڑ دے

سارے عالم کا بکھیڑا چھوڑ دے

اور مثل ہندی کی یہ کہی - مثل ہندی - ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات - اور قطعہ سعدی کا یہ فرمایا - قطعہ سعدی -

اے مرغ سحر عشق زپروانہ بیاموز

کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد

این مدعیان در طلبش بے خبرانند

کاں را کہ خبر شد خبرش باز نیامد

(٦) خبر گزری کہ ہوڈل میں نواب محمد خان آفریدی جسونت رائے ہلکر اور صاحبان انگریز کی دولت سے رتبہ نوابی تک پہنچا اور کچھ تھوڑے دنوں میں ایسا خروج کیا - کہ اپنی حد اور حوصلہ سے زیادہ عروج کیا - مگر زندگی نے چندے وفا نہ کی کہ اس دولت کے مزے اٹھاتا - اور اپنے دل خواہ لٹاتا - بعد اس کے اس کے چھوٹے بھائی نے بے محنت و مشقت سب کچھ اپنے قابو میں کر لیا - اور کسی اقربا کو اس میں سے کچھ نہ دیا - یہ سن کر بادشاہ نے فرمایا کہ کچھ تاسف کا مقام نہیں بلکہ رسم دنیا کی یہی ہے - اور یہ شعر فارسی کا پڑھا -

برنج وسعی یکے نعمتے بدست ارد

دگر کس آید وبے رنج وسعی بر ارد

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - اللہ بس باقی ہوس - شعر ہندی -

جس چیز کو ہو نہ پائداری

ہے دل کا لگانا اس سے خواری

* مصرعہ ثانی کے بجائے مصرعہ اول دوبارہ لکھ دیا ہے (ایڈیٹر)

** اولا (رنگین) -

اور مثل ہندی کی یہ ارشاد کی مثل ہندی - کس برتے پر تتا پانی -اور یہ قطعہ سعدی کا فرمایا - قطعہ سعدی -

دریں امید بسر شد دریغ عمر عزیز

کہ ہرچہ دردلم است از درم فراز آید

امید بستہ بر آمد ولے چہ فائدہ زانکہ

امید نیست کہ عمر گزشتہ باز آید

(٧) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں راجہ دیا رام پنڈت کشمیری کو شاہ نظام الدین صاحب ٢ نے باوصف باہم کے دوستی کے کچھہ تہمت سو جوٹھہ سچ کی لگا کر مست ہاتھی کے پاوں سے کھچوا کر اور کچلواکر بعد مرنے کے اس کی ٹانگ سے بندھوا کر سارے شہر میں گھسٹوایا - اور ہرگز رحم نہ کھایا - سننے میں آتا ہے کہ اس نے بھی اپنی دسترس میں کسی کو ایسا ہی دکھہ دیا تھا - اور ایسا ہی کچھہ کیا تھا - یہ سن کر بادشاہ نے یہ شعر فرمایا - شعر فارسی - یا

یا مکن با پیلبانان دوستی

یا بناکن خانہ در خورد پیل

اور یہ مثل فارسی کی ارشاد کی - مثل فارسی - کہ کرد کہ نیافت - اور یہ شعر ہندی کا پڑھا - شعر ہندی -

نفس تیرا کیا ہے ہاتھی مست ہے

تجھہ سے وہ اونچا تو اس سے پست ہے

اور یہ مثل ہندی کی کہی - مثل ہندی - ہاتھی کے پاوں میں سب کا پاوں - اور یہ قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

روز و شب درفکر این بیتم کہ گفت

پیلبانے برلب دریائے نیل

زیر پایت گر بدانی حال مور

ہم چو حال تست اندر پائے پیل

(٨) خبر گزری کہ شاہ جہاں آباد میں عاشور بیگ خان کہ جو کبھی ساری عمر میں نماز کی نیت سے رو بقبلہ کھڑے نہ ہوئے تھے ان کا بیٹا نادر بیگ ایسا پرہیزگار اور صوفی تہجد* گزار ہو - اور حضرت جناب خواجہ شمش الدین صاحب کی اولاد حضرت مودود چشتی قدس سرہ اور مشایخ زبردست ہوں -

* تحجد (رنگین) -

ان کا بیٹا غلام مودود تارک الصلواۃ* اور دایم الخمر شراب خوار ہو - یہ سن کر بادشاہ نے فرمایا کچھہ تعجب نہیں اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

حسن ز بصرہ بلال از حبش سہیل از روم

زخاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی است

اور مثل فارسی یہ کہی - مثل فارسی - پائی چراغ تاریک - اور ہندی شعر یہ ارشاد کیا - شعر ہندی -

بد بدی سے گر نہ اپنے باز آئے

نیک کیوں نیکی سے اپنے ہاتھہ اٹھائے

اور مثل ہندی یہ پڑھی - مثل ہندی - ذات ذمات نہ پوچھے کوئی - ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئی - اور قطعہ سعدی کا یہ فرمایا - قطعہ سعدی -

پسر نوح بابدان بنشست

خاندان نبوتش گم شد

سگ اصحاب کہف روزے چند

پئے نیکان گرفت و مردم شد

(۹) خبر گذری کہ شاہ جہاں آباد میں نواب فیض اللہ بیگ خان کا بڑا بیٹا غلام نقشبند خان با وصف اس فراغت کے اتنا دبلا ہے کہ استخوان پر گوشت کا نام نہیں اور مرزا بلہو حکیم صفا کا چھوٹا بیٹا اس کی نسبت تنگدست ہے - نہایت جسیم ہے کہ اس کا عرض و طول بیان میں نہیں آتا ہے - بلکہ** مفصل تقریر کرنے کے خیال میں دم چڑھا جاتا ہے - قصہ کوتہ اس کا ادنی*** مذکور یہ ہے کہ بڑی ماچی پر بھر کر بیٹھتا ہے - اور محلے میں جو گذر کا دروازہ ہے اس میں بہزار خرابی پیٹھتا ہے - یہ سن کر بادشاہ نے فرمایا کہ اس میں کچھہ حکمت الہی ہوگی لیکن بظاہر یوں چاہیے - شعر فارسی -

اسپ لاغر میاں بکار آید

روز میدان نہ گاو پرواری

* تارک الصلات (رنگین) -

** بلک (رنگین) -

*** ادنی (رنگین) -

اور مثل فارسی کی یہ کہی - مثل فارسی - سنگ بجائے خود سنگین است -
اور شعر ہندی کا یہ پڑھا - شعر ہندی -

کنہ کی اس کے ہمیں کب دید ہے

اس کی حکمت کے کہاں فہمید ہے

اور ہندی مثل یہ ارشاد کی - مثل ہندی - ہاتھی ہزار دبلا ہو تو بھی لاکھ ٹکے سونے کا - اور قطعہ سعدی کا یہ فرمایا - قطعہ سعدی -

ان شنیدی کہ لاغر دانا

گفت روزے بہ ابلہ فربہ

اسپ تازے اگر ضعیف بود

ہمچنان از طویلہ خربہ

(۱۰) خبر گزری کہ شاہ جہاں آباد میں تن سکھہ رائے کاغذی نے ایک عمر دراز بیچ تنگدستی اور کفر کے برباد کی - اور گاہے مطلق نہ ایمان سے اس کی یاد کی - تعجب ہے کہ آخر عمر میں پیرو صاحب فرنگی نے اسے بہت سا کچھہ دیا - پر اس نے اس پر بھی کبھی خدا کا شکر نہ کیا - یہ سن کر بادشاہ نے فی الفور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

شکر نعمت نعمتت افزون کند

کفر نعمت از کفت بیرون کند

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - از فلفل و زنجبیل سردی مطلب
اور شعر ہندی یہ پڑھا - شعر ہندی -

فی الحقیقت گومگو کی ہے یہ جا

وہ کرے جو کچھہ کہ چاہے ہم کو کیا

اور یہ مثل ہندی کہی - مثل ہندی - کیا کرے شاہ دولا - جسے دے تسے مولا
اور یہ قطعہ سعدی کا فرمایا - قطعہ سعدی -

اے کریمیکہ از خزانہ غیب

گبر و ترسا وظیفہ خورداری

دوستان راکجا کنی محروم

تو کہ بادشمنان نظر داری

(۱۱) خبر گزری کہ شاہ جہاں آباد میں مرزائی بیگ کو میر جیون صاحب چاہتے تھے وہ ان سے تودے کی تیر اندازی سیکھا کرتا تھا - اور دم ان کی شاگردی کا مدام سب چھوٹے بڑوں کے روبرو بھرتا تھا - قضارا ایک دن تودے پر باہم تیر اندازی کرتے میں مرزائی بیگ کی کمان نے چلہ ڈال دیا - اور تیر کو تھپیڑا مار کر داہنے طرف کو جو میر جیون کھڑے تھے ادھر کو نکال دیا - وہ تیر ان کی کنپٹی میں بقدر چہار انگشت کے بیٹھہ گیا - اور مرزائی بیگ مارے ڈر کے غش میں آکر اپنا سر پکڑ کر بیٹھہ گیا - جتنے لوگ اس جا کھڑے وہ ایک دم میں سب وہاں سے پرواز کر گئے - اور میر جیون اس تیر کے نکالنے سے اور مرزائی بیگ اس کے صدمے سے دونوں فی‌الفور مرگئے - یہ سن کر بادشاہ نے فرمایا اناللہ‌وانا‌الیہ‌راجعون اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

چو تیر از دل کشم با تیر انہمہ جاں بروں آید
چو شخصے کز پئے تعظیم با مہماں بروں آید

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - یک گزودو فاختہ - پھر یہ فرد ارشاد کی - فرد ہندی -

بچ کے جاوے کوئی کدھر کو نکل
چھوڑتا ہی نہیں ہے تیرا جل

اور یہ مثل ہندی کی کہی - مثل ہندی - کیا تیر آپ بھاگا جاتا ہے - چلا پھینکے دیتا ہے - بعد اس کے یہ قطعہ سعدی کا فرمایا - قطعہ سعدی -

یا وفا نیست درہمہ عالم
یا مگر کس در این زمانہ نکرد
کس نیاموخت علم تیر ازمن
کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

(۱۲) خبر گزری کہ جودھپور کی طرف نواب امیر الدولہ امیر خان افغان ۳ کی فوج اپنے پرائے تمام ملک کو خراب کرتی ہے - اور خلق اللہ پر لوٹ مار سے انواع انواع طرح کا عذاب کرتی ہے - وہ اصلا اس امر سے کبھی ان کو مانع نہیں آتا - بلکہ اپنے آگے دیگر عجب عجب رنگ سے لٹاتا ہے - یہ سن کر بادشاہ نے یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

چو خواہد کہ ویراں کند عالمے
نہد ملک در پنجۂ ظالمے

مثل فارسی - اتش خوداز چنار میجہد - اور فرد ہندی یہ ارشاد کی -
فرد ہندی -

ظلم مت کر تا سزا اسکی نہ پائے
تو ستا مت تا ستایا تو نہ جائے

اور ہندی یہ مثل کہی مثل ہندی - بگلا مارے پنکھہ ہاتھہ - اوار قطعہ سعدی
کا یہ فرمایا - قطعہ سعدی -

نماند جانور از وحش وطیروماہی و مور
کہ بر فلک نشد از نامرادی افغانش
عجب کہ دود دل خلق جمع مینو شود
کہ ابر گردد و سیلاب قہر بارانش

(۱۳) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں سے فاضل بیگ کو حضرت بو علی
قلندر؁ کی زیارت کا ارادہ تھا کہ وہاں جائے - اور بدستور معمول خرچ راہ کی
خاطر عرضی لکھہ کر حضور میں گذارنے کو لایا تھا کہ بے وسیلے کچھہ پائے -
سو اس کو چوبداروں نے اندر جانے نہ دیا اور منع کیا - اس نے گرم خوئی سے
ہاتھاپائی کر کر نہایت مار کھائی - اور اپنے ہم چشم اور دوستوں میں کمال
ندامت اور ذلت اٹھائی - یہ سن کر بادشاہ نے یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

گر نداری ناخن درندہ تیز
بابدان آن بہ کہ کم گیری ستیز

اور مثل فارسی کی یہ فرمائی - مثل فارسی - آہن سرد آہن گرم میکوبد -
اور فرد ہندی کی یہ پڑھی* - اور ہندی کی یہ مثل ارشاد کی - مثل ہندی - جیسا
مونھہ ویسے اہی تھپڑ - اور قطعہ سعدی کا یہ فرمایا - قطعہ سعدی -

در میر و وزیر و سلطان را
بے وسیلت مگرد پیرامن
سگ و دربان چو یافتند غریب
این گریبان گرفت و آن دامن

(۱۴) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں سعادت یار خان رنگین نے
کھیتی ایکھہ کی اپنے سوداگری کے ہاتھیوں کے واسطے بیگم کے باغ میں بیگو باغبان
کی معرفت بوائی اور اس کو نیک دیانت‌دار اور ایمان دار جان کر اس کی
نگہبانی اور خبرداری اس کے طور پر ٹھہرائی - اس نا انصاف نے وہ اپنے اہل و

* فرد لکھنے سے رہ گیا (اڈیٹر) -

عیال اور بیل و گائے کو رات دن کھلائی - بلکہ تمام شہر میں دھڑے دھڑے کرکے بیچی اور لٹائی - قصہ کوتاہ اس کی بے ایمانی نے ایسی آگ لگائی کہ وہ ایکھ ذرا ذرا تمام و کمال خاک میں ملائی - بادشاہ نے سن کر یہ شعر فرمایا - شعر فارسی -

زرع را چون رسید وقت درو

نخرامید ہمچو سبزہ نو

اور مثل فارسی یہ کہی مثل فارسی - چقندر کاشتم ادرک شد - اور فرد ہندی یہ پڑھی - فرد ہندی -

کچھ نہ کہہ اب اسے تو اے نیک خو

تخم نیکی مزرع دنیا میں بو

اور ہندی یہ مثل ارشاد کی - ہر جیسے کو تیسے - اور قطعہ سعدی کا ارشاد کیا - قطعہ سعدی -

ابر اگر اب زندگی بارد

ہرگز از شاخ بید برنخوری

با فر و مایہ روزگار مبر

کز نے بوریا شکر نخوری

(۱۵) خبر گزری کہ لکھنئو میں نواب آصف الدولہ وزیر الممالک۵ کو عمارت بنوانے کا نہایت شوق تھا - اسی واسطے بڑے عرض و طول سے بنائی تھی وہ سب یوں ہی خالی پڑی ہے - پھر بعد اس کے نواب سعادت علی خان۶ کو اس سے زیادہ بدرجہ ذوق تھا کہ اس نے بھی بہت بنوائی اور مرگیا وہ اس سے بڑی ہے - یہ سن کر بادشاہ نے فرمایا کہ یہی رسم دنیا کی ہے اور یہ شعر پڑھا فارسی -

ہر کہ آمد عمارتے نو ساخت

رفت و منزل بہ دیگرے پرداخت

وان دگر پخت ہمچنان ہوسے

واین عمارت بسر نبرد کسے

اور یہ مثل فارسی فرمائی - مثل فارسی - دہ درویش در گلیمے بہ خسپند ودو بادشاہ در اقلیمے نہ گنجند - اور فرد ہندی یہ ارشاد کی - فرد ہندی -

جوڑ جوڑ مر جائے گا

اور مال جنوائی کھائے گا

اور قطعہ سعدی کا یہ پڑھا - قطعہ سعدی -

ان شنیدستے کہ وقتے تاجرے

در بیابانے فتادہ از ستور

گفت چشم تنگ دنیا دار را

یاقناعت پر کند یا خاک گور

(۱۶) خبر گذری کہ لکھنؤ میں پہنچ کر خواجہ محمود خان کو بڑی فراغت ہوئی - جس قدر کہ سابق میں ان پر تکلیف گذری تھی وہ مبدل بہ راحت ہوئی - اب جو کوئی ٹوٹا بگڑا یار قدیم ان کے پاس جاتا ہے تو وہ اسے برخلاف مرزا غلام محمد جان کے بہت مدارات سے پیش آتے ہیں - اور ہر وقت اور ہر دم اس کے رتبہ اور اور حوصلہ سے خاطر زیادہ کرکے کلمات اس کے مطلب کے موجب زبان پر لاتے ہیں - یہ سن کر بادشاہ نے فرمایا کہ انسان کو یوں ہی چاہیے اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

تو کز محنت دیگران بی غمی

نشاید کہ نامت نہند آدمی

اور مثل فارسی کی یہ کہی - تونگرے بدل است نہ بہ مال - اور فرد ہندی کی یہ ارشاد کی - فرد ہندی -

دوست وہ ہے جو کہ جانی دوست ہو

ہے وہ دشمن جو زبانی دوست ہو

اور مثل ہندی کی یہ فرمائی - مثل ہندی - نیکی کرو خدا سے پاو - اور قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

دوست ان باشد کہ گیرد دست دوست

در پریشان حالی و درماندگی

دوست مشمر انکہ در نعمت زند

لاف یارے و برادر خواندگی

(۱۷) خبر گذری کہ شاہ جہان آباد میں تیر انداز خان صاحب کے تین بیٹے ہیں ان میں سے دو تو نہایت نیک بخت ہیں اور تیسرا ایسا برا ہے - کہ

جس کی حد نہیں - اس کو اکثر جہاں دیدہ لوگ کہتے ہیں کہ اس جیسا اور کوئی جہاں میں بد نہیں - اس کا یہ ان دنوں وطیرہ ہے کہ ہر کس و ناکس سے بے سبب روز جنگ رکھتا ہے اور یار اور دوست اور ماں اور باپ اور حق ہمسایوں کو مدام زیست سے تنگ رکھتا ہے - یا ماں باپ نے اس کی تربیت کرنے میں قصور کیا ہے - یا بدی نے مجسم ہو کر اس کے جامہ ظہور کیا ہے - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا کہ اس پر کچھہ موقوف نہیں اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

خوئی بد در طبیعتے کہ نشست
نرود جز بوقت مرگ از دست

اور یہ فارسی کی مثل کہی - مثل فارسی - آہنش بد کیش افتادہ - اور فرد ہندی یہ ارشاد کی - فرد ہندی -

اس نے مگرا پن میں رکھا ہے قدم
ہے برابر اس کے آگے شہد و سم

اور ہندی کی یہ مثل فرمائی - مثل ہندی - سو چھکڑے نہ ایک مچلا - اور قطعہ سعدی کا یہ فرمایا - قطعہ سعدی -

شمشیر نیک زاہن بد چون کندکسے
ناکس بہ تربیت نہ شودای حکیم کس
باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
درباغ لالہ روید و درشور بوم خس

(۱۸) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں کہ امام بخش چیلہ جو میر امیرالدین کا ہے - اس کی جورو کمال نا ہموار اور بدکار ہے - اور با وصف اس بد خوئی کے اور زشت روئی کے اپنے خصم سے ہمیشہ بیزار ہے اور تماشہ یہ ہے کہ وہ اس کو پارسا اور خوبصورت جان کر اس پر مفتوں ہے - بلکہ وہ لیلیٰ اور وہ مجنوں ہے - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا معاذاللہ اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

زن بد درسرائے مردنکو
ہم در این عالم است دوزخ او

اور مثل فارسی کی یہ کہی - مثل فارسی - زن تخت و بخت نمیخواہد -

* ان دنا (رنگین) -

کیر سخت میخواہد - اور فرد ہندی کی یہ پڑھی - فرد ہندی -

پارسا رنڈی کو مت گن زینہار

تو گدھے کو باندھ گو ہے چور یار

اور مثل ہندی کی یہ ارشاد کی - مثل ہندی - رنڈی رہے آپ سے - نہ رہے تو سگے باپ سے - اور قطعہ سعدی کا یہ فرمایا - قطعہ سعدی -

کسے را کہ بینی گرفتار زن

برو سعدیا طعن چندین مزن

تو ہم جور بینی وبارش کشی

اگر یک شبے درکنارش کشی

(۱۹) خبر گذری کہ شاہ جہان آباد سے مسیح الزمان حکیم محمد اشرف خان کو رنجیت سنگھ سکھ لاہور کے مالک نے اپنے اچھا ہونے کے واسطے طلب کیا - جب وہ روانہ ہو کر وہاں پہنچے تب اس نے با کمال آدمیت پیش آکر اور خلعت فاخرہ پہنا کر سات سو روپیے درماہہ کر دیا بعد چندے جب وہ اچھا ہوا تو وہ وہاں سے گھبرائے - وہ ہر چند منت کرتا رہا باوصف حصول سلوک بسیار کے مطلق وہاں نہ رہے اور دلی کو آئے - یہ سن کر بادشاہ نے فرمایا اچھا کیا اور یہ شعر پڑھا

قناعت بہر حال اولی تر است

قناعت کند ہر کہ نیک اختر است

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - گل در شاخ خود خوب است - پھر یہ فرد ہندی کی پڑھی - فرد ہندی -

بے قناعت تو جواں مردوں کا کام

شاہد اس مولوی کا ہے کلام

پھر یہ ہندی مثل فرمائی - مثل ہندی - جیسا مونہہ ویسا ہی نوالا - اور بعد سب کے یہ قطعہ سعدی کا فرمایا - قطعہ سعدی -

نیم نانے گر خورد مرد خدا

بذل درویشان کند نیم دگر

ہفت اقلیم ار بگیرد بادشاہ

ہمچنان دربند اقلیم دگر

(۲۰) خبر گذری کہ جے پور میں نواب محمد بیگ خان ہمدانی کا چھوٹا بیٹا سلیمان بیگ خان بعد باپ کے مرنے کے اوباش لوگوں میں بیٹھ کر یہاں تک

آوارہ ہوا کہ چور اور اچکا اور زانی اور اغلامی اور بھنگی اور چرسی اور شراب خور ہوا - اس وضع کے ساتھہ جو اس ملک میں رہا تو لوگ اس کے باپ کو یاد کرکے اور عبرت کھا کے اس سے در گذر کرتے تھے - یعنی اس کے ہر فعل پر خاک ڈال کر نہ آپ کچھہ کہتے تھے اور نہ حاکم وقت کو خبر کرتے تھے - بحسب اتفاق رفتہ رفتہ بھرت پور میں جا کر اور ایک مہاجن کے بیٹے کو کسی ڈھب سے قابو میں لاکر ایک کنارے میں لے گیا اور مار ڈالا - اور بعد اس کے مرنے کے اس سے اغلام کرکے وہ گہنا پاتا جو پہنے ہوئے تھا اسے نکالا - اسی ہنگام میں دو تین شخص وہاں جا پہنچے اسے ہاتھوں ہاتھہ پکڑ کر کوتوالی چبوترے میں لے جا کر سب احوال بیان کرکے حوالے کیا - راجہ رنجیت سنگھہ جاٹ جو وہاں کا مالک تھا اس نے یہ احوال سن کر اسے ناک کاٹ کر اور ایک ہاتھہ قطع کرکے اپنے شہر سے نکال دیا - یہ سن کر بادشاہ نے لاحول بھیجا اور یہ شعر پڑھا -

زینہار از قرین بد زنہار

وقنا ربنا عذاب النار

اور یہ مثل فارسی کی فرمائی - مثل فارسی - ہر کہ خانہ مردم بکاود - خاک بر سرش افتد - اور یہ شعر ہندی ارشاد کیا - فرد ہندی -

بد کو ہوتا ہے غرض نیکی سے بیر

نیک سے کب ہوئے کچھہ نیکی بغیر ۔

اور مثل ہندی یہ فرمائی - مثل ہندی - جیسا کرے ویسا پائے - اور قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

زنان باردار اے مرد ہوشیار

اگر وقت ولادت مار زائید

ازان بہتر بہ نزدیک خردمند

کہ فرزندان نا ہموار زائید

(۲۱) خبر گذری کہ شاہ جہان آباد میں نواب مرزا شفیع خان[۷] بظاہر کمال منحنی اور دبلے اور نیک ذات تھے - اور نواب افراسیاب خان[۸] ان کے نسبت چار چند جسیم اور بد اوقات تھے - لیکن بعد مرنے کے دونوں کو جو امانت رکھہ کر نکالا تو نواب افراسیاب خان کی جیسی وضع تھی ویسی ہی حالت پائی - اور نواب مرزا شفیع خان کی لاش میں نہایت بدبو تھی اور شکل پہچانی نہ جاتی

تھی یہ صورت پائی طرفہ تماشا یہ ہے کہ دونوں کو نقیب اجل نے ایک ہی طرح کی موت سے عدم کی طرف پکارا تھا - یعنی مرزا مدوبیگ نے ناحق نواب افراسیاب خان کو کٹار سے اور مرزا اسمعیل خان ۹ نے نواب شفیع خان کو ناحق پیش قبض سے مارا تھا - اور مذہب دونوں کا امامیہ تھا - بادشاہ نے سن کر فرمایا سبحان اللہ اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

یکے را بسر بر نہد تاج بخت

دگر رابخاک اندر آرد ز تخت

اور مثل فارسی کی یہ کہی - مثل فارسی - مشت نمونہ از خروارے - اور فرد ہندی یہ پڑھی - فرد ہندی -

عقل کو پر لگائے اوڑ جاوے

کنہ کو اس کے پر یہ کب پاوے

اور مثل ہندی کی کہی - جسے پیا چاہے وہی سہاگن - اور یہ قطعہ سعدی کا فرمایا - قطعہ سعدی -

ان پیر لاشہ راکہ سپردند زیر خاک

خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند

زندہ است نام فرخ نوشیروان بعدل

گرچہ بسے گزشت کہ نوشیروان نماند

(۲۲) خبر گذری کہ گوالیار میں سن ایک ہزار دو سو سترہ میں کھنڈوجی مرہٹہ جو وہاں کا مالک تھا - اس کی شومیت سے کہ نہایت بخیل تھا اول ایسا مینہہ برسا کہ تمام شہر بہ گیا - اور بعد اولے ایسے پڑے کہ قلعہ اور شہر اور تین تین کوس کے گرد میں بڑے درختوں کے ٹھنٹے باقی تھے اور جانور لاکھوہا جنگل میں مر کر رہ گئے - دروازہ قلعے کا نشیب میں ہے اور قلعہ بہت بلند ہے اولے اس میں ایسے پڑے تھے کہ سینکڑوں بیلدار اور مزدوروں نے دوپہر میں قلعہ کا دروازہ کھولا تھا - اور شہر میں تین چار دن تک گز ہے اور نیچے مکانوں میں سینکڑوں من اولا تھا - بادشاہ نے سن کر یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

اگر ژالہ ہر قطرہ درشدے

چوخر مہرہ بازار ہا پر شدے

اور مثل فارسی کی یہ کہی - مثل فارسی - ابر آمد و ژالہ آورد - اور فرد

ہندی کی یہ ارشاد کی - فرد ہندی -

صبح سے شام تلک ابر سے اولے برسے

کیا لڑائی تھی یہ انگریز کے گولے برسے

اور قطعہ یہ سعدی کا فرمایا - قطعہ سعدی -

بروزگار دل دل شکستگان دریاب

کہ خیر خاطر مسکین بلا بگرداند

چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے

بدہ و گر نہ ستمگر بزور بستاند

(۲۳) خبر گذری کہ شاہ جہان آباد میں بازار کو اہل حرفہ نے دونوں طرف دوکانوں کو بڑھا کر تنگ کردیا تھا سو صاحبان انگریز نے اسے ڈھوا ڈالا - اور دستور قدیم کہ جو حضرت شاہ جہاں کے وقت میں تھا اسی طور پر نکالا - عوام الناس کوس کوس کر کہتے ہیں کہ اس درستی سے ہم نے بہت تکلیف پائی - یعنی اس ڈھاوا ڈھوئی سے تنگ آئے اور اذیت اٹھائی - یہ سن کر بادشاہ نے فرمایا کہ وہ بے جا کہتے ہیں اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

درشتی و نرمی بہم در بہ است

چورگ زن کہ جراح مرہم نہ است

اور مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - ہر فرعون را موسیٰ - اور فرد ہندی کی ارشاد کی - فرد ہندی -

ان کا ظاہر میں نہیں ہے کچھ ضرر

کوستے ہیں وہ عبث شام و سحر

اور مثل ہندی کی یہ بیان کی - مثل ہندی - کوؤں کے کوسے سے بیل نہیں مرتے اور قطعہ سعدی کا یہ پڑھا - قطعہ سعدی -

شور بختان بہ آرزو خواہند

مقبلان را زوال نعمت و جاہ

گر نہ بیند بروز شپر چشم

چشمہ آفتاب را چہ گناہ

(۲۴) خبر گذری کہ سہارن پور کے قریب ایک اشرافوں کا شہر ہے - اس کو منہیاروں کا رام پور کہتے ہیں - اس میں یک جدی آدھے سنی آدھے شیعہ آباد

ہیں - مگر ہمیشہ ان سب میں باعث دین کے نزاع رہتی ہے پر ہر ایک اپنے مذہب سے دل شاد ہیں - ہرگاہ فرقہ سنیوں کا کچھہ لکھنؤ میں زیادتی شیعوں کی سنیوں پر سنتے ہیں تو باہم نہایت غم کرتے ہیں اور آزردہ ہوتے ہیں - اور جب فرقہ شیعوں کا کچھہ رام پور جو افغانوں کا ہے اس میں کچھہ زیادتی سنیوں کی شیعوں پر سنتے ہیں تو باہم مل کر ماتم کرکے روتے ہیں - قصہ کوتہ اب کے سال جو فرقہ شیعوں نے سنا کہ میاں صابر بخش پیرزادے نے امام باڑہ بنا کر تعزیہ داری اختیار کی - اور میر محمدی صاحب کہ جو بڑے مشایخ سنیوں کے تھے انہوں نے محرم میں سر بازار بھس اوڑا کر اور سینہ زنی اور ماتم کرکے اپنی ماتم داری اظہار کی - تو انہوں نے کمال اس بات کے شادی کی کہ سبحان اللہ ایسے دو مشایخ زبردست گروہ سنیوں میں سے اس مذہب کو اچھا جان کر داخل ہوکر ظاہر ہوئے اور فرقہ سنی یہ سمجھہ کر نہایت خوش ہوئے کہ الحمدللہ دو چور ہم میں چھپے ہوئے لوگوں کو مرید کرکے گمراہ کرتے تھے ہم ان سے ظاہر ہوئے - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا کہ دونوں فرقہ خوب سمجھے اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

ترک دنیا بمردم آموزند
خویشتن سیم و غلہ اندوزند

پھر یہ مثل فارسی کی فرمائی - مثل فارسی - عالم نا پرہیزگار - کور مشعلہ دار است - بعد یہ فرد ہندی کی پڑھی - فرد ہندی -

مکر و فن کو کچھہ وہاں چلتا نہیں
تو بدی سے اپنی پر ٹلتا نہیں

اور مثل ہندی کی یہ ارشاد کی - مثل ہندی - من میں شیخ فرید بغل میں اینٹیں - اور قطعہ سعدی کا یہ فرمایا - قطعہ سعدی -

اے چون پستہ دیدمت ہمہ مغز
پوست بر پوست بود ہمچو پیاز
پارسایان روئے در مخلوق
پشت بر قبلہ میکنند نماز

(۲۵) خبر گذری کہ بنارس میں کسی نے سعادت یار خان رنگین سے پوچھا کہ تم اکبر آباد اور لکھنؤ اور نجیب آباد کٹیر اور ہردوار اور جگادری اور

سر ہند اور انبرسر اور لاہور اور بیکانیر اور جودھپور اور جے پور سے
لگاتا کوٹہ بوندی اور اوجین سے اور بندیل کھنڈ اور الہ آباد اور عظیم آباد
اور راج محل اور بنگلہ اور کلکتہ اور ڈھاکہ اور پرنیا اور ترائی نیپال سے
تا متصل بٹول اور فیض آباد سے لگا پیلی بھیت یہ سب ملک دیکھ چکے ہو ان میں
سے تمھیں کون سے کون سے بھائے ہیں - انھوں نے کہا کہ سب خوبیاں ایک شے
میں نہیں ہوتیں مگر کئی کئی وجہ سے اتنے مکان مجھے خوش آئے ہیں - شاہجہاں آباد
کی آدمیت - جے پور کی عمارت - لکھنؤ کی کثرت - کلکتہ کی وسعت - بادشاہ
نے یہ سن کر فرمایا کہ اس سے یہ دریافت ہوا کہ یہ شخص جہاں دیدہ اور
فہمیدہ اور امتیاز دار ہے -اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

میر وم زین شہرو باخود درد یارے میبرم

از دیارے درد یارے درد یارے میبرم

اور مثل یہ فارسی کی کہی - مثل فارسی - فقیر بسکہ گردیدہ بسیار شے
رادیدہ - اور یہ فرد ہندی کی پڑھی - فرد ہندی -

یہ جو کچھ ہے جہاں میں اس کے بیش و کم کو دیکھا ہے

ہمیں کیا دیکھتے ہو ہم نے ایک عالم کو دیکھا ہے

اور یہ مثل ہندی کی فرمائی - مثل ہندی - سفر کی عمر کوتاہ اور چلنے
والے کی عمر دراز ہے - بعد یہ قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

چون مرددر افتاد ز جاہ و مقام خویش

دیگرچہ غم خورد ہمہ آفاق جائی اوست

شب ہر تونگریے بسرائی ہمیں رود

درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست

(۲۶) خبر گزری کہ فیروز پور جھرکے میں نواب احمد بخش خان ۱۰ کو
مخیر اور خلیق جان کر ہزاروں محتاج آتے ہیں - اور اپنے مقدر کے موجب
زکوۃ* سے اور سوا زکوۃ کے ہر ایک کچھ نہ کچھ پاتا ہے - مگر وہ نیک
ذات اپنی خوش خلقی سے باوصف اس ہجوم کے خلایق سے ترش روئی نہیں کرتا -
سچ تو یوں ہے کہ اتنا خلق اور سخاوت اس زمانے میں اور کوئی نہیں کرتا -
ہر چند لوگ سمجھاتے ہیں کہ خرچ آپ کا زیادہ ہے - لیکن اس کا اس سے

* ذکات (رنگین) -

صد چند کا ارادہ ہے - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا آفرین ہے اور یہ شعر پڑھا -
شعر فارسی -

از تست انچہ میدہی انرا بہ دیگران
از دیگرانست ہرچہ گرہ میزنی بران

اور یہ مثل فارسی کی ارشاد کی - مثل فارسی - سخی درہر دو عالم سر بلند است - اور یہ فرد ہندی کی فرمائی - فرد ہندی -

راہ حق میں مال کو گر یہاں لٹائیے
جتنا یہاں دے اس سے وہ صد چند پائیے

اور مثل ہندی کی یہ ارشاد کی - مثل ہندی - داتا دے بھنڈاری کا پیٹ پھٹے - اور یہ قطعہ سعدی کا ارشاد کیا -

نماند حاتم طائی ولیک تا بہ ابد
بماند نام بلندش بہ نیکوئی مشہور
زکوٰۃ مال بدر کن کہ فضلہ راز را
چو باغبان ببرد بیشتر دہد انگور

(۲۷) خبر گذری کہ شاہ جہان آباد میں حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب ۱۱ کو کسی نے جا کر کہا کہ آج فلانی جا پر محرم کی مجلس میں بعد اصحاب رسول اور اولیا اللہ آپ پر بھی دیر تک تبرا ہوتا رہا - آپ نے سن کر فرمایا الحمدللہ یہ جائے شکایت نہیں - بلکہ مقام شکر ہے کہ ایسے نا چیز کو انہوں نے مہربانی کرکے بعد اصحاب رسول اور اولیا اللہ کے بھلا جان کر برا کہا - اور حق بھی یوں ہے کہ جو خلق ان لوگوں کو برا جانے - اسے کیا چاہیے کہ وہ مجھ کو بھلا جانے - پس مجھے لازم ہے کہ اس امر کو میں اپنی شقاوت نہ جانوں - بلکہ صبر کروں اور سعادت جانوں - اور انہوں نے تو مجھ کو پیٹھ پیچھے تھا کچھ کچھ کہا - اور تم نے مونہہ پر کہا - وہ یہ بات سن کر شرمندہ ہوا اور چپ ہورہا - بادشاہ نے یہ بات سن کر بہت تاسف کرکے فرمایا کہ ایسے ہی لوگ ایسی باتوں کے لائق ہوتے ہیں اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

انکس کہ بقران و خبر زونر ہی
اینست جوابش کہ جوابش ندہی

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - صبر ہر درد را درمان است - اور

یہ فرد ہندی کی فرمائی - فرد ہندی -

صبر کے رستے پہ چل بے رہ نہ جا

دیکھ اچھا ساتھ ہے یہ رہ نہ جا

اور ہندی کی یہ مثل ارشاد کی - مثل ہندی - صبر کی داد خدا ہی دیگا - اور یہ قطعہ سعدی کا فرمایا - قطعہ سعدی -

شنیدم کہ مردان راہ خدا

دل دشمنان ہم نکر دند تنگ

ترا کے میسر شود این مقام

کہ بادوستانت خلاف است و جنگ

(۲۸) خبر گذری کہ محمد یار خان محکم الدولہ اعتقاد جنگ طہماس بیگ خان کا چھوٹا بیٹا یعنی بھائی حقیقی اس مصنف کا جو ہر لڑائی میں تردد نمایاں کہ مشہور و معروف ہے - کرتا ہے اور شہرت حد سے زیادہ پکڑی ہے تو اس کا ایک ادنیٰ باعث یہ ہے کہ اکثر وہ لڑائی میں غریب سپاہی کو نہیں مارتا اور سردار پہ چوٹ کرتا ہے - اور طرہ اس پر یہ ہے کہ گھوڑے اور جوان کو ایک ہی وار میں لوٹ کرتا ہے - جتنے لشکروں کے پھرنے والے اور دیکھنے والے ہیں وہ خوب اس بات کو جانتے ہیں - بلکہ بڑے بڑے مضبوط سپاہی اس کے آگے کان پکڑتے ہیں اور اس کو مانتے ہیں - اور اس کے مزاج میں یہ خاکساری ہے کہ کبھی اپنے کو نہیں سراہتا - بلکہ کوئی اس کو سراہے یہ بھی نہیں چاہتا - یہ سن کر بادشاہ نے فرمایا کہ واقعی وہ ایسا ہی ہے بلکہ اس سے زیادہ ہے اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد

ساعد سیمیں خودرا رنجہ کرد

اور یہ مثل فارسی کی فرمائی - مثل فارسی - از مردی تا نامردی یکقدم راہ است - اور فرد ہندی کی یہ ارشاد کی - فرد ہندی -

اس کی کرتی ہے نظر اس دل افکار پہ چوٹ

سورما جو ہے سو کرتا ہے وہ سردار پہ چوٹ

اور مثل ہندی کی یہ بیان کی - مثل ہندی - جو پہلے مارے وہی میر ہے - اور قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

اگر خود بردرد پیشانی پیل
نہ مرد است انکہ دروے مردمی نیست
بنی آدم سرشت از خاک دارد
اگر خاکی نباشد آدمی نیست

(۲۹) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں شیخ محمد علی جو شاہ نظام الدین صاحب کی عمارت کا داروغہ ہے وہ ایسا بخیل ہے کہ دینے کے نام سے کبھی شب کو گھر کا دروازہ نہیں دیتا ہے اور جو گا ہے کپی میں سے تیل چراغ میں ڈالتا ہے تو آخر کی بوند جو کپی میں لگی رہ جاتی ہے اسے ڈاڑھی سے پوچھہ لیتا ہے - یہ سن کر بادشاہ نے فرمایا معاذاللہ اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

بخیل ار بود زاہد و بہرہ ور
بہشتی نباشد بحکم خبر

اور مثل فارسی کی یہ فرمائی - مثل فارسی - مال بخیل از خاک انگہ برآید کہ بخیل در خاک درآید - بعد یہ فرد ہندی کی ارشاد کی - فرد ہندی -

زر کے سوا بخیل کو ہوتا ہے کیا عزیز
طالب جو زر کے ہیں نہیں ان کو خدا عزیز

پھر یہ مثل ہندی کی ارشاد کی - مثل ہندی - پاپی کا مال پراپت جائے - اور قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

کس نیاید بپائی دیوارت
گر ترا در بہشت با شد جا
کہ بران صورتت نگار کنند
دیگران دوزخ اختیار کنند

(۳۰) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں بخشی بھوانی شنکر ۱۲ نے ایسی حویلی آراستہ کی ہے کہ تمام شہر میں جس کی ثانی نہیں - دریافت ہوا کہ سلیقہ اس کو کمال ہے کہ اس کا عمارت کے بنوانے کا کوئی بانی نہیں - ایسے ہی آب و تاب سے بنوائی ہے کہ ہر ایک مکان کو اس کے دیکھہ کر عقل کو حیرت آتی ہے - اور ہوش و خرد کو خیرگی بہم پہنچ کر آنکھوں میں چکا چوندی چھاتی ہے - عجب طرح کا شخص اللہ جل شانہ نے خلق کیا ہے کہ

خلق اس کا ادنی کام ہے - اور جو دو ترم کمینہ غلام ہے - یعنی نوشیروان
اس کی منصفی اور خلق کا بندہ ہے - اور حاتم طائی سخاوت کے آگے شرمندہ
ہے - بہت لوگ اس راہ پر چاہتے ہیں کہ چلیں پر چل نہیں سکتے - اور
بخوبی اس کی سب طرح سے اس کے عہد سے نکلیں نکل نہیں سکتے - ہزارہا
آدمی خورد اور بزرگ سے وہ عاجزوں کی طرح ملتا ہے اور سب کو چاہتا ہے -
بلکہ دوست تو دوست ہیں دشمنوں کو بھی حاضر غایب بخوبی سراہتا ہے -
بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا کہ خدا زیادہ اسے توفیق دے اور یہ شعر پڑھا -
شعر فارسی -

آدمی را آدمیت لازم است
عود را گر بو نباشد ہیزم است

اور مثل فارسی کی یہ فرمائی - مثل فارسی - بہر کس ہرچہ لایق بود دادند -
اور شعر ہندی کا یہ ارشاد کیا - فرد ہندی -

ہو سکے تو خلق کا دریا بہا
خلق تو انسان میں در بے بہا

اور یہ مثل ہندی کی ارشاد کی - مثل ہندی - جا کا کام واہی کو چھاجے
اور کرے تو ٹھینگا باجے - اور یہ قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

نہ بیند مدعی خبر خویشتن را
کہ دارد پردہ پندارد زپیش
اگر چشم خدا بینی بہ بخشند
نہ بیند ہیچ کس عاجز تراز خویش

(۳۱) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں معتمدالدولہ نواب صوفی اللہ یار
بیگ خان شہامت جنگ کہ اس مصنف کے بڑے بھائی حقیقی ہیں ان کے
چھتے میں زنبوروں نے چھتہ بنایا تھا لڑکے اسے چھیڑ چھیڑ جاتے تھے -
یعنی لکڑی اور کیچڑ اور ڈھیلوں سے ان کو مار مار کر وہاں سے اڑاتے تھے -
اور ہر چند لوگوں نے انھیں منع کیا لیکن انھوں نے زنہار نہ مانا - بلکہ ان کو اپنا
دشمن اور مخل جانا - اتفاقاً محبوب نام لڑکا ان کا خدمتگار کہ جو بانی اس
شرارت کا تھا اس کو زنبوروں نے اکیلا پاکے نیشوں کے تلے لیا - اور اتنے
ڈنک مارے کہ بے ہوش کردیا - یہ سن کر بادشاہ نے فرمایا الحمدللہ اور یہ

شعر فارسی کا پڑھا - شعر فارسی -

من ان مورم کہ در پایم بمالند

نہ زنبورم کہ از نیشم بنالند

اور یہ مثل فارسی کی فرمائی - مثل فارسی - بازی بازی بریش باباہم بازی - اور فرد ہندی کی یہ ارشاد کی - فرد ہندی -

بسکہ زخموں سے یہ دل خانہ زنبور ہوا

اس لئے طعمہ مارو خورش مور ہوا

اور مثل ہندی کی یہ کہی - مثل ہندی - سانپ کا کاٹا سوئے - اور بچھو کا کاٹا روئے - اور قطعہ سعدی کا یہ ارشاد کیا - قطعہ سعدی -

تندرستان رانبا شد درد درویش

جز بہمدردے نگویم درد خویش

گفتن از زنبور لاحاصل بود

بایکے در عمر خود نا خوردہ نیش

(۳۲) خبر گذری کہ شاہ جہان آباد میں میاں غلام رسول کو کسی کی طرف سے اجازت مرید کرنے کی زنہار نہیں اور وہ چھپ کر لوگوں کو مرید کرکے گمراہ کرتے ہیں - یعنی ان کو کچھ ایسا شوق پڑا ہے کہ پیری مریدی کے نام پر جان دیتے ہیں اور مرتے ہیں - اور یہ چاہتے ہیں کہ ان کا ہر ایک پیر بھائی پاس ان کے جاوے - اور ان سے تعلیم پاوے - اور خوبی یہ ہے کہ کوئی ان کو خاطر میں نہیں لاتا - اور ان کے پاس نہیں جاتا - ان سے جاکر کوئی اتنا پوچھے کہ تم جو خلقت کو اس طرح سے بہکاوگے - تو سوچو تو خدا کو کیا مونہہ دیکھاوگے - اور اس کا کیا نتیجہ پاوگے - یہ سن کر بادشاہ نے فرمایا - شعر فارسی - ناسزائے کہ خرقہ دوبر کرد - جامہ کعبہ راجل خر کرد - اور یہ مثل فارسی کی ارشاد کی - مثل فارسی - اشچہ انسان میکند بو زینہ ہم - اور فرد ہندی کی یہ پڑھی - فرد ہندی -

جن کا روئے دل ہے اپنے پیر کامل کی طرف

چھوڑ کر وہ حق کو کب جاتے ہیں باطل کی طرف

اور مثل ہندی کی یہ کہی - مثل ہندی - پیر آپ در ماندے شفاعت کس کی کریں - قطعہ سعدی کا یہ بیان کیا - قطعہ سعدی -

ہر کرا جامہ پارسا بینی
پارسا داں و نیک مرد انگار
ورنہ دانی کہ درنہانش چیست
محتسب را درون خانہ چہ کار

(۳۳) خبر گذری کہ شاہ جہان آباد میں نواب موسی بیگ خان پر عدالت میں کسی نے عرضی لگائی تھی کہ یہ تمسک ایک ہزار پانچ سو روپیہ کا موجود ہے اور ایک روپیہ وصول نہیں ہوتا - صاحب عدالت نے دیکھ کر کہا کہ یہ تمسک ہمارے عمل سے آگے کا ہے یہ عدالت میں مقبول نہیں ہوتا - سِر یہ ہے کہ موسیٰ بیگ خان کو اس بات کی خبر تھی اور لوگوں نے بھی منع کیا مگر اس عرضی لگانے والے نے پانچ سو روپیے اور دے کر دو ہزار روپیے کا تمسک موسیٰ بیگ خان سے نیا لکھا لیا - اور بعد روز کے صاحب عدالت کو جاکر دیا - مالک عدالت نے موسیٰ بیگ خان کو یہ کہا بھیجا کہ تم نے یہ کیا کیا تمہارے احوال پر میں نے رحم کھا کر اس تمسک کو نامسموع ٹھیرا کر روبکاری کے دن ہاتھ سے دھر دیا - یہ کیا سبب ہے کہ تم نے اس کو تمسک بمہر و گواہی ہائے زبردست لاکلام پھر تازہ کردیا - در جواب موسیٰ بیگ خان نے عرضی میں یہ لکھ بھیجا کہ ہم سے اور ان سے کچھ معاملہ تازہ ہوگیا ہے آپ اس سے زیادہ مت غمخواری کیجئے - اور جو حکم عدالت کا ہے وہ ہم پر جاری کیجئے - صاحب نے اس عرضی کو پڑھ کر کہا کہ وہ شخص دنیا میں کیوں کر اپنے اوقات نباہتا ہے - ہم ایسے انسان کو دیکھنا چاہتا ہے - بادشاہ نے یہ سن کر یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

ہر کہ بر خویشتن نہ بخشاید
گر نہ بخشد کسے بروشاید

اور مثل فارسی کی یہ ارشاد کی - مثل فارسی - نیستی و نا برخورداری - فرد ہندی -

نیک و بد سے اپنے ہو آگاہ تو
چل نہ اندھوں کی طرح سے راہ تو

اور مثل ہندی کی یہ فرمائی - مثل ہندی - پگڑی رکھہ اور گھی کھا - اور قطعہ سعدی کا یہ ارشاد کیا - قطعہ سعدی -

نگویند از سر بازیچہ حرفے

کزان پندے نگیرد صاحب ہوش

اگر صد باب حکمت پیش نادان

بخوانی آیدش بازیچہ درگوش

(۳۴) خبر گزری کہ سعادت یار خان رنگین نے شاہ جہان آباد میں ستره زبان میں ایک دیوان کہا - اور اس کا مجموعہ رنگین نام ٹھیرایا ہے - واقعی بڑے زور سے اپنا لہو پانی ایک کرکے ایسا نسخہ بہم پہنچایا ہے - سو اکثر لوگ کہتے ہیں کہ وہ دیوان مجموعہ رنگین اس کے مونہہ پر زیب نہیں دیتا کیوں کہ وہ تو ایک کم زبان آدمی ہے - اس کا اتنا مونہہ اور تعلقا نہیں ہے - یہ سن کر بادشاہ نے فرمایا کہ غلط ہے اس کا اکثر کلام جو سنا ہے تو وہ زبردست ہے اور بھلا ہے - اور کیفیت سے بھرا ہے - اور یہ شعر فارسی کا پڑھا - شعر فارسی -

ہر کہ سخن را بہ سخن ضم کند

پارہ از خون جگر کم کند

اور یہ مثل فارسی کی فرمائی - مثل فارسی - ہمچو دیگ را ہمچو چغندر بایستے - اور فرد ہندی کی یہ ارشاد کی - فرد ہندی -

ہو سخن سے مدام اس کو کام

جس کو منظور ہو جہاں میں نام

اور مثل ہندی کی یہ بیان کی - مثل ہندی - شکر خورے کو خدا شکر ہی پہنچاتا ہے اور قطعہ سعدی کا یہ پڑھا - قطعہ سعدی -

اگرچہ پیش خردمند خاموشی ادب است

بوقت مصلحت آن بہ کہ در سخن کوشی

دو چیز تیرہ عقل است دم فرو بستن

بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

(۳۵) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں شاہ حضرت مولوی عبدالعزیز صاحب جو منگل اور جمعہ کو درس فرماتے ہیں تو وہاں عجب طرح کے

لوگ آتے ہیں - اور اپنی اپنی سمجھ کے موجب ادنی اور اعلی ان کی تقریر شستہ اور رفتہ کو سن کر مزا اٹھاتے ہیں - ان کی ذات اس شہر میں بہت غنیمت ہے - کہ ان سے جاری ہمیشہ دریائے شریعت ہے یہ سن کر بادشاہ نے فرمایا کہ سچ ہے رونق اسلام ان سے ہے خدا ان کو سلامت رکھے - اور یہ شعر فارسی کا پڑھا - شعر فارسی -

نہ بلبل بر گلش تسبیح خوان است

کہ ہر خارے بہ تسبیحش زبان است

اور یہ مثل فارسی کی فرمائی - مثل فارسی - شملہ بمقدار علم - اور فرد ہندی کی یہ ارشاد کی - فرد ہندی -

ہے شعریعت کی عجب یہ شاہ راہ

چل اسی رستے پہ تو ایشاہ راہ

اور ہندی کی یہ مثل کہی - مثل ہندی - جو دہائے وہی پھل پائے - اور قطعہ سعدی کا یہ پڑھا - قطعہ سعدی -

آہنے را کہ مورچہ بخورد

نتوان برد جز بہ صیقل رنگ

با سیہ دل چہ سود گفتن وعظ

نرود میخ آہنی در سنگ

(۳۶) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں الہی بخش خاں نے عجب کام کیا کہ کسی یار دوست سے کچھ مشورہ نہ لیا - اور اپنے اتنے بڑے ثروت سے ہاتھ اٹھا کر ترک لباس کیا اور جےپور میں جاکر حضرت مولوی ضیاءالدین ۱۳ صاحب قدس سرہ کی خدمت میں بیعت کرکے گوشہ نشینی کمال مجاہدہ کے ساتھ اختیار کی حق تو یوں ہے کہ اس پر اللہ کی بڑی مہربانی ہے - بلکہ زیب دیتا ہے اسے کہئے کہ یہ ادہم ثانی ہے - یہ سن کر بادشاہ نے فرمایا کہ نہایت خوب کیا - اور یہ شعر فارسی کا پڑھا - شعر فارسی -

گرچہ درویشی بود سخت اے پسر

ہم ز درویشی نباشد خوبتر

اور مثل فارسی کی یہ کہی - مثل فارسی - درویشی را زوال نیست - اور فرد ہندی کی یہ ارشاد کی - فرد ہندی -

کر فقیری اگر نہیں ہے جنوں

مولوی روم نے لکھا ہے یوں

اور مثل ہندی کی یہ بیان کی - مثل ہندی - نیک صلاح کا پوچھنا کیا - اور قطعہ سعدی کا یہ فرمایا - قطعہ سعدی -

نہ انکہ بر در دعوے نشنید از خلقے

و گر خلاف کنرش بجنگ بر خیزد

اگر زکوۃ فرود آید آسیا سنگے

نہ عارف است کہ از راہ سنگ بر خیزد

(۳۷) خبر گذری کہ عرصہ بیس برس کا ہوا ہے کہ عیوض بدل خان تنگدستی میں اپنے اہل و عیال* کو شاہ جہان آباد میں چھوڑ کر ناگپور کو گئے ہیں اب ان کو وہاں بڑی فراغت بہم پہنچی ہے پر وہ زنہار آنے کا قصد نہیں رکھتے ہیں مگر پس ماندوں کی اتنی خبر لیتے ہیں کہ جس میں نہ جئیں نہ مریں - بلکہ ہزار دشواری سے اور مشقت سے اس میں قوت گذاری کریں - سو ان کے گھر والے تنگی سے اپنے اوقات بسر کرتے ہیں - اور دن اپنی زیست کے بھرتے ہیں - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا - کہ خدائی معمور ہے ایسے بھی لوگ دنیا میں ہیں اور یہ شعر فارسی کا پڑھا - شعر فارسی -

پائے در زنجیر پیش دوستاں

بہ کہ با بیگانگان در بوستان

اور مثل فارسی کی یہ کہی - مثل فارسی - زمستان گزشت روسیاہی بر زغال ماند - پھر فرد یہ ہندی کی ارشاد کی - فرد ہندی -

کیا ہوا بھوکے نے کھایا پانچ سیر

سیر وہ جس سے کہ نیت ہوئے سیر

اور مثل ہندی کی فرمائی - مثل ہندی - دور کے ڈھول سہانے - اور قطعہ سعدی کا یہ پڑھا - قطعہ سعدی -

بہ بین آن بے حمیت را کہ ہر گز

نخواہد دید روئے نیک بختی

* ایال (رنگین) -

تن آسانی گزیند خویشتن را
زن و فرزند بگزارد بہ سختی

(۳۸) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں مرزا مغل بیگ خان عزت نے صبر اور قناعت کو مونہہ پر رکھہ کر اور سپاہ گری سے ہاتھہ اٹھا کر عقل معاد و معاش میں کمال دستگاہ پیدا کی ہے - اسی سبب سے کسی شے کے محتاج نہیں ہیں اور اچھے لوگوں کے جی میں راہ پیدا کی ہے جس خوبصرتی سے کہ وہ معاش بسر کرتے ہیں اتنا اور کوئی اس شہر میں کم ہے - کس واسطے کہ ان کو معاد کا ہر وقت اور ہر لحظہ غم ہے - انہوں نے گو ہر خورد و بزرگ کو یار بنایا ہے - اور مریخ و مرنجان کا شیوہ ساتھہ غربت کے اور ملائمیت کے اختیار کیا ہے - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا کہ یہ انتہائی دانائی ہے اور یہ شعر فارسی کا پڑھا - شعر فارسی -

کجا من شکر این نعمت گزارم
کہ روزے مردم آزاری ندارم

اور مثل فارسی کی یہ کہی - مثل فارسی - گردن نرم را شمشیر نمی برد - اور فرد ہندی یہ فرمائی - فرد ہندی -

پھینک دے تروار کو اور ڈھال کو
آخرش پانی بہے گا ڈھال کو

مثل ہندی - صبر اور شکر کا بڑا درجہ ہے - اور قطعہ سعدی کا یہ ارشاد کیا - قطعہ سعدی -

اے قناعت تونگرم گردان
کہ ورائے تو ہچ نعمت نیست
گنج صبر اختیار لقمان است
ہر کرا صبر نیست حکمت نیست*

(۳۹) خبر گزری کہ رواڑی کے شہر کے متصل شاہ عالم[۱۴] بادشاہ اور نواب نجف قلی خان کی لڑائی میں خواجہ قائم کو گولہ توپ کا بہت قریب سے بازو میں لگ کر اوچٹ گیا تو سب تورانی بچوں نے سراہا کہ ہمارے ایسے خواجہ زادے ہیں کہ جن کو توپ کے گولے نے اثر نہ کیا اور اب دولت راو سیندھیہ مرہٹے کے لشکر میں جو ان کا وقت اگر پورا ہوا تو انہوں نے کئی ایک شیعہ مذہب جو

اس لشکر میں تھے ان کو پاس اپنے بلا کر مہاراج کو کہلا بھیجا اور عرضی کی کہ میں شیعہ مذہب تھا میرا وقت نزدیک پہنچا ہے آپ لشکر کے مالک ہیں امیدوار ہوں کہ میرے جیتے جی یہ منادی یعنی ڈھنڈورا لشکر میں پھر جائے کہ کوئی سنی میرے مردے پر اور جنازے پر نہ آنے پائے - بلکہ خواجہ عیوض جو میرا سگا بھائی ہے وہ بھی مجھے ہاتھ نہ لگائے - چنانچہ دولت راو نے بموجب ان کے کہنے کے جیتے جی عمل کیا - یعنی تمام لشکر میں ڈھنڈورا پھروا دیا - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا کہ میں جانتا ہوں وہ بڑا مردود تھا - اس کا ہر قول و فعل اس سے بھی افزود تھا - اور یہ شعر فارسی کا پڑھا - شعر فارسی -

تربیت نا اہل را چون گردگان بر گنبدست

پر تو نیکان نہ گیرد ہر کہ بنیادش بدست

اور مثل یہ فرمائی - مثل فارسی - گو سالہ پیر شد و گاو نشد - اور یہ فرد ہندی پڑھی - فرد ہندی -

مرہٹے کے سارے لشکر میں دہائی پھر گئی

اس کے پھر جاتے ہی بس ساری خدائی پھر گئی

اور مثل ہندی کی ارشاد کی - مثل ہندی - سب دن چنگا تہوار کے دن ننگا - اور قطعہ سعدی کا یہ بیان فرمایا - قطعہ سعدی -

بر من مستمند دشمن کام

آخر ای دوستان نظر بکنید

روزگارم بشد بہ نادانی

من نکردم شما حذر بکنید

(۴۰) خبر گزری کہ لکھنئو میں مرد ہے اکبر علی تخلص کا تمام گھرانا یعنی ماں اور باپ اور خویش و اقربا سب شیعہ مذہب تھے اور اس کو بھی تمام عالم شیعہ تبرائی سمجھتا تھا عجب اتفاق ہے اس کو لکھنئو میں دق کی بیماری ہو کر انتہا کو پہنچی تو اس کے آخیر وقت اکثر لوگ شیعہ مذہب وہاں اس کے پاس تھے اس نے بہ تلاش تمام دو چار سنی مذہب کہ ان میں ایک یہ بندہ مصنف بھی تھا پاس بلا کر اپنے خویش و بیگانوں کے سامنے یہ بات کہی کہ میں ہمیشہ سے سنی مذہب تھا مجھے زنہار کوئی شیعہ مذہب ہاتھ نہ لگاوے - بلکہ بعد میرے مرنے کے مطلق میرے نزدیک نہ آوے - یہ سن کر بادشاہ نے فرمایا

اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

مزن بے تامل بہ گفتار دم

نکو گوئی گر دیر گوئی چہ غم

اور مثل فارسی کی یہ ارشاد کی - مثل فارسی - ہرچہ بکارے ہم آید روے - اور یہ شعر ہندی کا ارشاد کیا - شعر ہندی -

گر تو انساں ہے تو نافرمان نہ ہو

سب زلیخا پڑھ کے پھر نادان نہ ہو

اور یہ مثل ہندی کی بیان کی - مثل ہندی - سانچ کو آنچ نہیں - اور یہ قطعہ سعدی کا فرمایا - قطعہ سعدی -

کنونت کہ امکان گفتار ہست

بگو اے برادر بہ لطف و خوشی

کہ فردا چو پیک اجل در رسد

بحکم ضرورت زبان در کشی

(۴۱) خبر گزری کہ پونہ ہانی میں رجب بیگ خان کا چھوٹا بیٹا غلام محی الدین خان کمال خوبیوں سے بھرا ہوا تھا - ایک دن سہ پہر کے وقت نشانہ پر ایک بندوق کو لگاتا تھا - اور ازبسکہ وہ بہت چھوٹی سی تھی اور وہ جوان زبردست تھا تو اسے کچھ خاطر میں نہ لاتا تھا - ایک بار جوں ہی اس نے اس بندوق کو شست باندھ کر آگ دیکھائی اور وہ گولی چل گئی - وہیں بندوق کی پنڈولی جدا ہو کر اس کے گال میں لگی اور گدی سے نکل گئی - سبحان اللہ لوگوں کو تو اس بات سے ہنسی کا سامان ہوا - اور وہ ہنستے ہنستے ایک دم میں بے جان ہوا - یہ سن کر بادشاہ نے فرمایا اللہ باقی من کل فانی اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

چو اید ز پس دشمن جاں ستاں

بہ بندد اجل پائی مرد دواں

اور مثل فارسی کی یہ ارشاد کی - مثل فارسی - تیر از کمان جستہ بازنگردد - اور یہ فرد ہندی کی کہی - فرد ہندی -

گو ہوا دو سو برس کا تیرا سن

گور میں جانا ہے آخر ایک دن

اور یہ مثل ہندی کی فرمائی - مثل ہندی - چڑیوں موت گنواروں ہانسے -
اور یہ قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

دانی کہ چہ گفت زال بارستم گرد
دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمرد
دیدم کہ بے اب ز سر چشمہ خورد
چوں بیشتر آمد شتر و بار ببرد

(۴۲) خبر گزری کہ میوات میں ایک پرگنہ کا نام نوح ہے اور قریب اس کے دو گاوں ہیں کہ جن کو حسن پور کندوری کہتے ہیں ان دونوں گاوں کی سرحد میں کہ البتہ بہ قدر دو تین کوس کا عرصہ ہوگا یہ معمول ہے کہ جب کنواں کھودا اور نوبت پانی نکلنے کی پہنچی تب پہلے شاخ گوزن کی ایک تہ کم و بیش بقدر ایک پاو گز کی موٹی نکلتی ہے - جب اس کو بہ ہزار خرابی اور محنت اور مشقت کاٹ کر نکال چکتے ہیں تب بعد اس کے سوت میٹھے پانی کی بقسم طوفان کے چلتی ہے - پس اکثر لوگ کوئی پانی کی خاطر اور بیشتر ان بارہ سنگوں کے واسطے کھدواتے ہیں - اور مبلغ خطیر خرچ کرکے بہت سی شاخیں گوزن کی وہاں سے پاتے ہیں - بادشاہ نے یہ سن کر اور تعجب کرکے یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

ہر کہ چیزے جست بے شک یافت او
چوں بحد اندر طلب بشتافت او

اور یہ مثل فارسی کی فرمائی - مثل فارسی - جویندہ یابندہ - اور یہ فرد ہندی کی ارشاد کی - فرد ہندی -

ہے ہمیشہ سے اور رہیگا مدام
ہیں یہ نیرنگیاں بس اس کی تمام

اور یہ مثل ہندی کی بیان کی - مثل ہندی - جن ڈھونڈھا تن پائیا گہرے پانی پیٹھ - اور یہ قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

کس نہ بیند کہ تشنگان حجاز
بر لب آب شور گرد آیند
ہر کجا چشمہ بود شیریں
ماہی و مرغ و مور گرد آیند

(۴۳) خبر گزری کہ سہانی کی لڑائی جو نواب نجف قلی خان اور نواب اسمعیل خان میں ہوئی تھی اس میں ہزارہا آدمی پیادے اور سوار دونوں طرف سے مارے گئے تھے مگر ایک نجیب پلٹن کے پیادے کی اور ایک سوار کی تحفہ نقل ہے کہ رستم خان کے ساتھ کا جو سوار تھا اس کی ران میں گولہ دور سے ٹپہ کھا کر لگا تھا کہ مطلق زخم کا نام نہ تھا مگر قدرے نیل پڑا تھا وہ فی‌الفور مرگیا - اور کڑک بخش سالار کی سالاری میں قریب سے گولہ ایک پیادے کے لگا کہ نیچے کا جبڑا معہ دانت اور زبان دونوں کانوں سے نیچے سے سب اڑ گیا ازبسکہ زبان تو نہیں تھی جو کچھ بولے مگر نرخرے میں دال یا ہریرا یا پانی ڈال دیں تو وہ پیتا ہے - اسی طرح سے عرصہ تیس برس کا گزرا ہے اور واللہ اس مصنف نے اسے دیکھا ہے کہ اب تک جیتا ہے - بادشاہ نے یہ سن کر یہ شعر فرمایا - شعر فارسی -

زبان بریدہ بہ کنجے نشستہ صم* بکم

ہر از کسے کہ نباشد زبانش اندر حکم

اور یہ مثل فارسی کی پڑھی - مثل فارسی - سوختن شمع از زبان درازیست - پھر فرد یہ ہندی کی ارشاد کی - فرد ہندی -

کر زبان اپنی کو بد کہنے سے بند

سوچ لے بولے گا ایک دن بند بند

اور مثل ہندی کی یہ ارشاد کی - مثل ہندی - سارے ڈیل میں زبان حلال ہے - اور قطعہ سعدی کا یہ فرمایا - قطعہ سعدی -

زباں در دہاں خرد مند چیست

کلید در گنج صاحب ہنر

چو دربستہ باشد چہ داند کسے

کہ گوہر فروش است یا شیشہ گر

(۴۴) خبر گزری کہ سعادت یار خان رنگین کا بڑا بیٹا یعنی اختر یار خان اختر بہت نیک بخت اور دیندار خوبصورت اور طرحدار صالح اور نماز گزار عاقل اور بردبار متقی اور پرہیزگار تھا اور بحسب اتفاق یکایک ایک شخص کو جو چاہنے لگا تو وہ جتنی خوبیاں تھیں ان میں سے ایک نہ رہی

* ثم (رنگین) -

بلکہ رفتہ رفتہ وہ سب معاملہ برعکس نظر آنے لگا - اور عشق نے چند روز میں اس کا یہ حال کہ جس نے اس کا حال دیکھا اور سنا اس نے بے اختیار رو دیا - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا کہ اس کے حق بجانب ہے اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

اگر صد باب علم ازبر بخوانی

چو آشفتی الف تا با ندانی

اور مثل فارسی کی یہ کہی - مثل فارسی - قدر عافیت آنکس داند کہ در مصیبتے گرفتار آید - اور یہ فرد ہندی کی ارشاد کی - فرد ہندی -

عشق کے مکتب کی بابت اور ہے

تو سمجھتا ہے یہ بابت اور ہے

اور یہ مثل ہندی کی فرمائی - مثل ہندی - چاہت بری بلا - اور یہ قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

ہر کجا سلطان عشق آمد نماند

قوت بازوئی تقوے را محل

پاکدامن چون زید بیچارہ

او فتادہ تا گریباں در وحل

(۴۵) خبر گزری کہ الور میں صبح کے وقت راو راجا جو وہاں کا مالک ہے ہاتھی لڑاتا تھا ایک ہاتھی نے دوسرے کو بھگایا - اور اپنے مہاوت کو پیٹھ پر سے گرایا - از بسکہ ہجوم خلقت کے بہت تھے اور وہ ہاتھی خونی تھا لوگوں کو مارتا ڈھارتا ہوا جنگل کو چلا یہ مصنف یعنی سعادت یار خان رنگین اور کتنے سوار واسطے محافظت خلقت کے اور اس ہاتھی کے لانے کے اس کے ہمراہ ہوئے قصہ کوتاہ کہ الور سے دور میدان میں ایک بیراگی گاوں کے پاس رو بہ آفتاب چت ڈنڈوت سورج کو کرتا تھا آنکھیں بند کرے ہوئے لیٹا تھا ہاتھی نے اسے دور سے تاک کر اس کا رخ کیا اس مصنف نے رحم کھا کر اور گھوڑا ہانک کر اس کے پاس پہنچ کر کہا بھاگ کہ ہاتھی مست آن پہنچا اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا اور پھر اپنے اسی کام میں مشغول ہوا ہر چند اس سے کہا وہ مطلق نہ سرکا ہاتھی نے آکر اول سونڈ سے اسے سونگھا اور دو تین بار اس کے پیٹ پر آہستہ آہستہ اپنا پاوں رکھا اور اٹھا لیا - اور پھر کئی باری اسے

سونگھا اور ایسا آہستہ ہلایا کہ ہرگز آسیب نہ پہنچا اور جنگل کا رخ کیا - واللہ عالم کہ یہ ہوت اس نے کہاں سے پائی تھی - اور خدا جانے کہ خدا کو اس کی کون سی بات پسند آئی تھی - یہ سن کر بادشاہ نے فرمایا کہ خدا رب العالمین ہے - رب المسلمین نہیں ہے - جس کو وہ چاہے وہ مقبول ہے - اس کا یہی معمول ہے - اور یہ شعر فارسی کا پڑھا - شعر فارسی

از خدا دان خلاف دشمن و دوست

کہ دل ہر دو درتصرف اوست

اور مثل فارسی کی یہ فرمائی - مثل فارسی - گاہے بسلامے برنجد - وگاہے بہ دشنامے خلعت دہد - اور فرد ہندی کی یہ ارشاد کی - فرد ہندی -

خالی اس سے نہیں ہیں دشمن و دوست

ہم نے اس کو سمجھ لیا ہمہ اوست

اور مثل ہندی کی یہ بیان کی - مثل ہندی - ہاتھی پھریے گاوں گاوں جس کا ہاتھی اسی کا ناوں - پھر یہ قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

تا مرد سخن نگفتہ باشد

عیب و ہنرش نہفتہ باشد

ہر بیشہ گماں مبرکہ خالیست

شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

(۴۶) خبر گذری کہ شاہ جہان آباد میں حافظ عبدالرحمان خان بھتیجا علی محمد خان کہ جب برس دس بارہ کا تھا تب اس کے ایک جن آکر چمٹا ہر روز دو دو تین تین پہر تک اکثر وہ لڑکا بہ آواز بلند یعنی یہاں تک چیخ چیخ کر ذکر کلمہ کا کرتا کہ سب گرد و نواح کے لوگ تکلیف اٹھاتے تھے - اور رحم کھاتے تھے - اور وہ بھی غش کھا کر گر پڑتا تھا اور بری حالت رہیتی تھی غرض کئی مہینے یوں ہی گذرے ہر چند تعویذ طومار کرتے تھے کچھ فائدہ نہ ہوتا تھا بلکہ وہ جن اس کی زبان سے کہتا تھا کہ تم لاکھ تردد کرو میں جانے کا نہیں - آخر ایک دن جو اسے بہت سی قسمیں دیکر پوچھا کہ تو کسی صورت سے بھی اس سے ہاتھ اٹھاوے گا اور اسے نہ ستاوے گا - تو اس نے کہا کہ میں حضرت مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب کا شاگرد ہوں اگر وہ فرماویں گے تو پھر نہ آوں گا اس

کے وارثوں نے اسی وقت اس لڑکے کو سعادت یار خان رنگین کے ساتھ کردیا کہ خدا کے واسطے مولوی صاحب کے پاس اسے لیجا کر اس کا احوال کہو - وہ اسے اسی وقت مولوی صاحب کے پاس لے گئے اور سب احوال بیان کیا - آپ نے فرمایا کہ جنات کا یہی معمول ہے کہ جب ان کو اس شخص کو کہ یہ جس کو ستاتے ہیں اسے ہاتھ اٹھانا منظور ہوتا ہے تو تب یوں کہتے ہیں کہ فلانی بات اس طرح کرو ہم اسے چھوڑ دیں گے چنانچہ اسی صورت سے بطریق چہل کے اس نے میرا نام لیا بے خبر مدعا اپنے کام سے ہے پھر کچھ پڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ پھرا کر بملائمیت فرمایا کہ ہماری کچھ تمھارے پر حکومت نہیں تمھارے ہی کہنے کے بموجب کہتے ہیں کہ اسے اب ستانا نہیں یہ ہنس کر فرمایا - چنانچہ اب قریب ایک برس کے گزرا ہے کہ وہ پھر نہیں آیا - بادشاہ نے یہ سن کر ارشاد کیا کہ سچ ہے اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

زاہد آرزوئی حافظ نکند فہم چہ شد

دیوبگریزد از آں قوم کہ قرآن خوانند

اور مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - آب آمد تیمم بر خاست - اور یہ فرد ہندی کی بیان کی - فرد ہندی -

کہہ تو ہے تیرے پہنچ کن کن تلک

حور و انسان و پری و جن تلک

اور مثد ہندی کی فرمائی - مثل ہندی* - اور یہ قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

فہم سخن گر نکند مستمع

قوت طبع از متکلم مجوئی

فضیحت میدان ارادت بیار

تا بزند مرد سخن گوئی گوئی

(۴۷) خبر گزری کہ نوح کے پرگنہ میں کوٹلہ ایک گاوں ہے اس کے ڈہر میں یعنی جھیل بارہ کوس کے پھیر میں ہے - اتفاقاً ہنگام گرمی میں جب وہ جھیل بیشتر جگہ سے سوکھ جاتی تب اس میں اکثر جگہ زراعت کے خاطر کوئیں کھود کر بناتے ہیں - لیکن جب بقدر دو قد آدمی کے اسے کھود چکتے ہیں تب

* ہندی مثل لکھنے سے رہ گئی ہے - (اڈیٹر)

اس میں سے ایک تہ کوٹھے کی بقدر آدھ گز کے موتی بچھی ہوئی پاتے ہیں - ہر چند ادنی اور اعلی بڑے اور چھوٹے فقیر اور اولیا اس پر دھیان دوڑاتے ہیں لیکن کسی کے میزان خرد میں یہ مقدمہ نہیں تلتا - اور یہ عقدہ مطلق کسی طرح نہیں کھلتا - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا کہ خدا کی خدائی میں کون دخل کرسکے اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

اسباب جہاں جملہ مہیا شدنی نیست

این عقدہ محکم بخدا وا شدنی نیست

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - دستے کہ نتواں برید - باید بوسید - پھر یہ فرد ہندی کی بیان کی - فرد ہندی -

فہم کو وہاں کہاں رسائی ہے

بندگی یہاں وہاں خدائی ہے

اور یہ مثل ہندی کی فرمائی - مثل ہندی - ریشم کے گرہ کس سے کھلے - اور قطعہ سعدی کا یہ پڑھا - قطعہ سعدی -

چو ہر ساعت از تو بجائی رود دل

بہ تنہائی اندر صفائی نہ بینی

وگر باغ و چاہ است و زرع و تجارت

چو دل با خدا ایست خلوت نشینی

(۴۸) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں مرزا امیر بیگ خان مرزا مغل بیگ خان کے بڑے بھائی مرگئے اور ان کے اہل خانہ نے مرزا مغل بیگ خان صاحب پر کچھ جھوٹ سچ اپنے خاوند کے اسباب کا دعوی کرکے ایک محضر لکھ کر تمام شہر میں پھرایا اکثر لوگ کہ جو مطلق اس امر سے بلکہ خوب مرزا امیر بیگ خان کے نام سے اور حقیقت سے آگاہ نہ تھے اور مغل بیگ خان سے بغض للہ رکھتے تھے انھوں نے جھوٹی گواہیاں کردیں - بلکہ ان کو زیادہ تر بہکایا اور مہریں تمام اس کاغذ پر بھر دیں - ان میں سے ظاہر میں تو کسی شخص کے ہاتھ جز روسیاہی اور کچھ نہ آیا - اور باطن میں ہر ایک مرنے سے نہ ڈرا اور اپنے کو ناحق ماخوذ قیامت ٹھرایا - یہ سن کر بادشاہ نے فرمایا کہ بہت برا کیا اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

دیدی کہ چہ کرد مردک خر

خود مظلمہ برد و دیگرے زر

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - آخر حق بہ مرکز قرار گرفت - اور فرد ہندی کی یہ فرمائی - فرد ہندی -

کب تلک متھرا کے پیڑے کھائے گا

موت کے آخر تھپیڑے کھائے گا

اور مثل ہندی کی یہ ارشاد کی - مثل ہندی - انت دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی - اور قطعہ سعدی کا یہ پڑھا - قطعہ سعدی -

گفت عالم بگوش جاں بشنو

گونماند بہ گفتنش کردار

باطل است انچہ مدعی گوید

خفتہ را خفتہ کے کند بیدار

(۳۹) خبر گزری کہ پالی پاکھر میں محمد یار خان یعنی چھوٹا بھائی حقیقی اس مصنف کا فوجدار تھا قضا را ایک گاوں کے زمینداروں سے جو لڑائی ہوگئی تو زمیندار دو تین ہزار جمع ہوگئے تھے محمد یار خان نے ذرا خوف نہ کیا اور ان میں گھوڑا ملا کر بارہ بارہ جوان نیزے سے مار کر گرادئے اور ان کی شکست ہوگئی مگر دو گولیاں برابر ان کی کمر اور ران میں نہایت قریب سے لگ کر پار ہوگئیں چنانچہ بعد ٹکور اور سینک کے ان زخموں میں ایسی سوزش اور درد شروع ہوا کہ باوصف اس جوانمردی کے کہ ان کو گولیوں کا لگنا کچھ خیال میں نہ تھا لیکن سوزش اور درد نے نہایت بے تاب کردیا - مرزا تراب بیگ نے آکر ان سے کہا کہ میرے پاس ایک عمل ہے کہ ابھی یہ درد اور سوزش خدا کے حکم سے موقوف ہو جائے - لوگوں نے کہا بہتر ہے - انہوں نے کچھ پانی پر پڑھ کر دم کیا - اور اس پانی کا ان زخموں پر چھینٹا دیا - فی‌الفور مؤقوف وہ سوزش اور درد ہوگئے - اور وہ زخم مانند برف کے سرد ہوگئے - یہ سن کر بادشاہ نے فرمایا کہ خواص الاسماء حق* اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

دردا کہ در دیار شما در دیار نیست

آنرا کہ در دیار بود در دیار نیست

* خواص الا سماع حق (رنگین) -

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - ہر جا کہ درد است درمانی با اوست اور فرد ہندی کی یہ بیان کی - فرد ہندی -

یار کے اس ابروئے خمدار سے ڈرتے نہیں
ہم سپاہی ہیں کھچی تلوار سے ڈرتے نہیں

اور مثل ہندی کی یہ فرمائی - مثل ہندی - دکھ کا ایک اور سوکھ کے سو - اور قطعہ سعدی کا یہ پڑھا - قطعہ سعدی -

تا ترا حالے نباشد ہمچو من
حال من باشد ترا افسانہ بیش
سوز من با دیگرے نسبت مکن
او نمک بر دست و من بر عضو ریش

(۵۰) خبر گزری کہ لکھنؤ سے مرزا محمد سلیمان شکوہ ۱۵ شہزادیے سوار ہو کر متصل موہانی کے شکار کھیل کر ایک جگہ اتر کر بیٹھے تھے کہ یکایک ایک ہرکارہ دوڑا آیا کہ قریب یہاں سے جھیل کے کنارے پر ایک کالا سانپ نہایت بڑا بہت سے منیڈک کھا گیا ہے اور کئی آدمیوں پر چوٹ کر چکا ہے اور سو دو سو آدمی اس گاؤں کا وہاں جمع ہے وہ مار کسی کی نہیں کھاتا - اور اس کی ہیبت یہ ہے کہ مارے ڈر کے اس کے نزدیک کوئی نہیں جاتا - شہزادے نے فرمایا کہ سعادت یار خان رنگین اور مغل بیگ اور محمد علی خان اور مچھو خان اور شیخ رحیم اللہ خاص بردار حضور لے جاکر اسے مار ڈالیں یہ پانچ چار شخص وہاں سے دوڑے - وہاں پہنچ کر کیا دیکھتے ہیں کہ واقعی ایک سانپ سیاہ بہت ہی بڑا ہے - اور وہ تھوڑے سے دم کا تو حلقہ زمین پر جماکر سارا سیدھا کھڑا ہے - اور خلقت بڑے عرصہ میں اس کے گرد حلقہ مارے کھڑی ہے - کسی کے ہاتھ میں سونٹا اور کسی کے ہاتھ میں لاٹھی اور کسی کے پاس چھڑی ہے - مگر اس حلقہ میں سے کوئی قدم باہر دھر نہیں سکتا - اور کوئی زنہار اس پر چوٹ کر نہیں سکتا - یہ پانچوں چاروں شخص بھی وہاں جاکر حیران رہے کہ اس بوجھ کو گردن پر سے کیوں کر اتاریں - اور اس اژدہا کو کس صورت سے ماریں - القصہ سعادت یار خان رنگین یعنی اس مصنف نے نہایت پھرتی سے عجب کام کیا کہ اس کے کفچے میں ایسے گولی ماری کہ اسے الٹا دیا - غرض جب صاحب عالم کے اسے پاس اٹھا کر لے گئے تب جو اس کے مردے

کو دیکھتا تھا وہ ڈرتا تھا - اور اس کے مٹاپے اور بڑاپے اور سیاہی کو دیکھ کر خوف کرتا تھا - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا کہ سانپ کے حق میں جو کہو سو زیب دیتا ہے - اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

ماری تو کہ ہر کرا بہ بینی بزنی

یا بوم کہ ہر کجا نشینی بہ کنی

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - مار ترسیدہ از ریسمان سیاہ میترسد - اور فرد ہندی کی یہ ارشاد کی - فرد ہندی -

سانپ سے مینڈک نے پوچھا سچ بتا

میرے کھانے سے تجھے حاصل ہے کیا

اور یہ مثل ہندی کی بیان کی - مثل ہندی - سانپ کو مار اور لاٹھی کو بچا - اور قطعہ سعدی کا یہ پڑھا - قطعہ سعدی -

نہ مرد است بہ نزدیک خرد مند

کہ با مار دمان پیکار جوید

ولے مرد انکس از روئی تحقیق

کہ چوں خشم ایدش باطل نگوید

(۵۱) خبر گزری کہ لکھنؤ میں مرزا مومن بیگ کو علم قیافہ میں اتنی دستگاہ ہے کہ کسی کو نہیں یعنی ایک بار کے دیکھنے میں انسان کی ساری حقیقت کو کہہ دیتے ہیں - اور ظاہر و باطن کا نیک و بد جو اس کی طنیت میں ہو بیشتر دریافت کر لیتے ہیں - اتفاقاً ایک روز سعادت یار خان رنگین اور سبحان قلی بیگ راغب دونوں مرزا مومن بیگ کے پاس گئے اور اظہار کیا کہ ہم آپ کے علم قیافہ کے امتحان کو آئے ہیں بارے ارشاد ہو کہ انشاءاللہ خان۱۶ انشاء کا کیا احوال ہے سن کے کہا کہ ان کو گدھے کی خصلت سے مناسبت بہت ہے - سبحان قلی بیگ نے کہا کہ حضرت عجب تعجب ہے - کہ آپ ان کی خریت ثابت کرتے ہیں اور وہ ایسا شاعر زبردست اور مرد قابل ہے اور خوش تقریر ہے کہ ہر علم میں ایسا اس کو دخل ہے کہ کوئی کسی مجلس میں اس کے آگے تقریر میں سرسبز نہیں ہوتا - فرمایا کہ یہی ایک اس کی خاصیت میں سے ہے - یعنی گدھا جب بولنے لگتا ہے تب سب جانوروں کی آواز اس کی آواز کے آگے دب جاتی ہے غرض اسی صورت سے کئی

وصف اس کے بیان کئے اور مرزا مومن بیگ نے ان کے جواب ایک سے ایک بہتر دیے کہ ان کو گدھا ٹھرایا۔ القصہ بات نے اس پر قرار پایا کہ مرزا صاحب نے فرمایا کہ ان سے جاکر تم پوچھو کہ صاحب کو کون سے جانور سے الفت بہت ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ کہیں کہ گدھے سے یہ بات سن کر دونوں صاحب انشاءاللہ خان کے پاس گئے اور پوچھا کہ آپ کو کون سے جانور سے رغبت بہت ہے - واللہ باللہ انہوں نے یہی کہا کہ میں جہاں گدھے کا چھوٹا بچہ دیکھتا ہوں یہی جی میں آتا ہے کہ اسے گود میں اٹھالوں ۔ اور بے اختیار اپنے گلے سے لگالوں - یہ سنتے ہی ان دونوں صاحبوں نے نہایت تعجب کیا - اور ازبسکہ بے تکلفی باہم بہت سی تھی وہ سب حال ان سے کہہ دیا - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا کہ واللہ یہ بات سچ ہے مومن بیگ ایک ہی شخص تھا - اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

مسکین خر اگرچہ بے تمیز است

چوں بار برد ہمہ عزیز است

اور مثل فارسی کی یہ کہی - مثل فارسی - اسپ فہمیدم خر برامد

اور فرد ہندی کی یہ ارشاد کی - فرد ہندی -

جھوٹ سے چڑ ہے مجھے سچ بخدا بہتر ہے

آدمی جو ہو برا اس سے گدھا بہتر ہے

اور یہ مثل ہندی کی کہی - مثل ہندی - گھوڑے پر زور نہ چلا گدھے کے کان مروڑے - اور یہ قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

اے بسا اسپ تیز رو کہ بماند

کہ خر لنگ جاں بمنزل برد

بسکہ در خاک تندرستاں را

دفن کردند و زخم خوردہ نہ مرد

(۵۲) خبر گزری کہ رام گنگا میں کشتی غرق ہونے لگی قریب دو تین سو ہندو مسلمان اس میں بیٹھے تھے مسلمان اپنے انبیاء اولیاء کو اور ہندو اپنے دیبی بھوانی اور کالکا کو رو رو کر یاد کرنے لگے غرض بہر صورت حق سبحانہ جل شانہ نے اس بلا سے نجات دی ایک دریا کے پار گاوں کے پاس ایک تکیہ تھا وہاں آکر سب بیٹھے اور آپس میں گفتگو کرنے لگے - مسلمان اپنے

بزرگوں کا نام لیکر کہنے لگے کسی نے کہا حضرت مرتضیٰ علی نے مدد کی کسی نے کہا حضرت عباس نے پرورش کی کسی نے کہا حضرت پیران پیر کی مہربانی ہوئی غرض ہر ہر بزرگ کا نام ہر ایک لیتا تھا اور ہندو اپنے دیوتا اور اوتاروں کا نام لے کر کہتے تھے کہ بھوانی اور کالکا اور دیبی اور بھدر کالی نے کرپا کی و گرنہ مرہی چکے تھے اس مجمع میں سعادت یار خان رنگین یعنی یہ مصنف بھی تھا اس نے ہنس کے کہا کہ یارو تم سب مخلوق ہو اور عجب تعجب ہے کہ تمکو مخلوق نے بچایا - اور خالق کہ جس نے پیدا کیا ہے وہ تمہارے کسی کے کام نہ آیا - یہ کیا ستم ہے کہ خالق کو معطل جانتے ہو - اور اس کی جگہ مخلوق کو مانتے ہو - جو کہ مشرک تھے وہ تو اس بات کو سن کر گھبرائے اور جو خدا پرست تھے وہ اس رمز کو پاگئے - بادشاہ نے سن کر فرمایا کہ وہ سب کا خالق ہے اور سب اس کی مخلوق ہیں وہی جو چاہے وہ ہوسکتا ہے - وہ لغو ہے جو اور کوئی کچھ کوئی بکتا ہے - اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

بنطق آدمی بہتر است از دواب

دواب از تو بہ گر نگوئی صواب

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - درخانہ اگر کس است - یک حرف بس است - اور یہ فرد ہندی کی فرمائی - فرد ہندی -

عقل زایل کیا ہوا چندے رہے

جب سمجھ آئی تب ہی اتنے سہے

پھر یہ مثل ہندی کی ارشاد کی - مثل ہندی - بہت گئے اور تھوڑے رہے - بعد یہ قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

روئے بر خاک عجز میمالم

ہر سحر گہہ کہ باد می آید

ایکہ ہرگز فراموشت نکنم

ہیچت از بندہ یاد می اید

(۵۳) خبر گذری کہ عظیم آباد پٹنے میں میر محمد علی صاحب کے دو بیٹے تھے چنانچہ بڑے میر حسن علی کہ نہایت ترش رو اور بد خو مردم آزار اور بد شعار - زشت صورت اور خراب اوقات ہیں - اور دوسرے جو چھوٹے

میر حسین علی کہ برعکس ان کے خوش طینت - اور خوبصورت، - خندہ رو اور بے کدورت - یارپرور اور دیندار - عاقل اور پرہیزگار - مطبوع سیرت اور نیک صفات ہیں - لیکن تعجب ہے کہ تمام شہر کے نزدیک میر حسن علی عزیز ہیں - اس جہت سے کہ ان کو دولت اور فراغت ہے - اور میر حسین علی کو کہتے ہیں کہ بے تمیز ہیں - اس واسطے کہ وہ مفلوک ہیں، اور عمال عسرت ہے - بادشاہ نے یہ بات سن کر فرمایا - کہ اس کا عقدہ بعد ان کے مرنے کے کھلے گا اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

اوفتادست درجہاں بسیار

بے تمیز ارجمند و عاقل خوار

اور یہ مثل فارسی کی فرمائی - مثل فارسی - سگ باش - برادر خورد مباش - اور یہ فرد ہندی کی ارشاد کی - فرد ہندی -

میرا کہنا مان از بہر خدا

نیک ہو کر جی بدی سے ہاتھ اٹھا

اور یہ مثل ہندی کی کہی - مثل ہندی - ایک توے کی روٹی - کیا پتلی کیا موٹی - اور یہ قطعہ سعدی کا فرمایا - قطعہ سعدی -

فرق شاہی و بندہ کے برخواست

چوں قضائے نوشتہ آمد پیش

ہر گہہ از خاک مردہ باز کنند

نہ شناسی تونگر از درویش

(۵۴) خبر گذری کہ پرگنہ نوح میں سعادت یار خان رنگین کو اپنے چھوٹے بھائی محمد یار خان سے کہ وہ وہاں کے فوجدار تھے کچھ کام بہت ضرور تھا اور نوح شاہ جہان آباد سے تیس کوس ہے سو وہ اونٹ پر سوار ہو کر ڈیڑھ پہر میں تیس کوس گئے اور پونے دوپہر میں وہاں سے پھر آئے - اور مطلق ماندگی نہ لائے - چنانچہ وہ اونٹ اب تک موجود ہے - اور اس کی سارے شہر میں نمود ہے - یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا کہ اونٹ عجب اچھا جانور ہے ایسے بھی زیادہ چلتا ہے - مگر جو خوب زمین چرہتا ہے اور اچھی طرح پلتا ہے - اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

فرشتہ خصلتے پشمینہ پوشے

ملایک سیر تے خانہ بدوشے

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - شتر در قطار دیگران خوش
می آید - اور یہ شعر ہندی کے پڑھے - فرد ہندی -

اونٹ نے اپنے بچے سے کہا
جانتا ہوں میں کہ تو ہے تھک گیا
پر نہیں اس میں میرا کچھ اختیار
ہاتھ میں میرے نہیں میری مہار

اور یہ مثل ہندی کی ارشاد کی - مثل ہندی - دیکھے اونٹ کس کروٹ
بیٹھے - اور یہ قطعہ سعدی کا فرمایا - قطعہ سعدی -

- - -* مشتاق منزلے مشتاب
پند من کاربند و صبر آموز
اسپ تازی دو تگ رود بہ شتاب
اشتر آہستہ میرود شب و روز

(۵۵) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد سے لکھنؤ میں جاکر شیخ عابد بانکا
با وصف اس شجاعت اور جوانمردی کے کمال محتاج اور تنگ ہوگیا جب
کچھ علاج اس کا بن نہ آیا تب لاعلاج چندے خانے نشین ہوکر بیٹھ رہا
جو اشیاء گھر میں تھی وہ بیٹھ کر کھائی - جب اس سے بھی فراغت پائی
تب قسم کھا کر لوگ کہتے ہیں کہ دو مہینے کئی دن غیرت کے مارے دروازہ گھر کا
بند کر کر دیواروں کی مٹی کھا کر جیا اور اپنی حاجت کسی کے پاس
جیتے جی نہ لے گیا اور مرگیا - یہ عجب کام کیا - اگرچہ اس کے یار اور
دوست بہت سے تھے پر کسی نے اس گرے ہوئے کو ہاتھ پکڑ کر نہ اٹھایا -
اور وہ بھی کسی کے پاس اپنی احتیاج کو نہ لایا - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا
کہ وہ اصل بانکا تھا اور بڑا جوانمرد تھا اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

چہ خوش آں تہیدست سلحشور
جوے زر بہتر از ہفتاد من زور

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - جوے طالع زخروار ہنر بہ -
اور یہ فرد ہندی کی ارشاد کی - فرد ہندی -

بخت و دولت گر مددگاری کریں
دوست و دشمن تجھ سے سب یاری کریں

* Worm-eatea.

اور یہ مثل ہندی کی فرمائی - مثل ہندی - طباق میں روپ اور گھڑے میں چھب - اور یہ قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

خواہش خویش بشکنے بہ ز انکہ

بشکندت بریز مدت پشت

خاک دیوار خویش لیسی بہ

کہ ز پالودہ کساں انگشت

(۵٦) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں نواب قدرت اللہ بیگ خان کی نانی جو چار کم سو برس کے سن میں ایسی بیمار ہوئیں کہ ان کے واسطے گور و کفن کی سب تیاری کی امید نہ تھی کہ ایک رات ان پر سے خیر ہی گزرے گی اور اسی ہنگام میں ان کا پروتا غلام مرتضی خان نواب فیض اللہ بیگ خان کا چھوٹا بیٹا کہ پندرہ برس کا تھا اور اس کے سال ہائے سال کے جینے کی امید تھی یکایک بیمار ہو کر مرگیا اور وہ اب تک جیتی ہیں - اس پر سیر یہ ہے کہ اپنے ہوش و حواس سے بولتی چالتی اور کھاتی پیتی ہیں - اس کی قدرت کے یہ تماشے دیکھتے رہئے - اور مونہہ سے کچھہ نہ کہئے - بادشاہ نے یہ سن کے فرمایا کہ واقعی وہ ایسا ہی کردگار ہے اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

قادرا قدرت تو داری ہرچہ خواہی آں کنی

مردہ را جانے بہ بخشی زندہ را بیجان کنی

اور یہ مثل فارسی کی فرمائی - مثل فارسی - حکم حاکم مرگ مفاجات - اور فرد ہندی کی یہ ارشاد کی - فرد ہندی -

مالک ہے وہ جہان کا خالق ہے نام اس کا

ہے مارنا جلانا دن رات کام اس کا

اور مثل ہندی کی یہ کہی - مثل ہندی - جو جیویے سو کھیلے پھاگ - جو موا سو ڈولی لاگ - اور قطعہ سعدی کا یہ فرمایا - قطعہ سعدی -

گر گزندت رسد زخلق مرنج

کہ بہ عفو از گناہ پاک شوی

اے برادر چو عاقبت خاک است

خاک شو پیش از آں کہ خاک شوی

(۵۷) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں خانو خاکروب رہتا تھا ایک روز دن کو ایک کتا اس کی روٹی لیکر بھاگا اس نے جو اس کو پہنچ کر مارا تو اس نے پلٹ کر اس کے پاوں میں کاٹا اور اسی دن شب کو پہر بھر رات گئے ایک بلی نے اس کی مرغی کو آکر پکڑا نورن اس کی جورو اس کو اس کے مونہہ سے چھڑانے لگی بلی نے اس مرغی کو تو چھوڑ دیا - اور یہاں تک مار کھائی کہ مرگئی لیکن اس کے ہاتھہ کو خوب بھنبھوڑا - تمام رات دونوں نے مارے درد کی شدت کے غل مچایا - صبح کو لوگوں نے جاکے جو دیکھا تو دونوں کو مردہ پایا - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا کہ خدا ہر بلا سے اپنی پناہ میں رکھے اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

گربہ مسکین اگر پر داشتے

تخم کنجشک از جہاں برداشتے

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - گربہ کشتن روز اول - اور یہ فرد ہندی کی ارشاد کی - فرد ہندی -

گوش دل سے سن کے اس بلی کا حال

صبر کر اور مت طمع کا کر خیال

اور یہ مثل ہندی کی بیان کی - مثل ہندی - بلی کے خواب میں چھیچڑے ہی بستے ہیں - اور قطعہ سعدی کا فرمایا - قطعہ سعدی -

تا دل دوستان بدست آری

بوستان پدر فروختہ بہ

با بداندیش ہم نکوئی کن

دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ

(۵۸) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں میاں بخشو صاحب نواب غازی الدین خان* کے وزیر الممالک کے بیٹے کو کمال مفلسی نے ستایا - اور ان کا یار دوست کوئی ان کے کام نہ آیا - ازبسکہ اوقات ان کے قرض دام پر کٹتے تھے تو کوئی شے نہ تھی کہ جو قرض نہ آتی تھی - اور سال ہائے سال سے یوں ہی ان کی معاش بسر ہوئی جاتی تھی - اتفاقاً ایک روز پیرو حجام جو بیدلی سے ان کی حجامت قرض بنا رہا تھا تو کئی جگہ سے سر ان کا کٹ

* غیاز الدین (رنگین) -

گیا تھا اور لہو نکلتا تھا - اور منو قصاب جو واسطے اپنے تقاضے کے آیا تھا تو وہ بھی آنکھیں نکال نکال کر تقاضا کرتا تھا اور اچھلتا تھا - وہ با وصف اس فضل و کمال کے اور طہارت* اور تقوا کے خاموش بیٹھے سر دھنتے تھے - اور مونہہ سے کچھ نہ بولتے تھے پر جی ہی جی میں نہتے تھے - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا کہ یہ عبرت کی اور رقت کی جگہ ہے اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

در گرسنگی طاقت پرہیز نماند

افلاس عناں از کف تقوا بستاند

اور یہ مثل فارسی کی ارشاد کی - مثل فارسی - مردن بنام و ننگ بہتر از زندگانی تنگ - اور یہ فرد ہندی کی پڑھی - فرد ہندی -

ایسے جینے سے ہے مر جانا بھلا

اپنے جی سے ہے گزر جانا بھلا

اور یہ مثل ہندی کی کہی - مثل ہندی - کاٹے نائی کا اور سیکھے قصائی کا - اور یہ قطعہ سعدی کا بیان کیا - قطعہ سعدی -

ترک احسان خواجہ اولی تر

کاحتمال جفائی بوابان

بتمنائی گوشت مردن بہ

ز تقاضائی زشت قصابان

(۵۹) خبر گزری کہ لکھنؤ میں میر جعفر داماد میر ماشاء اللہ خان کے تھے ان کو اپنے اہل خانہ سے عشق کی حالت تھی تیس برس سے زیادہ ہوچکے تھے اور روز بروز الفت زیادہ ہوتی جاتی تھی شدت الفت سے اکثر دونوں یہ دعا مانگتے تھے کہ الٰہی ہمیں ایک دوسرے کی مرنے کی خبر نہ سنوانا اتفاقاً ان کا جو وعدہ آکر پورا ہوا تو دونوں ساتھہ بیمار ہوئے پھر حالت جب ردی ہوئی تب میر جعفر کو یار دوست مردانے میں لائے میر جعفر تو بی بی کی اور بی بی میر جعفر کی خبر دمبدم منگواتے قضا را ایک دن پیش از دوپہر کے میر صاحب کا دم نکل گیا لوگوں نے ایک دم تو اس بات کو پوشیدہ رکھا کہ کس صورت گھر میں خبر کیجے اور تماشہ یہ ہے کہ وہ بی بی بھی اس وقت اندر مرگئی

* تحارت (رنگین) -

تھیں گھر والوں نے پوشیدہ کر رکھا تھا کہ چندے صبر کر رہئے اور بعد ایک موقع سے کہئے پھر جب اندر والوں کو باہر کی اور باہر والوں کو اندر کی خبر ہوئی تب خوب جو غور کیا تو اللہ جل شانہ نے ان ہی کی خواہش کے موجب کیا تھا - یعنی ایک ہی ساعت میں دونو نے دم دیا تھا - یہ سن کر بادشاہ نے فرمایا وہ ایسا ہی کریم ہے سب کی سنتا ہے - اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

چونکہ در خدمت شتابندہ بود

عـاقـبـت جوینده یـابـنـده بـود

اور یہ مثل فارسی کی ارشاد کی - مثل فارسی - آمدن بہ ارادت - و رفتن بہ اجازت - اور یہ فرد ہندی کی بیان کی - فرد ہندی -

ہمدگر ہیں عاشق و معشوق ایک

جانتے ہیں اسکو سب بد اور نیک

اور یہ مثل ہندی کی کہی - مثل ہندی - تالی دونوں ہاتھ سے بجتی ہے - اور قطعہ سعدی کا یہ فرمایا - قطعہ سعدی -

دو بامداد گر آید کسے بخدمت شاہ

سیوم ہر آئینہ در وے کند بلطف نگاہ

امید ہست پرستندگاں مخلص را

کہ نو امید نگردند زآستان الہ

(٦٠) خبر گذری کہ بندیل کھنڈ میں ایک مکان کا نام چرگاوں ہے اس میں ایک لڑکا راجا تھا اور کچھہ چندان جمیت اس کے پاس نہ تھی مگر وہ سپاہ کو بہت چاہتا تھا اور تنخواہ مدام ماہ بماہ دیتا تھا - بلکہ سوائے تنخواہ کے داد و دہش سے لوگوں کی خبر بہت لیتا تھا - اس کو جاکر کھنڈو جی مرہیٹے نے کہ جس کے ساتھہ پانچ کنپو اور تیس ہزار سوار تھا اس نے گھیرا اس مکان کے نواح میں جو اس راجا کے بھائی برادری تھے رفتہ رفتہ وہ سب ایکجا ہوگئے غرض دس مہینے تک وہ لڑا اور بچ رہا - اور اس لڑائی کے احوال کو جس نے سنا اس نے راجا کو آفرین کہا - چنانچہ اس نواح میں اب اس راجا سے بہتر کسی کا راج نہیں - اور وہ اتنا بڑا ہوگیا ہے کہ اسباب ظاہر میں کسی شے کا محتاج نہیں - بادشاہ نے یہ سن

کر فرمایا معلوم ہوا کہ بڑا عقل مند ہے - کہ اس کی ہر بات اور ہر عمل ایک بند ہے - اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

کودکے کو بہ عقل پیر بود
نزد اہل خرد کبیر بود

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - بزرگی بہ عقل است نہ بہ سال - اور فرد ہندی کی یہ فرمائی - فرد ہندی -

عقل گر تجھ میں نہیں تو جلد سیکھ
مانگ ہر یک در سے ناداں اسکی بھیک

اور یہ مثل ہندی کی ارشاد کی - مثل ہندی - عقل بڑی یا بھینس - اور یہ قطعہ سعدی کا فرمایا - قطعہ سعدی -

پشہ چو پر شد بزند پیل را
باہمہ مردی و صلابت* کہ اوست
مورچگاں را چو بود اتفاق
شیر ژیاں را بدر آرند پوست

(۶۱) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں نواب ظفریاب خان کو پنا طوایف سے عشق کی حالتا بہم پہنچائی کہ جس کی حد نہیں اس کی نائیکا مارے ڈر کے اسے بھیجتی نہ تھی کہ مبادا اپنے گھر میں اسے بیٹھا نہ رکھے غرض بہزار خرابی ایک شب اسے بلوایا - موسم جو سرما کا تھا تو روئیدار پردے چھٹے ہوئے تھے وہاں بیٹھایا - شمع جو قریب پردیکے روشن تھی تو پردا اڑ کر اس شمع تک پہنچا اور اس میں آگ لگ اٹھی وہ دونوں تو شراب وصل سے مست اس مکان میں سوتے تھے اور کوئی نہ تھا کہ خبر لے اس وقت شب کو اطلاع ہوئی کہ جس وقت تمام فرش اور پردے بھڑک اٹھے - اور سارے سائبان کے بانس کڑک اٹھے - قصہ کوتاہ بہزار مشقت لوگوں نے اس بلا کو ٹالا - اور ان دونوں کو وہاں سے سلامت نکالا - بادشاہ نے یہ سن کر فی‌الفور یہ شعر فرمایا - شعر فارسی -

آورد ان شمع شبے برسر و سامانم سوخت
جستم از جائے چناں گرم کہ دامانم سوخت

* سلابت (رنگین) -

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - شمع را ہرگاہ سر ببرند روشنی زیادہ کند - اور یہ فرد ہندی کی پڑھی - فرد ہندی -

شمع ساں ہجر میں اپنا سر و سامان جلا

اشک آنکھوں سے گرم آئے کہ دامان جلا

اور مثل ہندی کی یہ بیان کی - مثل ہندی - شمع کی پشت و رو یکساں ہے - اور قطعہ سعدی کا یہ ارشاد کیا - قطعہ سعدی -

چوں گرانی بہ پیش شمع آید

خیزش اندر میاں جمع بہ کش

در شکر خندہ ایست شیریں لب

آستینش بگیر و شمع بہ کش

(۶۲) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں سلیمان خاں کے گھر میں دودھ سے زیادہ سفید چوہے کہ آج تک کسی نے دیکھے نہیں پیدا ہوئے ہیں - وہ سلیمان خاں ان پر شیدا ہوئے ہیں - لیکن وہ ایسے چالاک ہیں کہ نہ انسان ان تک پہنچ سکتا ہے اور نہ بلی کے ہاتھ آتے ہیں - اور وہ سلیمان خاں کو نہایت بھاتے ہیں - تو وہ بہزار خرابی ان میں سے دو بچے پکڑ کر لائے ہیں اور سارے شہر کو دکھلائے ہیں - جو ان کو دیکھتا ہے حیران ہوتا ہے اور اپنی عقل کے اوسان کو کھوتا ہے - بادشاہ نے سنکر فرمایا کہ ایسی بلی کے وہ کب ہاتھ آتے ہیں - اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

یکے گربہ در خانہ زال بود

کہ برگشتہ اقبال و بد حال بود

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - گربہ برائے خدا موش نگیرد - اور یہ فرد ہندی کی ارشاد کی - فرد ہندی -

جب کہ ہو جاتی ہے بلی ناتواں

اپنے چوہوں سے کترواتی ہے کاں

اور یہ مثل ہندی کی فرمائی - مثل ہندی - ستر چوہے کھا کے بلی حج کو چلی - اور یہ قطعہ سعدی کا بیان کیا - قطعہ سعدی -

چہ زند پیش باز روئے جنگ

گرچہ شاطر بود خروس بجنگ

گربہ شیر است در گرفتن موش
لیک موش است در مصاف پلنگ

(۶۳) خبر گذری کہ شاہ جہان آباد میں ایک ارمنی سوداگر نے آکر اپنا بیوپار پھیلایا - اور اپنے کو لین دین میں خوب درست کر کر خلق کے نزدیک نیک معاملہ ٹھہرایا - ایک دن دونی چند جوہری کی معرفت لالہ موہن لعل ساہوکار کے پاس جاکر - اور ڈبہ بیش قیمت جواہر کا دکھا کر -، پانچ ہزار روپیے کو گروی شرح صد* ایک روپیے پر گرو رکھ کر برس بھر کا وعدہ کرکے کسی طرف کو ایسا گیا کہ پھر مونہہ نہ دکھایا - وعدہ پر جو مدت زیادہ گذری تو اس ساہوکار نے اسے کھول کر دیکھا تو اس میں سوائے سنگریزوں کے کچھہ نہ پایا - وہ ساہوکار اور جوہری دمبدم یہی کہتے تھے کہ ہائے کیا دغا دے گیا - اور کیا جانے کیا ہتھ پھیر کرکے ہمیں لوٹ کر لے گیا - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا کہ بڑا ٹھگ تھا - اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

گر تنزرع کنی و گر فریاد
درد زر بار پس نخواہد داد

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - جوہریرا کہ آب مردار در چشم فرود اید - آب مروارید را کی شناسد - اور یہ فرد ہندی کی فرمائی - فرد ہندی -

دیتے دھڑیوں ہیں جو کہ زر کو تول
وہی لیتے ہیں بس جواہر مول

اور یہ مثل ہندی کی کہی - مثل ہندی - جواہر کی قدر سوائے جوہری کے کون جانے - اور یہ قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

گرچہ سیم و زر ز سنگ آید بروں
درہمہ سنگے نباشد زر و سیم .
بر ہمہ عالم ہمیں تا بد سہیل
جائے انباں میکند جائے ندیم

(۶۴) خبر گذری کہ نوح کے قصبہ میں نزدیک میوات کے پہاڑ میں خواجہ موسیٰ صاحب کی درگاہ ہے وہاں ہر سال بڑا میلہ ہوتا ہے - تمام میوات کی

* سریصد (رنگین) -

خلق وہاں آکر جمع ہوتی ہے چنانچہ اب کے سال میلے میں دلموڑ نام میواتی اور لالہ بختاور سنگھہ دیوان محمد یار خان کا اور دو چار شخص اور ملکر اس میلے میں گئے قضا را وہ رات جب گذری اور وقت صبح کا ہوا تب وہ پانچوں چاروں شخص واسطے رفع احتیاج کے پہاڑ کے اوپر گئے وہاں جاکر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک سانپ سبز دھانی اور اس پر سنہری روپہری چتیاں ہیں لیکن ان چتیوں کی یہ حالت ہے کہ ان کی چمک سے آنکھوں میں چکا چوند سی آتی ہے - اور موٹائی اس کی بقدر انگلی ہے مگر سو سو دو دو سو گز تو زمین پر ڈھیر ہو کر حلقہ مارے ہوئے وہ کئی جگہ پڑا ہے اور باقی درختوں پر دور تک دیکھا تو بطور امربیل* چھایا ہوا ہے - یہ تماشہ ان کو نظر آیا - پر ہر چند اس کے سر کو ڈھونڈھا اس کا ٹھکانا کہیں نہ پایا - غرض وہاں سے جو وہ پھر کر میلے میں آئے تو سارے میلے پر یہ قصہ عیان ہوا - ہر چند پھر اور لوگوں نے اس کی تلاش کی زنہار اس کا کھوج نہ ملا ایسا کہیں نہان ہوا - بادشاہ نے سن کر فرمایا کہ سانپ کو جتنا دھیان کیجئے اس سے زیادہ بھی ہوتا ہے - اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

سنگ در دست و مار برسر سنگ

سست رائے بود قیاس و درنگ

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - مار را بے تامل باید کشت - اور یہ فرد ہندی کی پڑھی - فرد ہندی -

لگ نہ چل ایدل تو اس آفت کے پرکالے کے ساتھ

یاد گر منتر نہیں تو کھیل مت کالے کے ساتھ

اور مثل ہندی کی یہ ارشاد کی - مثل ہندی - سر سے بیر اور دم سے ناتا - اور قطعہ سعدی کا ارشاد کیا - قطعہ سعدی -

رزق ہر چند بیگماں برسد

شرط عقل است جستن اژدرہا

گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد

تو مرو در دہاں اژدرہا

* عمر بیل (رنگین) -

(۶۵) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں محمد علی خان افغان ہمراہ سواری حضور واسطے زیارت درگاہ حضرت خواجہ قطب الدین ۱۸ قدس سرہ کے شب باش گئے تھے شب کو جو مینہ بہت آیا - تو انہوں نے اپنے خیراتی، سائیس* کو فرمایا کہ دو چار پتھر کہیں سے لے آ تاکہ کمنبل کو ان سے تان کر باندھیں - قریب وہاں سے ایک قبر تھی پرانی اس نے اسے قبر نجانا - اور اس میں سے کئی پتھر لا کر خوب اس کمبل کو تانا - دوسرے دن جو وہاں سے شاہ جہان آباد کو آئے تو اسے ایک جن نے آکر گھیرا اس سے محمد علی خان نے کہا کہ بھائی اسے ناحق مت ستا - اور ہمیں اپنا نام بتا - کہ کون ہے - اور اس نے تیری کیا تقصیر کی ہے اس نے کہا کہ میرا نام علی خان ہے وہ قبر میری تھی کہ جس کے پتھر قطب صاحب میں اس نے اکھیڑے تھے اب جب تک کہ یہ اس قبر کو نیا نہ بنوادیگا میں اسے زنہار نچھوڑوں گا انہوں نے کہا تو اسے چھوڑ دے یہ بنوادیگا اس نے کہا تمہارا اکیلے کا کہنا یعنی ضامنی قبول نہیں دس پانچ آدمی اور اس کی پختگی کردیں غرض جمعہ کا دن تھا خان موصوف اس سائیس کو ساتھ لے کر درس میں حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کے رو برو لائے وہ جن کہ جو اس کے سر پر تھا اس نے سب کے سامنے قبر بنوانے کا اقرار خان صاحب سے کرالیا - اور فی الفور اس طمع اور اقرار پر اسے چھوڑ دیا - بادشاہ یہ سن کر بہت ہنسے اور یہ شعر فرمایا - شعر فارسی -

بدو زد طمع دیدہ ہوشمند

در آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - اب نادیدہ - موزہ کشیدہ - اور یہ فرد ہندی کی کہی - فرد ہندی -

جس کسی سے تو کرے جو کچھ قرار

رہ وفا کرنے تک اس کے بے قرار

اور مثل ہندی کی یہ فرمائی - مثل ہندی - ضامن دے یا دلاوے - اور قطعہ سعدی کا ارشاد کیا - قطعہ سعدی -

* سایس (رنگین) -

مشو ایمن چو تنگ دل گردے
چوں ز دستت دلے بہتنگ آید
سنگ بر پارہ حصار مزن
کہ بود کز حصار سنگ آید

(۶۶) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں ابہا راو پنڈت مرہیٹہ کہ جو بائیوں کی طرف سے شہر کا صوبہ دار تھا تو اس نے کئی ایک گاوں ابراہیم بیگ کو اجارہ دئیے تھے کچھ پیسہ جو ٹوٹ رہا - تو اس نے ابراہیم بیگ کو سر دربار کچھ سخت سست کہا - ابراہیم بیگ نے ایک پیش قبض مار کر اس صوبہ دار کو مار ڈالا اور آپ بھی مارا گیا اس کے گھر پر جو بائیوں کی چوکی بھیجی تو اس کے اہل و عیال شب کو چھپ کر سعادت یار خان رنگین کے گھر میں آ بیٹھے ہر چند صوبہ دار کے لوگوں نے تلاش کی مطلق کہیں کھوج نپایا - مگر مال اسباب جو اس کے گھر میں تھا وہ ان کے ہاتھ آیا - اگرچہ اس نے جان بوجھ کر اپنے) کو بے جان کیا - لیکن لوگوں نے اس کی غیرت اور جوانمردی کا خوب امتحان کیا - بادشاہ نے سن کر یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

وقت ضرورت چو نماند گریز
دست بگیرد سر شمشیر تیز

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - شمع بوقت مردن خانہ را روشن کند - اور یہ فرد ہندی کی فرمائی - فرد ہندی :-

پھینک دے تلوار کو اور ڈھال کو
آخرش پانی بہے گا ڈھال کو

اور یہ مثل ہندی کی بیان کی - مثل ہندی - مرے پر سو درے - اور یہ قطعہ سعدی کا ارشاد کیا - قطعہ سعدی -

آنکس کہ بدینار و درم خیر نیندوخت
سر عاقبت اندر سر دینار و درم کرد
خواہی متمتع شوی از دولت دنیا
با خلق کرم کن کہ خدا با تو کرم کرد

(۶۷) خبر گزری کہ بادشاہ پور میں پہنچکر احمد نعلبند جو اپنے کام

کا استاد تھا یکایک مرگیا - اور نعلبندی کو ختم کر گیا - اس کا بھتیجا جو اس کے ساتھ تھا اس کے مردے کو چار پائی پر ڈال کر لے چلا کہ یہاں سے سولہ کوس شاہ جہان آباد ہے وہاں جاکر اپنی ہڑوار میں دفن کروں گا گوڑگاؤں کے پاس جو ترک سواروں کی رجون اتری ہوئی ہے ایک ترک سوار نے اسے آکر گھیرا کہ ہمارے بہت گھوڑے بغیر نعلبندی کے لنگڑے کھڑے ہیں تو نعل باندھ کر چلا جانا - اور اپنی محنت سے زیادہ لینا اور اپنے جی میں نہ گھبرانا - کس واسطے کہ مزدوری سرکار سے تجھے قرار واقعی مل جاوے گی - اور یہ خدمت تیری برباد نجائے گی' - یہ اس کا احوال اور مرنے کی خبر شاہ جہان آباد سن کر قاسم نعلبند کا چھوٹا بیٹا یعنی دایم نام جو اس سے لاگ رکھتا تھا وہ بہت خوش ہوا اور دیر تک ہنستا رہا - وہ لوگ جو جہاں دیدہ تھے اور عاقبت اندیش تھے انہوں نے اسے بھلا برا کہا - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا کہ لوگوں نے بہت خوب کیا - اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست

کہ زندگانیٔ ما نیز جاودانی نیست

اور یہ مثل فارسی کی رہی - مثل فارسی - این مردہ بہ این شیون نمی ارزد - اور یہ فرد ہندی کی پڑھی - فرد ہندی -

ایک دن آخر کو سب مرجائیں گے

باغ دنیا سے گزر کر جائیں گے

اور یہ مثل ہندی کی ارشاد کی - مثل ہندی - مردہ دوزخ میں جائے یا بہشت میں ملا کو حلوے مانڈے سے کام ہے - اور قطعہ یہ سعدی کا فرمایا - قطعہ سعدی -

آن شنیدی کہ صوفی میکوفت

زیر نعلین خویش میخے چند

آستینش گرفت سرہنگے

کہ بیا نعل بر ستورم بند

(۶۸) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں بحسب اتفاق سبحان قلی بیگ راغب کمال خان افغان کے ساتھ رسالے میں نوکر ہوئے اس نے کچھ تنخواہ

ان کی دبا رکھی ایک دن نا چار ہو کر انہوں نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر پیش قبض اس کے پیٹ پر رکھدیے اور نہایت جرات کر کر صاف سو دو سو جوان میں سے اسے اوٹھا کر اپنے گھر کی طرف پیادہ لیکر چلے یہ تو پانچ چار شخص تھے اور ان کے پیچھے اس کے ساتھ کے سو دو سو جوان اور تمام شہر کا بلوا تھا جب کہ لوگ اس کے ان کے بہت قریب آ جاتے - تب وہ اسے پیش قبض چبہاتے - غرض کہ نزدیک چتلی قبر کے جب پہنچے تب ایک شخص نے ان میں سے پتھر سبحان قلی بیگ کی کنپٹی میں ایسا مارا کہ سر بھی پھٹ گیا یہ تو بیہوش ہو کر گرے اور کمال خان وہیں چھوٹ کر اپنے لوگوں میں دوڑ کر جا ملا - قاسم علی بیگ اور محمد علی خان اور رحمت اللہ بیگ جو اس امر میں انکے شریک تھے انہوں نے بڑی ہمت کی کہ اس بلوے میں سے آپ بھی زخمی ہو کر بچے اور سبحان قلی بیگ کو اپنی پیٹھہ پر ڈال کر تمام خلق سے لڑتے ہوئے گھر تک آئے - اور زنہار نہ گھبرائے - بعد پھر اس کا بہت سا طول ہوا - اور جو کچھہ خانہ جنگی کا دستور ہے وہ سب معمول ہوا - بادشاہ نے یہ سن کر بہت افسوس کیا اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

فرہاد ہنر پیشہ بر سنگ روئے تیشہ

میگفت بہ اندیشہ سنگ آمد و سخت آمد

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - در جنگ حلوا بخش نمیشود - اور یہ فرد ہندی کی فرمائی - فرد ہندی -

مجھہ میں اس میں جب لڑائی ہوگئی

دشمن اپنی تب خدائی ہوگئی

اور یہ مثل ہندی کی ارشاد کی - مثل ہندی - سورما چنا بھاڑ ہو نہیں توڑتا - اور یہ قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

چو کردے با کلوخ انداز پیکار

سر خود را بہ نادانی شکستے

چو تیر انداختے بر روئے دشمن

حذر کن کندرا نماجش نشیستے

(۶۹) خبر گذری کہ شاہ جہان آباد میں اندی ہیجڑے نے پہلے توبہ کرکے اپنے تقوے اور پرہیزگاری اظہار کی - اور بعد چند روز کے وہی وضع جو

اس کی قدیم تھی وہی اختیار کی - کچھ معلوم نہ ہوا کہ اس کا کیا سبب ہوا - کہ ایسا بد وضع راہ پر آ کر پھر گمراہ ہوا یہ بڑا غضب ہوا - بادشاہ نے سن کر یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

مخنث کہ بیداد بر خود کند
از آں بہ کہ با دیگرے بد کند

اور مثل فارسی کی فرمائی - مثل فارسی - ہیز کند توبہ و کونش ندہد یارے - اور یہ فرد ہندی ارشاد کی - فرد ہندی -

طالب عقبے جو ہے وہ ہیز ہے
یہ جو فرقہ ہے عجایب چیز ہے

اور یہ مثل ہندی کی کہی - مثل ہندی - کہیں ہیجڑے کے گھر بھی بیٹا ہوا ہے - اور قطعہ سعدی کا ارشاد کیا - قطعہ سعدی -

تتری گر کشد مخنث را
تتری را دگر نباید کشت
چند باشد جو جسر بغدادش
آب در زیر و آدمی بر پشت

(۷۰) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں منصور خان صدیق بیگ خان قندھاری کے گھر میں ایک نیم کا درخت تھا اس پر کوا آ کر بیٹھا چکنا چمچہ گھی کا کہیں سے اٹھا لایا تھا جب گھی کھا چکا تب وہ چمچہ اس کے مونہہ سے گر پڑا ان کی لونڈی نے اسے اٹھا لیا اور ہمسایوں سے پوچھا کہ یہ چمچہ کس کا کوا اٹھا لایا ہے کسی نے اقرار نہ کیا - ناچار انہوں نے رہنے دیا - قصہ کوتاہ بعد ڈیڑھ برس کے ایک دن ان کی لونڈی نے گھی کسی کام کے واسطے اسی چمچہ میں نکال کر رکھا تھا کہ ایک کوا اسی چمچہ کو ایسا اٹھا کر لے گیا کہ پھر وہ زاغ نظر نہ آیا - بلکہ اس کا سراغ اصلا کہیں نہ پایا - جس کے آگے اس بات کو کہئے وہ کبھی نہ مانے - اور صاف راوی کو جھوٹا جانے - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا کہ کچھ عجب نہیں حق سبحانہ جل شانہ نے ہر ایک کو اپنے اپنے طور پر عقل دی ہے - اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

زجستن جستنے اوسایۂ در دست
چو زاغ آشیان گم کردہ میگشت

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - صد زاغ ویک کلوخ - اور فرد ہندی کی فرمائی - فرد ہندی -

نفس کو تو مار اپنے اس طرح

سانپ کو کوے نے مارا جس طرح

اور یہ مثل ہندی کی ارشاد کی - مثل ہندی - کوا غلیل سے بھاگتا ہے - اور یہ قطعہ سعدی کا بیان کیا - قطعہ سعدی -

کس نیاید بخانہ درویش

کہ خراج زمین و باغ بدہ

یا بہ تشویش غصہ راضی شو

یا جگر بند پیش زاغ بنہ

(۱۷) خبر گزری کہ بندیل کھنڈ میں بلاون کے قلعہ کو جب کھنڈو جی مرہیٹے کی فوج اور کنپو جاکر لگے تب وہاں کے راجا نے نکل کر کئی مورچہ کاٹے سب لوگ بھاگ نکلے اور راجا نے کنپو کی کئی توپیں لے لیں اس میں نواب معتقد الدولہ صوفی اللہ یار بیگ خان شہامت جنگ کا بڑا بیٹا یعنی سلیمان خان اور محمدی خان اور ان کے بانک کے استاد شیخ نجب الدین صاحب اور دو نشانچی اور سہراب بیگ ان کے چچا تا بیٹا یہ پانچ سات آدمی ان کے مقابل ہوئے قریب گھڑی بھر تلک بلکہ زیادہ اس سے تروار چلتی رہی راجا مع مہنت اور اسکا بھتیجا اور چوبیس پچیس جوان ان میں سے انکے ہاتھہ سے مارے گئے اور ان میں سے دونوں نشانچی تو موے - اور سلیمان خان اور استاد جی اور محمدی خان زخمی چور ہوئے - مگر سلیمان خان کے ایک تروار راجا کے ہاتھہ کی سر میں ایسی لگی تھی کہ پگڑی اور توڑا اور سر دو حصہ ہوگیا تھا صاف بھیجا نکل آیا تھا اور دوسری تروار دل کے اوپر لگی تھی کہ تمام چھاتی کاندھے تک کاٹی تھی دل ہلتا ہوا نظر آتا تھا اور ہوا چھاتی سے نکلتی تھی غرض جب وہ راجا سلیمان خان اور محمدی خان کے ہاتھہ سے مارا گیا تب وہ لوگ باقی ماندے بھاگ کر بلاوں میں گھسے ان کو بے حواس جان کر اپنے لوگ جو بھاگے ہوئے تھے وہ بھی ان کے ساتھہ شہر میں داخل ہوئے - شہر تو اسی وقت خالی ہوگیا اور قلعہ رات کو خالی کر کر چلے گئے اب بھی اس ملک میں اگر کوئی جاوے اور پوچھے کہ نواب کنپو والے کا جو بیٹا بڑا تھا وہ کیسا لڑا تھا - تو وہ

ایک ایک کا نام بخوبی لیتے ہیں اور اس لڑائی کے واجبی پتے دیتے ہیں - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا کہ سچ ہے ان سے وہاں بڑی جرت ہوئی تھی یہ بات اگرچہ عقل سے دور ہے لیکن مشہور ہے - اکثر لوگوں کی زبانی یوں ہی بلکہ اس سے زیادہ سنا ہے - اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

چو دارند گنج از سپاہ دریغ

دریغ آیدش دست بردن بہ تیغ

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - زر کار کند مرد لاف زند - اور یہ فرد ہندی کی ارشاد کی - فرد ہندی -

ہوا نکلتی ہے جراح زخم سینے سے

بس اب تو ہاتھ اٹھا ظالم اس کے سینے سے

اور یہ مثل ہندی کی بیان کی - مثل ہندی - مار پیچھے سنوار - اور یہ قطعہ سعدی کا فرمایا - قطعہ سعدی -

سایہ پرورده را چہ طاقت انکہ

کہ زود با مبارزاں بقتال

سست بازو بجہل می فگند

پنجہ با مرد آہنی چنگال

(۷۲) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں خواجہ شمس الدین کی والدہ کی داڑھ میں کیڑا لگا تھا اس نے بہت اذیت دی تھی کئی دن سے یہ صورت تھی کہ ایک دم قرار نہ تھا کل شام سے جو بہت شدت درد کی تھی تو آج قریب دوپہر کے بہ ہلاکت نوبت پہنچی اور پھر وہ دوپہر بھی جب ڈھل گئی تب لوگوں نے ناچار ہو کر وہ داڑھ اکھڑوائی - ادھر تو وہ داڑھ اکھڑی اور ادھر اس نیک بخت کی جان نکل گئی - سارے شہر میں اب بات کا اچنبھا ہوا - کہ کیا کیا تھا اور کیا ہوا - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا سبحان اللہ حیلے رزق بہانے موت اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

یارب تو مدہ بدردمنداں

درد سر و چشم و درد دنداں

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - دندانے کہ درد دہد باید کند - اور یہ مثل ہندی کی فرمائی - مثل ہندی - ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور

ہیں اور کھانے کے اور ہیں - اور قطعہ یہ پڑھا - قطعہ سعدی -

ندیدہ کہ چہ سختے رسد بجان کسے

کہ از دہانش بدر میکنند دندانے

قیاس کن کہ چہ حالت بود دراں ساعت

کہ از وجود عزیزش بدر رود جانے

(۷۳) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں عبدالرسول خان کو جو بیٹھے بیٹھے یکایک جو فالج کی بیماری ہوگئی تو ایک پاوں ان کا رہ گیا اور اس کے باعث سے دوسرا پاوں بھی ایسا ناکارہ ہوگیا کہ وہ کہیں ہل نہیں سکتے - اور یار اشنا جتنے شہر میں ہیں ان سے اس عارضہ کے باعث سے مل نہیں سکتے - ایک تو وہ پہلے ہی ضعیف القوے تھے دوسرے یہ عارضہ غضب ہوا ہے - لوگ کہتے ہیں کہ اچھے نہیں ہونے کے - یہ مرض بے ڈھب ہوا ہے - بادشاہ نے سن کر یہ شعر فرمایا - شعر فارسی -

رفیق اہل غفلت عاقبت از کار میماند

چو یک پا خفت پائے دیگر از رفتار میماند

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - الٰہی پائے راست محتاج پائے چپ نشود - اور یہ فرد ہندی کی بیان کی - فرد ہندی -

ڈال مت پھر پھر کے چھالے پاوں میں

مت نئے چھالے اوچھالے پاوں میں

اور مثل ہندی کی یہ ارشاد کی - مثل ہندی - ایک تو تھے اٹیرن دوجے کھائی بھانگ - اور قطعہ سعدی کا یہ پڑھا - قطعہ سعدی -

پائے مسکین پیادہ چند رود

کز تحمل ستوہ شد بختے

تا شود جسم فربہے لاغر

لاغرے مردہ باشد از سختے

(۷۴) خبر گزری کہ کلکتہ سے سعادت یار خان رنگین نے کعبہ کے جانے کا ارادہ کیا جب کہ جہاز* میں بیٹھ کر کالے پانی کی سرحد میں پہنچے تب وہاں ایک دن عجب تماشا دیکھا یعنی ملاحوں نے مچھلی کے شکار کے واسطے جال

* جھاز (رنگین) -

دریا میں ڈالا ایک مچھلی بڑی جو پھنسی تو وہ جال کو توڑا کر لے گئی دوسرا موٹا جال ڈالا اس کو پھاڑ کر نکل گئی غرض ناچار ہو کر ایک زبردست بنسی ڈالی اس میں ایک اور مچھلی لگی کہ بقدر پانچ چھہ گز کے پھیر میں مانند سپر کے مدور گول تھی تین حصہ تو وہ کھلی تھی وہ گویا اس کا مونہہ تھا اور ایک حصہ بند تھی وہ گویا اس کا جسم تھا وہاں بقدرا ایک گز کے لمبی اور آدمی کے پہنچے کے برابر موٹی دم تھی اور نیچے اس کے پھ ایسے تھے کہ جیسے فراشی پنکھے کے نیچے جھالر ہوتی ہے سب لوگ دیکھکر حیران ہویے کہ یہ کیا بلا ہے - ملاحوں نے کہا کہ مچھلیاں اس سے بڑی بڑی بہت ہوتی ہیں اُن میں یہ ایک ذات کا جھینگا ہے - جھینگے بھی بہت طرح کے اور کئی ذات کے کہاتے ہیں ان میں ایک قسم یہ بھی ہے اور فقط مچھلی ہی اس کی خوراک ہے مگر نہایت سخت جانؔ ہے بہت عرصہ سے مرتا ہے چنانچہ بہت دیر میں یہ مریگا - اور کھاوینگے تو نہایت باہ کریگا - کچھہ احوال بیان میں نہیں آتا کہ وہ کیا تھا - غرض یہی کہتے بن آتا ہے کہ اس کی قدرت کا ایک تماشا تھا - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا کہ واقعی مچھلی کی ذاتیں اور قسم بہت ہیں - اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

عقل اول راند بر عقل دویم

ماہی از سر گندہ باشد نے زدم

اور یہ مثل فارسی کی فرمائی - مثل فارسی - ماہی ماہی رامیخورد و ماہی گیر ہر دو را - اور یہ فرد ہندی ارشاد کی - فرد ہندی -

سن کے یہ مچھلی کا قصہ دل فگار

دیکھہ چشم دل سے صنع کردگار

اور یہ مثل ہندی کی بیان کی - مثل ہندی - مچھلی کی جھانٹ جھینگا اور قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

شد غلامے کہ آب جو آرد

آب جو آمد و غلام ببرد

دام ہر بار ماہی آوردے

ماہی این بار رفت و دام ببرد

(۷۵) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں نواب نجابت خان۱۹ نے

قریب دو سو مسجد کے نئی اور پرانی کی اپنی زیست میں تعمیر اور مرمت کی تھی - حق سبحانہ جل شانہ نے اسے اتنی بڑی ہمت دی تھی - ایسے شخص کا دنیا میں رہنا اچھا ہوتا ہے - کہ وہ اپنے واسطے دنیا میں تخم نیکی کا بوتا ہے - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا کہ خوب سمجھا تھا - اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

دریاب کنوں کہ نعمتت ہست بدست

کیں دولت ملک میرود دست بدست

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - دنیا زراعت عقبیٰ است - اور یہ فرد ہندی کی ارشاد کی - فرد ہندی -

کر لے نیکی تجھ سے جتنی ہوسکے

تخم اچھا ہے - یہ بو گر بو سکے

اور یہ مثل ہندی کی فرمائی - مثل ہندی - جو بوئیگا سو کاٹیگا - اور یہ قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

نیاشامد مشام از طبلہ عود

برآتش نہ کہ چوں عنبر بسوزد

بزرگی بایدت بخشندگی کن

کہ تا دانہ نیفشانی نروید

(۷۶) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں کہ آیا سنگھ سکھ بچہ تودیکا بڑا تیر انداز تھا سب تیر انداز اسے استاد جانتے تھے - اور اس کی استادی تو مانتے تھے - اتفاقاً ایک روز گلاب سنگھ کھتری بچہ اور وہ میدان کی تیر اندازی کو گئے تو بقدر سو قدم ایک بوٹی تھی سبز چھوٹی سی - گلاب سنگھ نے کہا کہ استاد اس بوٹی پر تیر پہنکو آیا سنگھ نے کہا کہ اس پر کیا تیر لگاوں یہ تو بہت قریب ہے اس کا مارنا کیا جب وہ بہت بجد ہوا تب پانچ چار تیر آیا سنگھ نے لگائے ایک اچھا نہ ہوا گلاب سنگھ نے پہلے ہی تیر پر جو اللہ اکبر کر پکارا - تو اس نشانی میں تیر مارا - آیا سنگھ کو اس بڑے بول بولنے کی کمال ندامت ہوئی - اور سب یاروں میں خفت ہوئی - یہ سن کر بادشاہ نے یہ شعر فرمایا - شعر فارسی -

مجال سخن تا نہ بینی ز پیش

بہ بیہودہ گفتن مبر قدر خویش

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - مشتے کہ بعد جنگ یاد آید بکلہ خود باید زد - اور فرد ہندی کی یہ ارشاد کی - فرد ہندی -

بات کہہ مونہہ سے نہ تو اپنے بڑی

دھیان رکھ اپنی زبان پر ہر گھڑی

پھر مثل یہ ہندی کی فرمائی - مثل ہندی - بڑے بول کا سر نیچا - بعد یہ قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

گہہ بود کز حکیم روشن رائے

بر نیاید درست تدبیرے

گاہ باشد کہ کودکے نادان

زغلط بر ہدف* زند تیرے

(۷۷) خبر گذری کہ سردھنے کے متصل ایک گاوں ہے سن ایکہزار دو سو بیس میں حاکم وقت کے ظلم و ستم کے باعث سے عجب ایک واردات عجیب و غریب ہوئی یعنی بے موسم برسات کے ایک ابر کا ٹکڑا بقدر ایک چار پائی کے پیدا ہو کر اس شدت سے کڑکا کہ تمام اس گاوں کے لوگ اسے دیکھنے لگے القصہ یکایک بہت زور سے ایک آواز مہیب ہوئی اور اس میں سے دو پتھر بطور کھنگر کے خاردار اور سیاہ بقدر دو دو سیر کے گر کر زمین میں گڑ گئے لوگوں نے وہ دوڑ کر اٹھائے - اور وہاں کے پسلدار کے پاس لائے - اس نے ساری حقیقت لکھ کر وہ دونو پتھر شاہ جہان آباد میں مٹکلپ ۲۰ صاحب جو بڑا صاحب تھا اسے ارسال کئے - اس نے تمام احوال مفصل لکھ کر اپنی ولایت کو بھیج دیئے - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا کہ یہ خوف کا مکان اور توبہ استغفار کی جگہ ہے قرب قیامت کے یہی نمونے ہیں - اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

ہر جا شود کبود تن من ز سنگ تو

باشد نشانہ زبرائے خدنگ تو

اور یہ مثل فارسی کہی - مثل فارسی - سنگ بجائے خود و زمین است -

* حرف (رنگین) -

اور فرد ہندی کی یہ ارشاد کی - فرد ہندی -

سنگ ہے وہ دل نہوئے جس میں مہر

یہ فلک بے مہر بھی رکھتا ہے مہر

اور یہ مثل ہندی کی بیان کی - مثل ہندی - بھاری پتھر دیکھا چوم کر چھوڑ دیا - بعد یہ قطعہ سعدی کا فرمایا - قطعہ سعدی -

زورت از پیش میرود با ما

با خداوند غیب داں نرود

زور مندی مکن بر اہل زمین

تا دعائے بر آسماں نرود

(۷۸) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں سموسے کی گلی کے قریب بدھو پھول والے کی دوکان تھی - اور اس کو وزیرن کنجڑن سے عشق تھا کہ وہ اس کی جان تھی - جب یہ بات ساری خلقت پر کھل گئی اور لوگوں نے اس وزیرن کو بہت بہت لعنت کی تب اس نے اپنے خاوند سے اور ماں باپ سے فارغخطی لی - اور اس بدھو پھول والے کے ہاتھ میں جاکر دی - اور یہ کہا کہ مجھسے تو نکاح کرلے بدھو نے ہر چند اپنی ماں کو سمجھایا کہ اسے میں گھر میں ڈال لوں اس نے قبول نہ کیا - اور اسے صاف جواب دیا - وہ جو اس بات سے مایوس ہوا تو فراش خانے کی کھڑکی کے باہر ایک کنواں تھا پر اندارا بڑا - وہ اس میں جا کر گر پڑا - وزیرن جو پیچھے سے منع کرنے کو دوڑی تھی اس نے دیکھا کہ یہ تو یوں کنوئیں میں گر کر مرگیا وہ بھی کنوئیں پر اپنی گود سے بچہ جو اس کا تھا اسے بیٹھا کر اور اس کنوئیں میں کود کر مرگئی - یہ غضب کام کرگئی - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا کہ وہ اگرچہ حرام موت موئی لیکن دونوں عاشق پورے تھے - اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

اگر لیلیٰ و مجنون زندہ گشتے

حدیث عشق زین دفتر نوشتے

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - متاع نیک ہر دوکان کہ باشد - اور یہ فرد ہندی کی پڑھی - فرد ہندی -

جو چاہتا نہ ہو اسے چاہا نہ چاہے
اور آپ بھی وہ چاہے تو پھر کیا نہ چاہے

اور یہ مثل ہندی کی ارشاد کی - مثل ہندی - چاہا کی چاکری کیجئے - ان چاہت کا نام نہ لیجئے - پھر یہ قطعہ سعدی کا فرمایا - قطعہ سعدی -

کوتہ نکنم ز دامنت دست
ور خود بزنی بہ تیغ تیزم
غیر از تو ملاذ و ملجا ام نیست
ہم در تو گریزم ار گریزم

(۷۹) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں مرزا رحیم بیگ سلیمان بیگ ارسلان جنگ بہادر کے بھتیجے کو امرد پرستی* سے کمال شوق تھا مگر کچھ بری حرکت نہ کرتے تھے - ان کا ایک غلام کہ جس کا نام مبارک تھا اس پر مرتے تھے - رفتہ رفتہ یہ صورت ہوئی کہ تمام شہر میں اس واسطے سے بدنام ہوگئے - اور وہ میاں بن گیا اور یہ غلام ہوگئے - بادشاہ نے سن کر یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

غلام آب کش باید و خشت زن
بود بندہ نازنین مشت زن

اور یہ مثل فارسی کی فرمائی - مثل فارسی - چوں عاشقی و معشوقی بمیان آمد مالکی و مملوکی از میان برخواست - اور یہ فرد ہندی کی کہی - فرد ہندی -

دل اپنا دیکے رنگین گلرخونکو مفت مرتے تھے
کبھی ہم بھی تو اس باغ جہاں میں سیر کرتے تھے

پھر یہ مثل ہندی کی ارشاد کی - مثل ہندی - کاکا کاہو کے نہ ہوئے - بعد یہ قطعہ سعدی کا فرمایا - قطعہ سعدی -

خواجہ با بندہ پری رخسار
چوں درآید ببازی و خندہ
چہ عجب کو چو خواجہ حکم کند
وین کشد بار ناز چون بندہ

* عمرد پرستی (رنگین) -

(۸۰) خبر گزری کہ رام پور میں سعادت یار خان رنگین کی پانچ چار پٹھان بچوں نے ضیافت کی انھوں کا معمول ایک چار بیت کا گانا ہے کہ ان لوگوں کے بہت پسند خاطر ہوتا ہے اس چار بیت کا ایک خوب گانے والا نہایت بد شکل اس جگہ آکر وہ چار بیت گانے لگا اس کے گانے سے سعادت یار خان رنگین کا ناک میں دم تھا - کس واسطے کہ اس گانے میں نہ تال تھی نہ سم تھا - اس کی آواز کریہہ سے موئے جاتے تھے وہاں جتنے چھوٹے اور بڑے تھے - بلکہ سب کے کانوں کے اور مغز کے کیڑے جھڑ پڑے تھے - بادشاہ نے یہ سن کر یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

بہ تیشہ کس نخراشد ز روئے خارا گل
چنانکہ بانگ درشتے تو میخراشد دل

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - آواز بد بہ کسے نفادر - اور فرد ہندی کی یہ پڑھی - فرد ہندی -

اپنا گانا وہ سناتا تھا کسے
وہ خدا جانے رجھاتا تھا کسے

اور مثل ہندی کی ارشاد کی - مثل ہندی - گاوے نہ بجاوے - پاد پاد رجھاوے - اور قطعہ سعدی کا یہ فرمایا - قطعہ سعدی -

آواز خوش از کام و دہان و لب شیرین
گر نغمہ کند ور نکند دل بفریبد
در پردہ عشاق و خراساں و عراق است
از حنجرہ مطرب مکروہ نہ زیبد

(۸۱) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں امیر الامرا نواب ذوالفقار الدولہ۲۱ مرزا نجف خان بہادر بیمار ہوکر سیروں لہو تھوکنے لگے یعنی سل کی بیماری نہایت کو پہنچی ایک دن حکماء سب جمع تھے اس میں حکیم شریف خان۲۲ نے آکر نبض کو ملاحظہ کرکے مزاج کا احوال پوچھا نواب صاحب کو ازبسکہ عالم یاس کا تھا تو اشک آنکھوں سے اسی وقت جاری ہوئے حکیم صاحب جو ان کو رومال سے پونچھنے لگے تو نواب صاحب نے یہ شعر اپنے حسب حال پڑھا -

سرشک از زخم پاک کردن چہ حاصل
علاجے بکن کز دلم خون نیاید

حکیم صاحب نے عرض کی کہ خاطر جمع فرمائیے انشاءاللہ تعالیٰ جلد فرصت ہو جاتی ہے - بلکہ بلکل صحت ہوجاتی ہے - نواب صاحب نے کہا یہ کنایہ تمہارا مفہوم ہوا - اور خیر مطلب معلوم ہوا - بادشاہ نے سن کر فرمایا کہ یہ شعر بھی حسب حال تھا - شعر فارسی -

چہ میپرسی زمن حال دل غم دیدہات چوں شد
دلم خون گشت و خونم آب و آب از دیدہ بیروں شد

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - گرہہ راہم دل خوش میباید - اور یہ فرد ہندی کی ارشاد کی - فرد ہندی -

ہے غنیمت یہ جو رونا آج ہے
یہ ترا رونا تری معراج ہے

اور یہ مثل ہندی کی بیان کی - مثل ہندی - دکھ درد کا کوئی ساتھی نہیں- اور یہ قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

آہ گہہ گہہ کہ سبزہ در بستان
بدمیری چہ خوش شدی دل من
بگزر اید دست تا بوقتے بہار
سبزہ بینی دمیدہ از گل من

(۸۲) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں میاں الٰہی بخش اور میاں خدا بخش دونوں بھائی سفید باف کے سوداگر سعادت یار خان رنگین کے نہایت دوست ہیں چنانچہ خان موصوف ایک دن جو ان کے پاس ملنے کو گئے تو ان کے سامنے کئی ایک تھان دھرے ہوئے تھے کہ جن کے بیچ میں کف دست سے کم اور روپیے سے کچھ بڑا دھبہ پانی کا وار پار تک تھا انہوں نے کہا یہ کیا سبب ہے کہ تمام تھانوں میں اس طور سے یہ دھبہ لگا ہے انہوں نے فرمایا کہ ہمارے آبا و اجداد سے یہ دستور ہے کہ زکوۃ مدام سال بسال دام دام بہت تقید سے حساب کرکے دیتے اسی باعث سے کبھی ہمارے مال پر کسی صورت کی آفت نہیں آتی ہے یہ جو خلل اب کے ہوا ہے تو دھیان میں یہ گزرا ہے کہ زکوۃ کے مال کو یقین ہے کہ آفت نہیں شاید کہ زکوۃ

کے حساب میں ایک ادھ روپیہ کی ہم سے بھول چوک ہوگئی ہے کہ روپیہ برابر دھب سارے کپڑے میں لگا ہے یہ کہہ کر جو حساب کو غور سے دیکھا تو واقعی کچھ اوپر ایک روپیہ کا فرق میزان میں نادانستہ ہوگیا تھا جس کے سبب سے مال کی یہ صورت ہوئی - ہم نے اسے ادا کرکے شکر کیا کہ آیندہ کو ہمیں نصیحت ہوئی - سعادت یار خان رنگین نے یہ سن کے کہا حق سبحانہ تعالی کے ہاں جو اچھے اور برے لوگوں کی تقسیم ہوتی ہے - تو وہاں اچھوں کو اسی صورت سے تعلیم ہوتی ہے - بادشاہ نے سن کر فرمایا کہ وہاں اسی طرح اچھوں کو سمجھا دیتے ہیں - اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

ہر سو دوراں کس ز در خویش براند
وآنرا کہ بخواند بدر کس نرواند

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - پاک باش بیباک باش - اور یہ فرد ہندی کی بیان کی - فرد ہندی -

پھرا نہ مونہہ کہ ترے کام کی یہ بات ہے جان
یہ بوسہ کیا ہے تیرے حسن کی زکواۃ ہے جان

اور یہ مثل ہندی کی ارشاد کی - مثل ہندی - حساب جو جو - بخشش سو سو - اور یہ قطعہ سعدی کا فرمایا - قطعہ سعدی -

نماند حاتم طائی ولیک تا بہ ابد
بماند نام بلندش بہ نیکوئی مشہور
زکوۃ مال بدر کن کہ فضلہ رز را
چو باغباں ببرد بیشتر دہد انگور

(۸۳) خبر گزری کہ بھرت پور کا قلعہ انگریز سے ایسا لڑا کہ کچھ بیان میں نہیں آتا - اور مدت تلک لڑ کر کس طرح بچ رہا یہ دھیان میں نہیں آتا - کیونکہ انگریز لوگ جس طرف جس سے لڑنے کو جاتے ہیں ادھر سے مونہہ نہیں موڑتے - اور جس مکان کا ارادہ کرتے ہیں اسے بن مارے زنہار نہیں چھوڑتے راجا رنجیت سنگھ جاٹ کہ مالک بھرت پور کا تھا اس میں کچھ اور وصف تو نہ تھا مگر یہ تو نمود رکھتا تھا کہ رعیت کو اپنے سے خوشنود رکھتا تھا - بادشاہ نے سن کر یہ شعر فرمایا - شعر فارسی -

بخت و دولت بہ کامرانی نیست
جز بہ تائید آسمانی نیست

اور مثل فارسی کی یہ کہی - مثل فارسی - چوب نرم را کرم میخورد -
اور فرد ہندی کی یہ ارشاد کی - فرد ہندی -

مت ستا ہرگز کسی کو آپ سے
یہ نصیحت ہم کو ہے ماں باپ سے

اور یہ مثل ہندی کی بیان کی - مثل ہندی - نکر ساس برائیاں تیرے آگے بھی جاٸیاں - اور قطعہ سعدی کا یہ فرمایا - قطعہ سعدی -

بادشاہے کو روا دارد ستم بر زیردست
دوستدارش روز سختی دشمن زور آوراست
با رعیت صلح کن در جنگ خصم ایمن نشین
زانکہ شاہنشاہ عادل را رعیت لشکر است

(۸۴) خبر گذری کہ شاہ جہان آباد میں سعادت یار خان رنگین کے اپنے بھائی بندوں سے نہیں بنتی اس کا سبب کیا ہے - مدام کسی نہ کسی سے کھٹا پٹی رہتی ہے اگر رسم دنیا کی یہی ہے تو اسکا عجب کیا ہے - لیکن اللہ کے فضل سے وہ سب اہل ہیں کوئی ان میں سے بیراہ نہیں - اس بات سے کون سا شخص ہے جو آگاہ نہیں - بادشاہ نے سن کر یہ شعر فرمایا - شعر فارسی -

دوستانم ز دشمناں بترانـد
دشمناں خود علامت دگراند

اور یہ مثل فارسی کی بیان کی - مثل فارسی - خوش است کہ درپے شکست خویش است - اور فرد ہندی کی پڑھی - فرد ہندی -

عاقل و غافل تو ہیں صورت میں ایک
فرق ہے نکتے ہی کا دونوں میں ایک

اور مثل ہندی کی یہ ارشاد کی - مثل ہندی - گھر کی مرغی دال برابر -
اور قطعہ سعدی کا یہ فرمایا - قطعہ سعدی -

شنیدم کہ مرداں راہ خدا
دل دشمناں ہم نکردند تنگ
ترا کے میسر شود ایں مقام
کہ با دوستانت خلاف است و جنگ

(۸۵) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں حضرت مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب درس فرماتے تھے اور لوگ بیٹھے سنتے تھے قضا را بیاں ایک دن یہ تھا کہ شارب کو اتنا لینا چاہیے اور حد شرع سے ان کا بڑھانا برا ہے کہ روز قیامت کو یہاں کے بال سینخچے بن جاویں گے اور سجدہ نہ کرنے دینگے - یہ ڈرنے کی جگہ ہے اور قول جناب مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کا ہے کہ اگر گناہ نہ ہوتا تو میں اوپر کے لب کے پوست کو دور کرتا یا جلا دیتا کہ یہاں ہرگز بال نہ نکلتے لیکن کیا کروں کہ جلانے اور کاٹنے کا حکم نہیں ایک مرد فقیر منشی محمد عظیم صاحب کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور منشی صاحب کے موچھوں کے بال حد شرع سے زیادہ تھے اس فقیر نے ہاتھ بڑھا کر ایک موچھ ان کی پکڑ کر خوب کھینچی اور کہا کہ سنا حکم شرع کا کیا ہے ازبسکہ منشی صاحب مرد بردبار تھے انہوں نے اصلا دم نہ مارا - لیکن لوگوں نے ان کے صبر اور اس کی زیادتی کو دیکھکر اسے بہت دودکارا - جب وہ فقیر کھسیانے ہو کر گفتگو میں کچھ نئے نئے گل کترنے لگے - تب ناچار ہوکر منشی صاحب بھی سخت تقریر کرنے لگے - شاہ عبدالعزیز صاحب نے فرمایا کہ دونوں صاحب خاموش ہوں میں دونوں کی تشفی کردیتا ہوں کہ نزاع ہمگر اٹھ جائے - اور تسکین آجائے - جب دونوں خاموش رہے تب انہوں نے پہلے فقیر صاحب کو کہا کہ صاحب کو زیادتی کرنی کیا ضرور تھی جس قسم سے حکم شرع کا ہے میں بیان کرچکا تھا اور یہ سنتے تھے آپ کا ان کو کہنا کیا خدا اور رسول کے کہنے سے زیادہ تھا آپ نے تکلیف کرکے بہ این خوبی سمجھانے کا قصد کیوں کیا اور منشی صاحب سے فرمایا کہ اگرچہ انہوں نے زیادتی اور آپ نے صبر بہت کیا لیکن صاحب آزردہ خاطر نہ ہوں بلکہ خدا کا شکر کریں کہ حضرت بو علی قلندر کے شارب کے بال حد شرع سے زیادہ تھے اس وقت کے قاضی نے دیکھ کر اپنے ایک خادم کو بھیجا کہ موافق شرع کے کتر ڈالے حضرت بو علی قلندر نے جو بہ نظر جلال اس کی طرف دیکھا تو وہ غش کھا کر گر پڑا یہ احوال سن کر قاضی خود گیا اور آپ کی ایک موچھ پکڑ کر ایسی کھینچی کہ آپ چت ہوگئے اس نے چھاتی پر بیٹھ کر بموجب حکم شرع کے کتر ڈالیں ایک شخص نے بو علی قلندر سے پوچھا کہ آپ نے قاضی کو بہ نظر جلال کیوں نہ دیکھا فرمایا کہ وہ احکام شرع لایا تھا اس کے نہ ماننے میں فقط گناہ تھا اور یہ خود شرع مجسم ہوکر آئے تھے اس کا نہ ماننا کفر تھا اس واسطے اطاعت کی غرض کہ حضرت بو علی قلندر جب تک جئے اکثر اپنے اس موچھ کو پکڑ

کر فرماتے تھے کہ ایسی موچھ زہے نصیب تیرے کہ تو راہ خدا میں کھچی ہے پس صاحب بھی اس کا شکر بجا لائیں کہ آج صاحب کی موچھ نے بھی وہی رتبہ بہم پہنچایا - اور بے شبہہ وہی مقام پایا - اور ہم ہزار ہزار شکر کریں کہ ہمنے وہ ماجراء کانوں سے سنا تھا سو ہم کو آنکھ سے اس نے دیکھایا - یہ سن کر دونوں صاحب قائل و معقول ہوئے - اور منشی صاحب نے اپنے شارب کے بال اسی وقت کتروا ڈالے اور مقبول ہوئے - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا کہ الحمد اللہ کہ ہمارے وقت میں بھی ایسے لوگ ہیں کہ وہ حکم شرع پر ایسے مستعد ہوتے ہیں اور ایسے بھی ہیں کہ وہ اس پر صبر کرتے ہیں اور ایسے ہیں کہ وہ دونوں کے جھگڑے کو کس خوبی سے انفصال کرتے ہیں حق سبحانہ جل شانہ زیادہ توفیق دے - اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

علم ہرچند بیشتر خوانی
چوں عمل در تو نیست نادانی

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - یک من علم را دہ من عقل باید - اور یہ فرد ہندی کی بیان کی - فرد ہندی -

عمل نیک کرے ہر کوئی لیکن رنگین
نیک اعمال کے کرنیکو ہے شیطان مانع

اور یہ مثل ہندی کی ارشاد کی - مثل ہندی - نادان بات کرے دانا قیاس کرے - اور یہ قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکار اند
تا تو نانے بکف آری و بہ غفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری

(۸۶) خبر گذری کہ بنارس میں حکیم غلام علی خان بڑے حکیم حاذق تھے خصوصاً ہیضے* کی بیماری کا خوب علاج کرتے تھے - لیکن آپ اسؔ بیماری سے بہت ڈرتے تھے - چنانچہ تمام عمر ہیضے کے خطرے سے کم خوری میں اپنے اوقات بسر کرگئے - اور آخر کار جب وقت آکر پورا ہوا تب ہیضے ہی کی بیماری سے مرگئے - بادشاہ نے سن کر یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

* حیضے - (رنگین) -

معدہ چو پر گشت و شکم درد خواست

سود ندارد ہمہ اسباب راست

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - رنگریز بریش خود در ماندہ

اور فرد ہندی کی یہ ارشاد کی - فرد ہندی -

جس کو کھانے پر نہ اپنے دھیان ہو

جلد بیماری سے وہ ہلکان ہو

اور مثل ہندی کی یہ فرمائی - مثل ہندی - تھوڑا کھانا اور بنارس میں رہنا - اور قطعہ سعدی کا یہ پڑھا - قطعہ سعدی -

اندروں از طعام خالی دار

تا درو نور معرفت بینی

تہی از حکمتے بعلت آن

کہ پری از طعام تا بینی

(۸۷) خبر گذری کہ فیروز پور جھرکہ میں نواب احمد بخش خان سے سعادت یار خان رنگین ایک مغل نو آمد ولایتی کی بہت سی تعریف کی انہوں نے کہا کہ انسان کا احوال سالہا سال میں دریافت نہیں ہوتا تم نے چند روز میں اس کی اتنی خوبیاں معلوم کرلیں - اور ہم سے بہت مبالغہ کرکے کہہ دیں - بہیا تمہاری دانائی سے یہ بات نہایت بعید ہے - اور یہ معاملہ بیرون از گفت و شنید ہے - غرض بعد چند مدت کے اس مغل نے ایسے ایسے فعل ظاہر کئے کہ وہ احوال لکھنے میں نہیں آتا - اور سعادت یار خان رنگین کو اس تعریف کرنے کی ایسی خجالت ہوئی کہ اس کا بیان نہیں کیا جاتا - بادشاہ نے سن کر یہ شعر فرمایا - شعر فارسی -

اول اندیش وانگہے گفتار

پای پیش آمدہ است و پس دیوار

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - سخن شنیدن بیخ دولت است -

اور یہ فرد ہندی کی ارشاد کی - فرد ہندی -

عقل زایل کیا ہوا چندے رہے

جب سمجھ آئی تب ہی اپنی سہے

اور یہ مثل ہندی کی ارشاد کی - مثل ہندی - فجر کا بھولا جو شام کو گھر میں آوے تو اسے بھولا نہیں کہتے - اور یہ قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

تواں شناخت بہ یکروز از شمایل مرد

تا کجاش رسید است پایگاہ علوم

ولے زباطنش ایمن مباش و غرہ مشو

کہ خبث نفس نہ گردد بسالہا معلوم

(۸۸) خبر گذری کہ کمونے کے قلعہ میں جو دوندی خان۲۳ پٹھان تھا بحسب اتفاق انگریز کی فوج اسے خالی کروانے کو جاکر لگی تو مارے گولوں کے اس کا ایک ایک کنگورا اور ایک ایک برج اور ڈنڈا گر پڑا - مگر وہ حد سے زیادہ تردد نمایاں کرکے لڑائیاں لڑا - آخر کار سب کی چھاتیوں پر مونگ دل گیا - یعنی آدھی رات کو معہ اپنی سپاہ اور اسباب کے صاف نکل گیا - اس کو سپاہ کا بہت ذوق تھا - مدام تنخواہ لوگوں کو دیا کرتا تھا یہ شوق تھا - بادشاہ نے سن کر فرمایا کہ وہ بڑا بے جگر سپاہی تھا - اور یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

ہماں بہ کہ لشکر بجان پروری

کہ سلطان بہ لشکر کند سروری

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - زر سفید برائے روز سیاہ است - بعد یہ فرد ہندی کی ارشاد کی - فرد ہندی -

ایذا مجھے دینے سے حاصل تجھے کیا ہوگا

تو مجھسے بھلائی کر تیرا بھی بھلا ہوگا

اور یہ مثل ہندی کی بیان کی - مثل ہندی - جیسا تیرا لون پانی ویسا میرا کام جانی - اور یہ قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

برو با دوستان اسودہ بنشین

چو بینی درمیان دشمناں جنگ

وگردانی کہ باہم یک زبان اند

کمان را زہ کن و بربارہ نہ تنگ

(۸۹) خبر گذری کہ پاٹن کی لڑائی میں نواب احتشام الدولہ مرزا اسمعیل بیگ خان نے سیندھیہ پٹیل مرہبٹے سے شکست کھائی تو سعادت یار خان رنگین بھی ان کے رفیق تھے تمام مال اسباب کھو کر لکھنئو میں افلاس کی حالت میں آئے اور مرشد زادہ آفاق مرزا محمد سلیمان شکوہ۲۴ بہادر شہزادے کے ملازم ہوئے بحسب اتفاق ان سے جو بہت موافقت آگئی تو انہوں نے اپنی سرکار کے اکثر امورات

میں ان کو دخل دیا - غرض سعادت یار خان رنگین نے کچھ پاس نمک اور اپنی آبرو کا اور خوف خدا کا نہ کیا - اور کتنی مدت میں بہت سے روپیے ان کی بر خرید و فروخت میں چرائے - اورا راہیات میں اڑائے - بعد دس پندرہ برس نے جو روزگارا چھوٹ گیا تھا یکایک ان کو یہ سمجھ آئی کہ خدا کو کیا مونہہ دیکھاوں گا ایک دن مرشد زادہ کے پاس جاکر وہ سب حال برسر دربار گذارش کیا کہ اتنا اتنا کچھہ حضور کا میں نے چرایا ہے - اب خوف خدا کا آیا ہے - اور مینے توبہ کی ہے مگر اس مبلغ خطیر کے؛ ادا کرنیکا مقدور نہیں رکھتا امیدوار ہوں کہ للہ وہ مجھکو معاف ہو - تاکہ دل اس عاصی کا اس گناہ کی طرف سے صاف ہو - مرشد زادے نے فرمایا کہ تم نے میری ایسی خدمت کی ہے اور خوش رکھا ہے کہ مینے دل و جان سے بخش دیا - اور اس کے سوا اور بہت کچھہ انعام کیا - بادشاہ نے یہ بات سن کر فرمایا کہ/آفرین ہے یوں ہی چاہیے تھا - اور یہ شعر فرمایا - شعر فارسی -

غم فرزند و نان و جامہ و قوت
بباز دارد ز سیرت ملکوت

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - ہر جا کہ گل است آنجا خار است و ہر جا کہ گنج است آنجا مار است - اور یہ فرد ہندی کی بیان کی - فرد ہندی -

زن و فرزند سب دشمن ہیں جیکے
نہیں آتا کوئی آڑے کسی کے

اور مثل ہندی کی ارشاد کی - مثل ہندی - سیانا کوا ہے گو کھاتا ہے - اور یہ قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

تشنہ سوختہ بر چشمہ حیواں چو رسد
تو نہ پندار کہ از پیل دماں اندیشد
ملحد گرسنہ درخانہ خالی برخوان
عقل باور نکند کز رمضان اندیشد

(۹۰) خبر گذری کہ شاہ جہان آباد میں میر حسین علی صاحب کے گھر میں مدت سے ایک اندھی بڑھیا رہتی تھی ایک دن آدھی رات کو سوتے سوتے وہ چلا اٹھی کہ دوڑیو میں موی میر صاحب اور ان کے گھر کے کئی شخص دوڑ کر گئے اور پوچھا کیا ہے اس نے کہا کہ مینے ابھی خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت خوبصورت کہ جس کے مونہہ کے آگے آفتاب شرمندہ ہو وہ مجھسے کہتا ہے کہ

میری طرف دیکھ میںنے اس کی آنکھوں کی اور چہرے کی طرف دیکھا تو ایک نور کا سا عالم اس کے چہرے کا تھا اس نے پھر مجھ سے کہا کہ اگر تو کہے تو میں تیری آنکھیں حکم خدا کے سے اچھی کردوں میںنے کہا اچھا اس نے مجھے لٹا کر اور میری چھاتی پر چڑھ کر ایک نشتر میری آنکھ میں ایسا مارا کہ میںنے تم لوگوں کو چلا کر پکارا - اور اب کیا پوچھتے ہو دونوں آنکھیں اچھی ہوگئیں - اور مجھے سب کچھ نظر آتا ہے - سب نے جو امتحان کیا تو وہ سچ کہتی تھی اور تعجب سے ہر ایک کے منہ کو دیکھ رہتی تھی - چنانچہ کتنی مدت ہوئی ہے کہ اس کی دونوں آنکھیں زینت بخش تن ہیں - اور جیسی چاہئیں ویسی روشن ہیں - بادشاہ نے یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

چشم بر چشم چو افتاد چہ چشمے دیدم

چشم زخمی نرسد زخمئی چشمے شدہ ام

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - چشم از دیدن روئے نیکان روشن گردد نہ از باغ و بہار - اور یہ فرد ہندی کی فرمائی - فرد ہندی -

چشم دل کو کھول تو سینہ کے بیچ

سوجھتی تجھکو رہے تا اونچ نیچ

اور مثل ہندی کی یہ ارشاد کی - مثل ہندی - اندھا کیا چاہے دو آنکھیں - پھر یہ قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

عجب مہ پارہ عابد فریبے

ملایک صورتے طاوس زیبے

کہ بعد از دیدنش صورت نہ بندد

وجود پارسایانرا شکیبے

(۹۱) خبر گزری کہ شاہ جہان آباد میں نواب سیف* الدولہ نجف قلی خان بہادر صوبہ دار تھے اور ان کا کمال انصاف کی طرف مزاج مصروف تھا اس عہد میں ایک شب مرزا جان نوجوان کہ نہایت خوبصورت تھا اس نے ایک کسبی رنڈی سے پوشیدہ ایک اجنبی مکان میں اور کسی کے نام سے خرچی بلوا کر اول تو اس سے فعل بد کیا اور بعد دو تین چھریاں مار کر اسے مار ڈالا اور اس کا گہنا پاتا اتار کر شہر میں پوشیدہ ہورہا صبح کو تمام شہر میں تقید ہوئی کہ اس قاتل کو

* صیف (رنگین) -

تحقیق کرکے لاویں بارے کتنے دن میں کوتوال اسے ایک شخص کی حویلی میں سے مشکیں جکڑ کر لے آیا - اور سرکار میں خبر کی کہ فلانے شخص کو کوتوال پکڑ کر لے آیا - نواب صاحب نے حکم کیا کہ اسے جلد اس مکان سے نکالو - اور کوتوالی چبوترے میں لیجا کر اس کے عیوض میں مار ڈالو - چنانچہ جس وقت کہ اس کو کوتوالی چبوترے میں لیجا کر گردن مارا - اس وقت زن و مرد کا عجب عالم تھا - یعنی ہر ایک اس کی جوانی پر اور حسن پر رحم کھا کر روتا تھا اور بیدم تھا - بادشاہ نے سن کر یہ شعر فرمایا - شعر فارسی -

ترحم بر پلنگ تیز دنداں

ستمگارے بود برگوسپنداں

اور مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - بچہ خلف ورنہ تلف - اور فرد ہندی کی یہ ارشاد کی - فرد ہندی -

ایسے جینے سے ہے مر جانا بھلا

اس جہان سے ہے گزر جانا بھلا

اور یہ مثل ہندی کی بیان کی - مثل ہندی - بڑے انسان کا مونہہ کالا - اور یہ قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

بادشہ پاسبان درویش است

گرچہ نعمت بفر دولت اوست

گوسپند از برائے چوپاں نیست

بلکہ چوپاں برائے خدمت اوست

(۹۲) خبر گزری کہ لکھنئو سے جو صاحب عالم شاہزادہ آفاق مرزا محمد سلیمان شکوہ بہادر جو شکار کھیلنے کو نکلے تو جریدہ دس پانچ سواروں سے خیر آباد میں جانکلے وہاں کے لوگ جو اکثر اسباب تحفہ بیچنے کا لائے تو حضور میں اس وقت کچھہ ساتھہ نہ تھا لوگوں نے عرض کی کہ لکھنئو یہاں سے دو اوپر تیس کوس ہے آنے جانے میں چار اوپر ساٹھہ کوس ہوئے کوئی ایسا شخص جاوے - کہ جتنے روپے ارشاد ہوں تین چار دن میں لے آوے - حضور سے ارشاد ہوا کہ یہ کام سعادت یار خان رنگیں کا ہے چنانچہ اسی وقت پہر بھر دن رہے یہ فرماکر رخصت کیا کہ جلد جاکر ہزار روپے لاو - مگر جہاں تک ہوسکے کوشش کرکر اپنے کو جلدی سے حضور میں پہنچاو - وہ حضور سے رخصت ہوکر دوسرے دن بعد از دوپہر ایک ہی گھوڑے پر لکھنئو سے یعنی آٹھہ پہر میں ہزار روپے کمر

میں باندھ کر لائے - اور گھوڑا اصلا ماندگی نہ لایا اس سہولیت سے گئے اور لے آئے - بادشاہ نے سن کر یہ شعر پڑھا - شعر فارسی -

بچشم خویش دیدم دربیابان

کہ مرد آہستہ بگزشت از شتابان

اور یہ مثل فارسی کی کہی - مثل فارسی - جلدی کار شیطان است - اور یہ فرد ہندی کی ارشاد کی - فرد ہندی -

کام جلدی کا ہے ایسے رنگین زبون

کرگئے ہیں پند یہ سب رہنمون

اور مثل ہندی کی یہ فرمائی - مثل ہندی - جو دور چلے وہی اگٹ کرے - اور یہ قطعہ سعدی کا پڑھا - قطعہ سعدی -

خاک مشرق شنیدہ ام کہ شود

بچہل سال کاسہ چینی

صد بروزے کنند در بغداد

لا جرم قدر و قیمتش بیدنی

(۹۳) خبر گزری کہ اکبر آباد میں مرزا ابراہیم بیگ بیٹا نواب احتشام الدولہ اسمعیل خان بہادر کا اکبر آباد میں بود و باش رکھتا ہے ساتھ انواع آوارگی یاوہ گردی اور بے غیرتی کے معاش کرتا ہے - چنانچہ ایک سال محرم کی دسویں تاریخ سیاہ کپڑے پہنے ہوئے سر راہ کربلا کہ جہاں شہر کے تعزیے دفن ہوتے ہیں ساتھ چند اوباش کے بیٹھا ہوا دم نخوت کا بھرتا تھا - اور ایک تعزیہ پلٹن انگریز کی تلنگوں کا ساتھ کر و فر احتشام اور احترام پلٹن کے اس راہ سے گزرتا تھا - تین چار سو تلنگے پلٹن کے بندوقیں اور تپنچے چھوڑتے ہوئے تعزیے کے ساتھ آتے تھے - اور دو سقے پلٹن کے خالی مشکیں کندھے پر سب سے تیس چالیس قدم آگے دم چار یار کہتے ہوئے چلے جاتے تھے - مرزا ابراہیم بیگ نے دو چار لچوں کی حمایت سے ان سقوں کو خوب مارا - یہاں تک زدوکوب کی کہ ہر ایک ان دونوں میں سے دم پنچتن کہہ پکارا - اس عرصہ میں تعزیے کے ساتھ ساتھ تلنگے اپنی کنپیاں اور ٹولیاں جمائے ہوئے آ پہنچے - اور وہ دونوں سقے فریاد و الغیاث کرتے ہوئے پلٹن کے صوبہ دار کے پاس جا پہنچے - پلٹن کے تلنگوں نے سنتے ہی اس منڈیر پر کہ جس پر مرزا ابراہیم بیگ معہ دو چار

بدمعاشوں کے بیٹھے تھے ہلا کیا - اور مرزا ابراہیم بیگ کو ساتھ ان سب بد وضعوں کو پکڑ کر جوتے اور پیزار سے ان سقوں کا بدلا لیا - اور یہاں تک ان سب کو مارا کہ بے دم ہو کر سوسو بار دم چار یار بولے - اور ہزاروں آدمیوں نے آنکھیں تماشے پر اور لب طعن پر کھولے - صاحب جج اس ضلع کا اس بلوے کو سن کر مکان عدالت سے کہ کربلا سے نہایت قریب ہے سوار ہو کر آیا - اور اس نے واسطے دریافت کرنے کے دونو سقے اور کئی تلنگوں کو اور مرزا ابراہیم بیگ سمیت ان سب بدوضعوں کو اپنے پاس بلایا - آخر کو یہ حکم دیا کہ یہ مدعی اور مدعا علیہ عدالت میں حاضر ہو کر اپنا اپنا اظہار کریں - اور اردلی کے سواروں کو کہا کہ تلنگوں کو پیادہ پا لیجاویں - اور ابراہیم بیگ کو سوار کرکر لاویں - تاکہ عدالت میں کچھ کچھ تہدید کرکر تلنگوں کو پلٹن میں اور ان سب کو اپنے اپنے گھر میں پہنچاویں - چنانچہ یوں ہی کیا تماشہ یہ ہے کہ مرزا ابراہیم بیگ آج تک فخریہ کہتے ہیں کہ ہم کو صاحب جج اکبر آباد نے چوبدار کے گھوڑے پر سوار کرکے بھیجا تھا - بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا - شعر فارسی -

بر پدر مردہ مناز اے جواں

گر نہ سگی چوں خوشی از استخواں

مثل فارسی - بادشاہ بدست خود بریدہ - فرد ہندی -

سچ تو ہے رنگین کہ اپنی حرمت اپنے ہاتھ ہے

چھیڑ کر سیتار کو کیا کیا سنا مضراب نے

مثل ہندی - اونچی دوکان پھیکا پکوان - قطعہ سعدی -

دانی کہ چہ گفت زال بار ستم گرد

دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمرد

دیدم کہ بے آب از سرچشمہ خورد

چوں بیشتر آمد شتر و بار ببرد

* * * * * *

تمام شد نسخہ بہشت نورتن رنگین کہ مشہور بہ اخبار رنگین است - تصنیف سعادت یار خان رنگین پسر محکم الدولہ طہماس بیگ خان اعتقاد جنگ بتاریخ نوزدہم جمادی الاول روز شنبہ در شہر باندہ بندیل کھنڈ در عہد محمد اکبر شاہ بادشاہ سن ۱۸۲۹ء جلوس مطابق ہجری سن ۱۲۴۹ھ بوقت سہ پہر بدستخط مصنف مذکور تحریر یافت

نوشتم بماند سیہ بر سپید

نویسندہ را نیست فردا امید

تعلیقات و حواشی
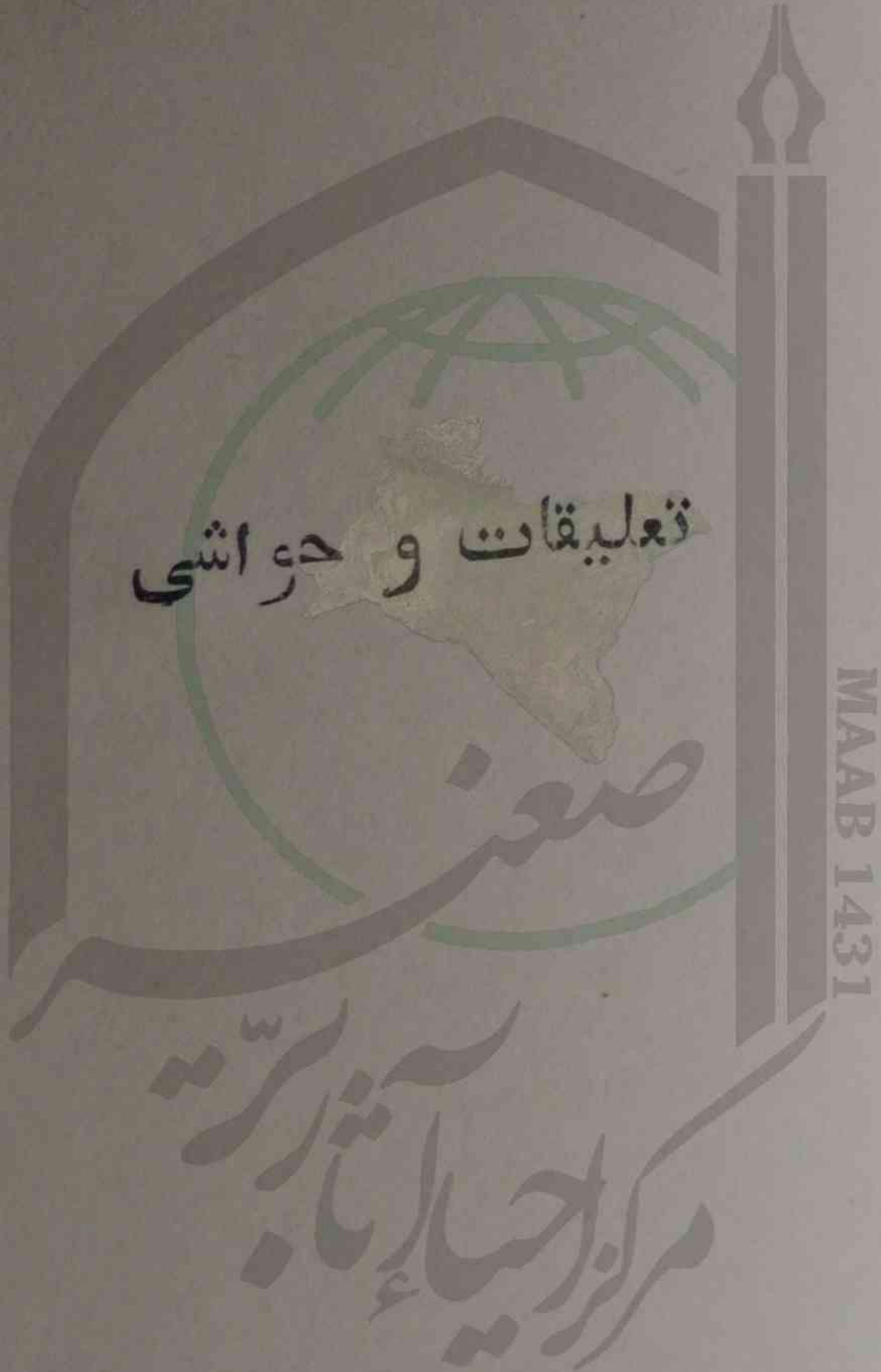
(۱) نواب ضابطہ خاں

روہیلہ سردار امیرالامراء نواب نجیب الدولہ نجیب خان پچاس سواروں کے عہدے سے ترقی کرکے اعلیٰ مرتبہ تک پہنچے - مغلیہ سلطنت دم توڑ رہی تھی اس کو اپنی ہمت اور کارکردگی سے کچھ مضبوط کیا شاہ ابدالی کو بلا کر پانی پت کے میدان میں مرہٹوں کی گوشمالی کی - چنانچہ ان کا دلی کے بادشاہ بننے کا خواب ختم ہوگیا - نجیب الدولہ جنگ پانی پت کے بعد امیر الامراء بنائے گئے ساٹھ برس کی عمر میں سن ۱۷۷۱ء میں وفات پائی - نجیب الدولہ کا بیٹا ضابطہ خاں ان کا جانشین ہوا - شاہی خاندان کی حفاظت اس کے سپرد تھی نجیب الدولہ کی آنکھ بند ہوتے ہی مرہٹوں نے دوبارہ زور پکڑا اور دارالسلطنت پر قابض ہوگئے قلعہ میں شہزادہ جواں بخت کو بدستور قائم رکھا شاہ ابدالی ان کو شاہ عالم کا جانشین بنا کر گیا تھا مرہٹے اس کی طرف سے انتظام کرنے لگے ضابطہ خاں مرہٹوں سے مقابلہ نہ کرسکا اور اپنی ریاست سہارن پور اور نجیب آباد کو چلا گیا - شاہ عالم الہ آباد سے دلی روانہ ہوئے ۲۵ دسمبر سن ۱۷۷۱ء کو قلعہ میں داخل ہوئے - عبدالاحد خاں کشمیری مخاطب بہ مجدالدولہ مدارالمہام بنا - اس زمانے میں مرزا نجف خاں کی دربار شاہ عالم میں باریابی ہوئی - شاہ عالم نے ضابطہ خاں کے خلاف شاہی فوج نجف خاں کی سرکردگی میں روانہ کی - ضابطہ خاں کو شکشت ہوئی وہ بھاگ کر اودھ شجاع الدولہ کے پاس چلا گیا - نجف خاں نے اس کا گھر بار اہل و عیال اور خزانہ اپنے قبضے میں کیا - غلام قادر خاں ابن ضابطہ خاں گرفتار ہوا اور بادشاہ کے حضور میں پیش ہوا - ضابطہ خاں نے مجدالدولہ سے ساز باز کی جو سکھوں سے میل کرکے شاہجہاں آباد پر حملے کا ارادہ کر رہا تھا کہ نجف خاں مقابلہ پر پہنچ گیا دونوں داد شجاعت دیتے رہے پھر صلح ہوگی اور باہمی قرابت داری ہوگئی - سہارن پور کی فوجداری ان کو مل گئی سن ۱۷۸۵ء میں

ضابطہ خاں فوت ہوا غلام قادر اس کا جانشین ہوا - ضابطہ خاں شاہ فخرالدین دہلوی کا مرید تھا -

او درحسن اعتقاد مری بود بینظیرو در سعادت ازلی یکتائے روزگار بود
دیکھو مناقب فخریہ صفحہ ۳۸

ضابطہ خاں حضرت شاہ عبدالعزیز اور ان کے بھائیوں کی بھی بڑی خدمت کیا کرتا تھا -

(۲) شاہ نظام الدینؒ

شاہ نظام الدین احمد المتخلص بہ نظامی ان کے والد عہد اورنگ زیب میں دلی آئے اور سن ۱۰۹۰ھ میں ان کا انتقال ہوا شاہ نظام الدین کی تعلیم و تربیت دلی میں ہوئی - مادھو جی سندھیا نے اپنی طرف سے ناظم دہلی کردیا تھا ان کے برادر زادہ میر سیدعلی غمگیں گوالیاری نے اپنے عم محترم کی مدح میں یہ رباعی لکھی -

عموی مرے جو شہ نظام الدین تھے
اس عہد کے شیخ ان کے خوشہ چین تھے
ظاہر میں تھے گو تلون دنیا میں
باطن میں مگر وہ صاحب تمکین تھے

ان کا ذکر مجموعہ نغز (جلد دوم صفحہ ۲۸۰) میں میر قدرت اللہ قاسم نے ان الفاظ میں کیا ہے -

سید نظام الدین احمد قادری است مدظلہ و سلمہ و بہ مدتے مرید و عہدے بعید حفاظت و نظامت شاہجہاں آباد-----

شاہ نظام الدین احمد کے مفصل حالات مرزا ابراہیم بیگ چغتائی کی کتاب سیرت الصالحین میں موجود ہیں جو آگرہ اخبار پریس میں سن ۱۳۴۸ھ میں طبع ہوئی - دیکھو برہان دہلی اپریل سن ۱۹۶۱ء صفحہ ۲۱۳

(۳) نواب امیر خاں

محمد شاہ کے عہد میں طالع یار خاں ابن کالے خاں افغان جو اپنے قبیلے کے دس آدمیوں کو لے کر جوہر (بنیر) سے ہند پاکستان آئے اور سنبھل ضلع مرادآباد کی سرائے ترین میں مقیم ہوئے - طالع یار خان نواب علی محمد خان والی روہیل کھنڈ کے لشکر میں سپاہی تھے - نواب دوندے خان نے ان کی نگاہ داشت کی اور وظیفہ مقرر کردیا - امیر خان سن ۱۱۸۲ھ مطابق ۱۷۶۸ء میں پیدا ہوئے - امیر خاں باپ کی غربت کی وجہ سے تعلیم حاصل نہ کرسکے - بیس برس کی عمر میں تلاش روزگار کی غرض سے وطن سے نکلے اپنی بہادری دلاوری اور شجاعت کا ہند پاکستان میں سکہ بٹھا دیا - مرہٹہ سکھہ انگریز ہر ایک پر ان کی ہیبت تھی - ہلکر ان کا بہت خیال کرتا تھا سن ۱۸۱۷ء میں انگریزوں نے راجہ ہلکر کے علاقہ میں سے ایک حصہ نواب کو دے دیا جو ریاست ٹونک کہلاتا ہے سترہ سال تک ٹونک میں نہایت قابلیت سے حکمرانی کی - سن ۱۲۵۰ھ مطابق ۱۸۳۴ء میں انتقال کیا - نواب وزیر الدولہ ان کے جانشین ہوئے -

تفصیلی حالات کے لئے دیکھو نواب امیر الدولہ محمد امیر خاں مرتبہ بساون لال (انگریزی) کلکتہ ۱۸۳۲ء

(۴) بو علی شاہ قلندر

شیخ شرف الدین بو علی قلندر امام اعظم حضرت ابو حنیفہ کی اولاد سے تھے - سن ۶۰۵ھ میں شیخ کی ولادت پانی پت میں ہوئی علوم و فنون کی تحصیل کے بعد کوچہ فقر میں قدم رکھا حضرت قطب الدین بختیار کاکی اور حضرت شیخ نظام الدین اولیاء بدایونی سے فیض حاصل کیا - ہم عصر سلاطین آپ کی بےحد عزت کرتے تھے - ۱۳ رمضان المبارک سن ۷۲۴ھ میں وصال ہوا -

دیکھئے اخبار الاخیار صفحہ ۱۲۱ و بزم تیموریہ صفحہ ۲۵۰

(۵) نواب آصف الدولہ

آصف الدولہ نواب شجاع الدولہ کا بڑا لڑکا اور اودھ کا چوتھا نواب وزیر تھا ۲۶ ذی القعدہ سن ۱۱۸۸ھ مطابق ۱۷۷۵ء کو تخت

حکومت پر بیٹھا۔ ۲۸ سال حکومت کی ۲۸ ربیع الاول سن ۱۲۱۲ھ مطابق ۱۷۹۷ء کو فوت ہوا۔ اس کی تخت نشینی تک فیض آباد صوبہ اودھ کا دارالحکومت تھا اس نے لکھنؤ کو صوبہ کا صدر مقام قرار دیا۔ اس کی والدہ بہو بیگم کے مرنے کے بعد لکھنؤ کو عروج ہوا۔ اس نے لکھنؤ میں متعدد عمارتیں بنوائیں امام باڑہ اور باولی مکان سن ۱۱۹۶ھ میں تعمیر ہوئے اور ان پر پچاس لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ اس نے سوا پانچ لاکھ روپے کے صرفے سے ایک نہر عراق میں دریائے فرات سے نجف اشرف تک تعمیر کرائی جو سولہ فرسخ یا تقریباً ۳۲ میل لمبی ہے۔ سلطنت مغلیہ کی بربادی کی وجہ سے دہلی کے شعراء اور اہل کمال لکھنؤ آگئے تھے۔ مرزا سودا میر تقی میر حسن اور میر سوز کی وجہ سے لکھنؤ شعر وسخن کا گہوارہ بن گیا تھا۔ آصف الدولہ خود بھی شاعر تھا۔ امامیہ مذہب کی اشاعت اس کے عہد میں خاص طور سے ہوئی۔

ملاحظہ ہو عماد السعادت صفحہ ۱۱۹ تا ۱۵۹۔ قیصر التواریخ صفحہ ۹۰۔ تاریخ اودھ از نجم الغنی جلد سوم

(۶) نواب سعادت علی خاں

آصف الدولہ کا چھوٹا بھائی تھا۔ دونوں بھائیوں میں کشیدگی تھی یہ بریلی آگرہ ڈیگ وغیرہ میں مقیم رہا۔ آصف الدولہ کے مرنے کے بعد اس کا پسر خواندہ وزیر علی خاں جانشین ہوا جو چار ماہ حکومت کرنے کے بعد معزول کردیا گیا۔ سعادت علی خاں انگریزوں کی سرپرستی میں تخت پر بیٹھا اور تقریباً نصف ملک اودھ کمپنی نے لے لیا۔ اس میں روہیل کھنڈ کا علاقہ بھی شامل تھا۔ سعادت علی علم و فن اور شعر و ادب کا قدرداں تھا۔ انشاء مصحفی ناسخ اور قتیل وغیرہ اس کے دربار کے سربر آوردہ شاعر تھے سن ۱۸۱۴ء میں فوت ہوا انشاءؔ نے سعادت علی خاں کے کہنے سے لطائف السعادت بحر السعادت مثنوی شکار نامہ اور دریائے لطافت لکھیں۔

(۷) مرزا شفیع

نجف خاں ذوالفقار الدولہ کا بھتیجا تھا افراسیاب خاں کے بعد امیر الامراء بنا اسمعیل بیگ نے ڈیگ کے قیام میں سن ۱۱۰۷ھ مطابق

۱۷۸۲ء میں مرزا شفیع کو قتل کر ڈالا - کسی نے کہا ہے -

نجف خاں نمند و نجف خانیش
نہ افراسیاب و نہ ہمدانیش

نہ ماند دریں دہر مرزا شفیع
شود حاکم نوز فصل ربیع

دیکھئے واقعات دارالحکومت دہلی حصہ اول صفحہ ۶۷۵ و مرقع اکبر آباد صفحہ ۲۹

(۸) افراسیاب خاں

نجف خاں امیرالامراء کا متبنی تھا - شاہ عالم ثانی نے شرف الدولہ خطاب دیا اور امیر الامراء مقرر کیا مگر مرزا محمد شفیع نے جوڑ توڑ لے افراسیاب کو دلی سے نکال دیا اور خود امیرالامراء بن بیٹھا - مرزا شفیع کے قتل کے بعد دوبارہ پھر یہ امیرالامراء بن گیا - مرزا شفیع کے بھائی زین العابدین نے افراسیاب کو سن ۱۱۹۸ھ میں قتل کرادیا -

دیکھو واقعات دارالحکومت دہلی حصہ اول صفحہ ۶۷۵ و مرقع اکبر آباد صفحہ ۲۹

(۹) مرزا اسمعیل بیگ

مرزا اسمعیل بیگ اور غلام قادر خاں (ابن نواب ضابطہ خاں) نے آگرہ کا محاصرہ کرلیا اور اہالیان آگرہ پر اسمعیل بیگ نے ظلم و ستم توڑے - آگرہ مرہٹوں کے تصرف میں تھا - مادھو راو سندھیا ۱۵ جون سن ۱۷۸۸ء کو رانی خاں سپہ سالار فوج کے ساتھ فتح پور گوالیار سے آیا - اسمعیل بیگ مقابل ہوا اور شکست کھائی - سن ۱۸۰۳ء تک سیندھیا آگرہ پر قابض رہا -

(۱۰)

ان کے بزرگوں کا وطن سمرقند تھا - ان کے باپ اور چچا عارف جان اور قاسم جان نے نجف خاں کے دور امیر الامرائی میں جمعداری حاصل کرلی اور بادشاہ تک بھی ان کی پہنچ ہوگئی - احمد بخش خاں اٹک میں سن ۱۷۶۵ء میں پیدا ہوئے - بلوغ کو پہنچ کر

گوالیار میں سواروں میں ملازم ہوگئے کچھ عرصہ بعد گھوڑوں کی تجارت کا شغل اختیار کیا پھر الور میں مہاراجہ بختاور سنگھ کے یہاں ملازم ہوگئے - راجہ نے ان کو اپنی طرف سے وکیل کرکے دہلی لارڈ لیک کے پاس بھیجا - یہاں اپنے فرائض منصبی کو بخوبی انجام دیا - ایک لڑائی میں فریزر کی جان بچائی - دہلی میں جب فتح کا دربار ہوا تو لارڈ لیک نے ایک علاقہ استمراری جاگیر میں دیا - مہاراجہ بختاور سنگھ نے پرگنہ لوہارو کا اس میں اضافہ کیا - نواب سن ۱۲۴۳ھ میں فوت ہوئے - تفصیلات کے لئے دیکھو -

(۱) غالب از مہر صفحہ ۱۴۶

(۲) تلامذہ غالب صفحہ ۲۸۵-۲۸۹

(۳) علم و عمل (وقائع عبدالقادر خانی) جلد اول مرتبہ محمد ایوب قادری (کراچی سن ۱۹۶۰ء)

(۱۱) شاہ عبدالعزیز دہلوی رح

شاہ عبدالعزیز حضرت شاہ ولی اللہ کے بڑے صاحبزادے تھے سن ۱۷۴۶ء مطابق ۱۱۵۹ھ میں پیدا ہوئے - علوم ظاہری و باطنی والد بزرگوار سے تحصیل کئے - شاہ محمد عاشق پھلتی و خواجہ امین اللہ کشمیری اور مولوی نور اللہ سے بھی تلمذ تھا - والد کے انتقال کے بعد مسند درس و سلوک پر بیٹھے معاصر علماء میں شجر علمی میں کوئی آپ کے مثل نہ تھا - شاہ ولی اللہ نے جو اصلاح ملت کا کام شروع کیا تھا اس کو جاری رکھا - شاہ عبدالعزیز کے درس و تدریس ,اور وعظ و تذکیر نے اہل دہلی کی کایا پلٹ کردی متعدد نامور علماء آپ کی درس گاہ سے نکلے جنہوں نے دہلی اور دوسرے مشہور شہروں میں درس گاہیں کھولیں اور اشاعت علوم دینی میں عمریں گزار دیں - تفسیر عزیزی فتاوی عزیزی تحفہ اثناء عشریہ اور بستان المحدثین وغیرہ آپ کی علمی اور تحقیقی یادگاریں ہیں - سن ۱۲۳۹ھ مطابق ۱۸۲۴ء میں واصل بحق ہوئے -

ماخذ (۱) تراجم الفضلاء از مولوی فضل امام خیر آبادی مطبوعہ ہسٹاریکل سوسائٹی کراچی

(۲) آثار الصنادید از سید احمد خاں

(۳) ابجدالعلوم از نواب صدیق حسن خاں

(۴) واقعات دارالحکومت دہلی حصہ دوم

(۵) علم و عمل (وقائع عبدالقادر خانی) جلد اول

(۶) تذکرہ علمائے ہند (رحمان علی) مرتبہ و مترجمہ محمد ایوب قادری (پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی سن ۱۹۶۱ء)

(۱۲) بھوانی شنکر

بھوانی شنکر ذات کا کھتری تھا - مرہٹہ گردی میں یہ شخص سربر آوردہ رئیس اور دولتمند بن گیا - پہلے یہ ریاست گوالیار میں بخشی تھا - جب مرہٹوں کا تسلط دلی پر ہوا تو وہ ایک بڑے ذمہ دار عہدے پر مقرر کیا گیا مگر یہ انگریزوں سے ساز باز کرگیا - جس کی بنا پر انگریزوں نے پنشن دے دی - ایک حجام نے اس کو قتل کردیا -

ماخذ (۱) علم و عمل (وقائع عبدالقادر خانی) جلد اول

(۲) واقعات دارالحکومت دہلی حصہ دوم

(۱۳) مولانا ضیاء الدین جے پوری

مولانا ضیاء الدین جے پوری مہاراجہ سوائی جگت سنگھ کے یہاں ملازم تھے - شاہ فخرالدین دہلوی کے مرید و خلیفہ تھے آپ نے وہاں ارشاد و تلقین کا کام انجام دیا ایک مدرسہ ضیاء العلوم کے نام سے آج تک جے پور میں جاری ہے - اس کے متعلق ایک کتب خانہ بھی ہے - ایک خانقاہ بھی بیرون شہر قائم کی -

ملاحظہ ہو (۱) اشرف نامہ صفحہ ۲۱۳
(۲) علم و عمل (وقائع عبدالقادر خانی) جلد دوم
(ایجوکیشنل کانفرس کراچی سن ۶۱ء)

(۱۴) شاہ عالم ثانی

اصلی نام عالی گہر تھا - سن ۱۱۲۵ھ مطابق ۱۷۲۸ء میں پیدا ہوئے سن ۱۱۷۲ھ میں عمادالملک کے خوف سے دلی سے بھاگ گئے اور مشرقی علاقے میں چلے گئے - عالم گیر ثانی کے قتل کے بعد احمد شاہ ابدالی نے پانی پت کی جنگ کے بعد ان کی بادشاہت کا اعلان کرادیا - شاہ عالم نے سن ۱۷۶۴ء میں انگریزوں سے بکسر میں جنگ کی اور شکست کھا کر صلح کرلی اور الہ آباد آگئے - سن ۱۷۶۵ء میں ملک بنگال کی دیوانی کی سند ایسٹ انڈیا کمپنی کو عطا کی کمپنی نے بنگال اور بہار و اڑیسہ کے محاصل میں ۲۶ لاکھ روپیہ سالانہ بادشاہ کو بطور خراج ادا کرنے کا وعدہ کیا - سن ۱۷۷۱ء میں الہ آباد سے دہلی آئے - مرہٹوں نے ان کی معاونت کی مگر بعد میں انگریزوں سے صلح کرلی اور حکومت کا اختیار ان کو دے دیا - رمضان سن ۱۲۲۱ھ مطابق ۱۸۰۶ء میں انتقال ہوا - شاعری میں آفتاب تخلص تھا صاحب دیوان تھے مولوی امام بخش صہبائی نے قطعہ تاریخ وفات لکھا -

حضرت فردوس منزل شاہ عالم بادشاہ
رفت ازیں دار فنا و کرد در جنت مقام
سال تاریخ وفات آں شہ عالی گہر
دل ز روئے نالہ گفتا ہفتم شہر صیام

(۱۵) مرزا سلیمان شکوہ

شاہ عالم ثانی کے بیٹے تھے شاعری سے ذوق تھا دہلی سے لکھنئو آگئے تھے وہیں علمی ماحول پیدا کیا - شعراء کا مجمع ان کے یہاں رہتا تھا - سودا و میر ضاحک و میر سوز و مصحفی و انشاء و جرات

و قتیل وغیرہ مشاہیر شعراء ان کے دامن سے وابستہ رہے - آگرہ میں ۲۴ فروری سن ۱۸۳۸ء کو انتقال ہوا - سکندرہ میں دفن کئے گئے -

ماخذ (۱) مجموعہ نغز صفحہ ۳۰۱
(۲) بزم تیموریہ صفحہ ۴۳۲
(۳) گل رعنا صفحہ ۲۶۴
(۴) گلشن بے خار صفحہ ۱۴۶

(۱۶) میر انشاء اللہ خان انشاء

میر انشاء اللہ خاں ولد میر ماشاء اللہ خاں مرشد آباد میں پیدا ہوئے پہلے شاہ عالم کے دربار سے وابستہ رہے پھر لکھنؤ جاکر سلیمان شکوہ کے علمی دربار کے رکن ہوگئے پھر علامہ تفضل حسین خان کی سفارش سے نواب سعادت علی خاں کے دامن دولت سے وابستہ ہوئے - رنگین سے دوستانہ تعلقات تھے - سن ۱۲۳۳ھ مطابق ۱۸۱۷ء میں وفات ہوئی رانی کیتکی دریائے لطافت اور کلیات ان سے یادگار ہیں -

ماخذ (۱) گل رعنا صفحہ ۲۵۳-۲۶۳
(۲) داستان تاریخ اردو صفحہ ۱۴۵-۱۵۱
(۳) گلشن ہند صفحہ ۴۱-۴۳
(۴) گلستان بے خزاں صفحہ ۱۰-۱۱
(۵) علم و عمل (وقائع عبدالقادر خانی) جلد اول

(۱۷) غازی الدین خاں

غازی الدین خاں کا اصلی نام شہاب الدین تھا - آصف جاہ اول کے پوتے تھے سن ۱۱۶۵ھ مطابق ۱۷۵۲ء میں احمد شاہ کے دربار سے منسلک ہوئے - امیر الامراء کا منصب عطا ہوا - عمادالملک کا خطاب ملا - احمد شاہ کا زمانہ نہایت پر آشوب رہا - عمادالملک نے بادشاہ کو اندھا کرکے معزول کردیا اور جہاندار شاہ کے بیٹے کو عالم گیر ثانی کا لقب دے کر بادشاہ بنایا اور خود وزیر بنا - کچھ عرصے بعد اس کو بھی

قتل کرادیا - احمد شاہ درانی سن ۱۷۶۱ء میں نجیب الدولہ کی دعوت پر مرہٹوں کی سرکوبی کے لئے آیا - مرہٹے پانی پت کے میدان میں بری طرح شکست یاب ہوئے اب غازی الدین کی سازشوں کا خاتمہ ہوا - عربی فارسی ترکی اور اردو میں شعر کہتا تھا نظام تخلص تھا - ایک ضخیم دیوان چھوڑا -

ملاحظہ ہو تاریخ ہندوستان جلد نہم و دہم از ذکاء اللہ صفحہ ۳۱۰

(۱۸) خواجہ قطب الدین بختیار کاکی

آپ کا نام بختیار بن احمد بن موسیٰ ہے اصلی وطن اوش (فرغانہ) ہے - خواجہ بزرگ معین الدین اجمیری رح کے مرید اور خلیفہ اعظم تھے - سلطان شمس الدین التتمش آپ کا معتقد تھا آپ ہند پاکستان کے اولیائے کبار میں ہیں چشتیہ طریقہ کی اشاعت و ترویج میں آپ کا بڑا حصہ ہے ۱۴ ربیع الاول سن ۶۳۳ھ کو آپ کا وصال ہوا -

ماخذ (۱) سفینتہ الاولیاء و سیر العارفین و سیر الاولیاء و تاریخ فرشتہ وغیرہ

(۱۹) نواب نجابت علی خاں

نواب نجابت علی خاں بھڑیچ نواب فیض محمد خاں کے والد تھے - نجابت علی خاں کو لارڈ لیک نے جاگیر دی تھی -

ملاحظہ ہو (۱) علم و عمل (وقائع عبدالقادر خانی) جلد اول صفحہ ۳۲۱

(۲) واقعات دارالحکومت دہلی حصہ سوم صفحہ ۲۶۳

(۲۰) مٹکاف

طامس تھیا فلس مٹکاف اکبر ثانی کے عہد میں مددگار رزیڈنٹ مقرر ہوئے سن ۱۸۴۵ء میں سر کا خطاب ملا -

(۲۱) ذوالفقار الدولہ مرزا نجف خاں

مرزا نجف خاں ایران میں پیدا ہوا - جب نادرشاہ نے ایران پر قبضہ کیا تو مرزا نجف اور اس کی بہن بھی قید ہوئی - مرزا محسن

برادر صفدر جنگ بطور سفیر محمد شاہ سن ۱۷۳۹ء کے بعد دہلی سے ایران گیا - اس نے نجف خاں اور اس کی بہن کو آزاد کرایا - اس کی بہن مرزا محسن کے حبالہء عقد میں آئی یہ دونوں محسن کے ہمراہ ہندوستان آئے پہلے مرزا کوچک (محمد قلی خاں) کی ملازمت میں رہا پھر وہ بنگال کے نواب قاسم کے پاس چلا گیا اور اس کی جنگی خدمات انجام دیں بعد میں الہ آباد آیا اور بادشاہ کے حضور میں حاضری دی - نجف خاں سن ۱۷۶۵ء میں انگریزوں کا شریک ہوگیا - جب انگریزوں نے الہ آباد پر قبضہ کیا تو اس کی کارکردگی سے خوش ہوکر لارڈ کلایو نے دو لاکھ کی پیشکش کی اور بادشاہ کی طرف سے کڑے کا فوجدار بنادیا - منیر الدولہ نے ساز باز کرکے اس کو مغلوب کرادیا - پھر بادشاہ کا متوسل ہوگیا اور جاٹوں کی گوشمالی کی - آگرہ پر ان کا تصرف تھا وہاں سے جاٹوں کو بیدخل کیا اور ڈیگ تک کا علاقہ فتح کرلیا - سن ۱۷۷۷ء میں ضابطہ خاں سے مقابلہ ہوا - آخر صلح ہوگئی - دہلی کے قیام میں امیرالامراء نے اپنے مسلک کی اشاعت خوب کی - اس کے عہد میں ایرانیوں کا اقتدار بہت بڑھ گیا تھا - آخرش سن ۱۱۹۶ھ مطابق ۱۷۸۲ء میں ۴۹ برس کی عمر میں مختلف امراض میں انتقال ہوا -

ملاحظہ ہو (۱) شاہ عالم نامہ صفحہ ۷۰

(۲) واقعات دارالحکومت دہلی حصہ اول ۶۷۵

(۳) ذکر میر

(۲۲) حکیم شریف خاں دہلوی

حکیم شریف خاں ولد حکیم محمد اکمل خاں مشہور و معروف طبیب تھے - شریف خاں علم و فضل اور شہرت و ناموری میں اپنے اجداد سے سبقت لے گئے - شاہ عالم کے عہد میں شاہی طبیب رہے - مشکواۃ کا ترجمہ کاشف المشکواۃ کے نام سے کیا - حکیم شریف خاں کا بڑا کارنامہ قران شریف کا اردو ترجمہ ہے اس کے علاوہ عجالہ نافعہ و تالیف شریفی و علاج الامراض و دستور الفصد و حاشیہ نفیسی اور حاشیہ شرح اسباب بھی حکیم شریف خاں سے یادگار ہیں - سن ۱۲۱۶ھ میں انتقال ہوا -

ملاحظہ ہو (۱) آثار الصادید از سید احمد خاں صفحہ ۲۳۴

(۲) تزکرہ علمائے ہند صفحہ ۲۳۴

(۳) حیات اجمل صفحہ ۹-۱۰

(۴) نزہتہ الخواطر صفحہ ۲۱۰-۲۱۱

(۵) علم و عمل (وقائع عبدالقادر خانی) جلد اول صفحہ ۲۹۶-۲۹۹

(۲۳) نواب دوندے خاں رئیس کمونہ

نواب دوندے خاں کمونے کے رئیس اور ٹھاکر روشن علی خاں کے فرزند تھے - روشن علی نہایت جری اور بہادر شخص تھے - ایک لڑائی میں شہید ہوئے - روشن علی خاں کے بھائی ناہر علی خاں منتظم ریاست ہوئے - دوندے خاں جب سن بلوغ کو پہنچے تو انہوں نے کمونے میں ایک قلعہ تعمیر کرایا - ان کے صاحبزادے نواب اشرف خاں اشرف نامہ میں لکھتے ہیں -

حق سبحانہ تعالیٰ والدم را بہمہ صفت موصوف ساختہ بود و خصوصاً در شجاعت رستم و اسفند یار و در باب سخاوت نام حاتم از زباں زماں رفتہ و در عبادت و ریاضت اللہ خود مثل جنید بغدادی و بےطمع بود چونکہ فضل حق جل و علا بر او شاں بود لہذا روز بروز ترقی کار بار ازاں بظہور لی رسید

' لارڈ لیک نے کول پر حملہ کیا تو دوندے خاں سے مدد چاہی چنانچہ انہوں نے فوجی مدد دی پھر انگریزوں سے ناچاقی ہوگئی اور کئی جنگیں ہوئیں انگریزوں نے ان کے قلعہ کمونہ پر حملہ کیا دوندے خاں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور انگریزوں کو شکست ہوئی مگر پھر پوری قوت سے انگریزوں کی فوج حملہ آور ہوئی اور کمونے کے قلعہ کی اینٹ سے اینٹ بجادی مگر دوندے خاں مطیع نہ ہوا آخرش صلح

ہوگئی - تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو - اشرف نامہ از اشرف خاں مطبوعہ لکھنؤ سن ۱۲۷۰ھ

(۲۴) محمد اکبر شاہ ثانی

۷ رمضان المبارک سن ۱۱۷۳ھ کو ولادت ہوئی - ۴۹ سال کی عمر میں سن ۱۸۰۶ء میں اپنے والد شاہ عالم ثانی کے بعد دہلی کے تخت پر بیٹھے ان کے سکہ پر یہ شعر تھا -

بسیم و زر دہ خوش سکۂ جہانبانی
چراغ دودہ تیمور اکبر ثانی

۳۲ سال تک بادشاہ رہے سن ۱۲۵۳ھ مطابق ۱۸۳۷ء میں انتقال ہوا -

کتابیات

(١) ابجدالعلوم — نواب صدیق حسن خاں — (مطبع صدیقی بھوپال سن ١٢٩٦ھ مطابق ١٨٧٨ء)

(٢) آب حیات — شمس العلماء محمد حسین آزاد — (لاہور سن ١٩٥٠ء)

(٣) آثار الصنادید — سر سید احمد خاں بہادر — (نول کشور پریس لکھنؤ سن ١٨٧٦ء)

(٤) اخبار الاخیار — شیخ عبدالحق دہلوی — (مطبع مجتبائی دہلی سن ١٣٣٢ھ)

(٥) اشرف نامہ — نواب اشرف خاں — (مطبع فتح الاخبار لکھنؤ سن ١٢٧٠ھ)

(٦) امیر الدولہ امیر خاں — بساون لال — (انگریزی) (کلکتہ سن ١٨٣٢ء)

(٧) ایسٹ انڈیا کمپنی اور باغی علماء — مفتی انتظام اللہ شہابی — (مطبوعہ دہلی)

(٨) برہان — (دہلی) (اپریل سن ١٩٦١ء)

(٩) بزم تیموریہ — صباح الدین عبدالرحمن — (اعظم گڑھ سن ١٩٤٨ء)

(١٠) بزم صوفیہ — صباح الدین عبدالرحمن — (اعظم گڑھ سن ١٩٤٩ء)

(١١) بوستان اخیار — مولوی سعید احمد مارہروی — (آگرہ سن ١٣٣١ھ)

(١٢) تاریخ اودھ — حکیم نجم الغنی رام پوری — (لکھنؤ سن ١٩١٩ء)

(١٣) تاریخ مشائخ چشت — پروفیسر خلیق احمد نظامی — (دہلی سن ١٩٥٣ء)

(١٤) تاریخ فرشتہ — ابوالقاسم ہندو شاہ — (مطبوعہ لکھنؤ)

(١٥) تاریخ ہندوستان — شمس العلماء ذکاء اللہ — (مطبوعہ علی گڑھ)

(١٦) تذکرہ علمائے ہند — (رحمان علی) مرتبہ و مترجمہ محمد ایوب قادری — (پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی سن ١٩٦١ء)

(١٧) تلامذہ غالب — مالک رام — (مطبوعہ دہلی)

(۱۸)	حیات اجمل	قاضی عبدالغفار مراد آبادی	(علی گڑھ سن ۱۹۵۰ء)
(۱۹)	خزینۃ الاصفیاء	مفتی غلام سرور لاہوری	(لکھنؤ سن ۱۹۱۴ء)
(۲۰)	داستان تاریخ اردو	حامد حسن قادری	(آگرہ سن ۱۹۵۷ء)
(۲۱)	دلی کا دلبستان شاعری	ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی	(مطبوعہ کراچی)
(۲۲)	ذکر میر	مرتبہ مولوی عبدالحق	(اورنگ آباد سن ۱۹۲۵ء)
(۲۳)	سعادت یار خاں رنگین	ڈاکٹر صابر علی خاں	(مطبوعہ کراچی)
(۲۴)	سیر الاولیاء	محمد مبارک العلوی	(محب ہند پریس دہلی سن ۱۳۰۲ھ)
(۲۵)	سیرالعارفین	حامد بن فضل اللہ جمالی	(مطبع رضوی دہلی سن ۱۳۱۱ھ)
(۲۶)	سیرت الصالحین	ابراہیم بیگ چغتائی	(آگرہ سن ۱۳۴۵ھ)
(۲۷)	شاہ عالم نامہ	غلام علی خاں	(کلکتہ سن ۱۹۱۴ء)
(۲۸)	علم و عمل (وقائع عبدالقادر خانی) جلد اول و دوم	مرتبہ محمد ایوب قادری	(ایجوکیشنل کانفرنس کراچی سن ۱۹۶۱ء)
(۲۹)	عماد السعادت	غلام علی نقوی	(لکھنؤ سن ۱۸۹۷ء)
(۳۰)	غالب	غلام رسول مہر	(مطبوعہ لاہور سن ۱۹۴۳ء)
(۳۱)	قیصر التواریخ	کمال الدین حیدر	(نول کشور پریس لکھنؤ سن ۱۹۰۷ء)
(۳۲)	گل رعنا	حکیم عبدالحئی	(اعظم گڑھ سن ۱۹۲۱ء)
(۳۳)	گلستان بے خزاں	غلام قطب الدین باطن	(نول کشور پریس لکھنؤ)
(۳۴)	گلشن بے خار	نواب مصطفی خاں شیفتہ	(لکھنؤ سن ۱۸۷۴ء)
(۳۵)	گلشن ہند	(لطف علی خاں) مرتبہ شبلی نعمانی	(مطبوعہ حیدر آباد دکن)
(۳۶)	لکھنؤ کا دلبستان شاعری	ڈاکٹر ابواللیث صدیقی	(مطبوعہ لاہور)
(۳۷)	مجموعہ نغز	(حکیم قدرت اللہ قاسم) مرتبہ پروفیسر محمود خاں شیرانی	(لاہور سن ۱۹۳۳ء)

(۳۸) مرقع اکبر آباد	مولوی سعید احمد مارہروی	(مطبوعہ آگرہ)
(۳۹) مناقب فخریہ	غازی الدین نظام	(مطبوعہ)
(۴۰) نزہتہ الخواطر	حکیم عبدالحی	(مطبوعہ حیدر آباد دکن)
(۴۱) واقعات دار الحکومت دہلی	بشیر الدین احمد	(مطبوعہ دہلی)

اشاریہ

الف

ابراہیم بیگ مرزا ۵۴ - ۷۷ - ۷۸
ابہا زاو پنڈت ۵۴
اپا سنگھ ۲۶
احمد نعلبند ۵۴
احمد بخش خاں نواب ۱۹ - ۷۲
اخبار رنگین ۱
اختر یار خاں اختر ۴ - ۳۳
ارسلان جنگ بہادر ۶۵
اسمعیل بیگ خان احتشام الدولہ ۱۶ - ۳۳ - ۷۳
۷۷
اشرف خان مسیح الزماں حکیم ۱۴
آصف الدولہ نواب ۱۱
افراسیاب خان نواب ۱۵ - ۱۶
اکبر آباد ۱۸ - ۷۷
اکبر شاہ ثانی محمد ۱۰ - ۷۸
اکبر علی ۳۰
انور ۳۴
الہ آباد ۱۹
الہ یار بیگ خان ۲ - ۲۳ - ۵۸
الہی بخش خان ۲۷ - ۶۷
امیرالدین میر ۱۳
امیر بخش چیلہ ۱۳
امیر بیگ خاں مرزا ۳۷
امیر خان افغان امیر الدولہ ۹
انبرسر ۱۹
انشاء اللہ خان انشاء ۴۰ - ۴۱
اندری ۵۶
اوجین ۱۹

ب

بادشاہ پور ۵۴
باندہ ۷۸
بختاور سنگھ ۵۲
بخش علی بیگ ۴
بخشو میاں ۴۶
بدہو ۶۴
بلاون (قلعہ) ۵۸
بنارس ۱۸
بندیل کھنڈ ۱۹ - ۴۸ - ۵۸
۷۸
بنگالہ ۱۹
بو علی قلندر شاہ ۱۰ - ۷۰
بونڈی ۱۹
بہادر بیگ خان ۳
بھرت پور ۱۵ - ۶۸
بھوانی شنکر بخشی ۲۲
بیکانیر ۱۹
بیگو (باغبان) ۱۰

پ

پالی پاکھر ۷۳
پاٹن ۷۳
پرنیا ۱۹
پونہ ہاٹی ۳۱
پیران پیر حضرت ۴۲
پیرو صاحب فرنگی ۸
پیرو حجام ۴۷

ت

تراب بیگ مرزا ۳۸
تیر انداز خاں ۱۲

ج

جسونت ہلکر ۵
جعفر میر ۴۷
جگادری ۱۸
جلال آباد ۲
جودھپور ۹ - ۱۹
جے پور ۱۴ - ۱۹

چ

چر گاوں ۴۸

ح

حاتم طائی ۲۳
حسن پور کندوری ۳۲
حسن علی میر ۴۲
حسین علی میر ۴۳ - ۷۴

خ

خان خانان (میاں) ۴
خادو ۴۶
خدا بخش ۶۷
خیر آباد ۷۶

د

دایم ۵۵
درگاہ خواجہ قطب الدین ۵۳
دلموڑ میواتی ۵۲
دلی ۱۴
دولت راو سندھیہ ۲۹ - ۳۰
دوندے خاں ۷۳
دونی چند جوہری ۵۱
ڈھاکہ ۱۹
دیا رام پنڈت کشمیری ۶

ر

راج محل ۱۹
راغب کمال خان افغان ۵۵
رام پور ۱۸ - ۶۶
رام گنگا ۴۱
رجب بیگ خان ۳۱
رحمت اللہ بیگ ۵۶
رحیم اللہ شیخ ۳۹
رحیم بیگ ۶۵
رستم خاں ۳۳
رنجیت سنگھ والی لاہور راجہ ۱۴
رنجیت سنگھ جاٹ ۱۵ - ۶۸

س

سبحان قلی بیگ ۵۵ - ۵۶
سردھنے ۶۳
سرہند ۱۹

سعادت علی خان نواب ۱۱
سعادت یار خان رنگین ۱ - ۴ - ۱۰
۱۸ - ۲۶ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۶ - ۳۹
۴۰ - ۴۲ - ۴۳ - ۵۴ - ۶۰ - ۶۶
۷۶ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴
۷۶ - ۷۸
سعدی شیرازی شیخ ۱
سکھ رائے ۸
سلیمان بیگ ۱۴ - ۵۶
سلیمان خاں ۵۰ - ۵۸
سلیمان شکوہ مرزا محمد ۳۹ - ۷۳ - ۷۶
سندھیہ پٹیل ۷۳
سہارن پور ۱۷
سہانی ۳۳
سہراب بیگ ۵۸

ش

شاہ آبادانی ۲
شاہجہان صاحبقران ۱۷
شاہ دولا ۸
شاہ عالم ثانی ۱ - ۲۹
شریف خاں حکیم ۶۶
شفیع خان نواب مرزا ۱۰ - ۱۶
شمس الدین خواجہ ۶ - ۵۹
شاہجہان آباد ۲ - ۳ - ۴
۶ - ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۲ - ۱۳
۱۴ - ۱۵ - ۱۷ - ۲۰ - ۲۲ - ۲۳
۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹
۵۰ - ۵۱ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶
۵۷ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳
۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱
۷۴
شیخ فرید ۱۸

ص

صابر بخش ۱۸
صدیق بیگ خاں ۵۷
صفا حکیم ۷

ض

ضابطہ خان نواب ۲
ضیاء الدین ۲۷

ط

طہماس بیگ خاں ۲۱ - ۷۸

ظ

ظفریاب خاں نواب ۴۹

ع

عاشور بیگ خاں ۶
عباس حضرت ۴۲
عبدالرحمن خاں ۳۵
عبدالرسول خاں ۶۰
عبدالعزیز دہلوی شاہ ۲۰ - ۲۶ - ۳۵
۵۳ - ۷۰
عظیم آباد ۱۹ - ۴۲
علی خاں ۵۳
علی محمد خان ۳۵
عیوض بدل خاں ۲۸ - ۳۰

غ

غازی الدین خاں نواب ۴۶
غلام رسول ۲۴
غلام علی خاں حکیم ۷۱
غلام محمد جان مرزا ۱۲

غلام محی الدین خاں ۳۱
غلام مرتضیٰ خاں ۴۵
غلام مودود ۷
غلام نقشبند خاں ۷

ف

فاضل بیگ ۱۰
فرعون ۱۷
فہیم میاں ۴
فیروز پور جھرکہ ۱۹ - ۷۲
فیض اللہ بیگ خاں
نواب ۷ - ۴۵

ق

قاسم ۵۵
قاسم علی بیگ ۵۶
قائم خواجہ ۲۹
قدرت اللہ بیگ خاں ۴۵
قطب الدین ۵۳
قلعہ گوالیار ۱۶

ک

کالکا ۴۱
کالے پانی ۶۰
کٹھیر ۱۸
کربلا ۷۷
کھڑک بخش ۳۳
کلکتہ ۱۹ - ۶۰
کمال خان ۵۶
کمونہ ۷۳
کوئلہ ۳۶
کوٹہ ۱۹
کہنڈو جی ۱۶ - ۴۸ - ۵۸

گ

گلاب سنگھ کہتری ۶۲
گلستاں ۱
گوالیار ۱۶
گوڑ گاؤں ۵۵

ل

لاہور ۱۹
لکھنؤ ۱۱ - ۱۲ - ۱۸
۱۹ - ۳۰ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۷ - ۷۳
لہاری ۲

م

ماشاء اللہ خاں میر ۴۷
مبارک غلام ۶۵
مٹکلپ ۶۳
مجموعہ رنگین ۲۶
مچھو خاں ۳۹
محمد بیگ خاں ہمدانی ۱۴
محمد خاں آفریدی ۵
محمد علی میر ۴۲
محمد علی خاں افغان ۳۹ - ۳۵ - ۵۶
محمد عظیم ۷۰
محمد یار خاں ۲۱ - ۳۸ - ۴۳
۵۲
محمدی بیگ ۴
محمدی خاں ۵۸
محمود علی شیخ ۲۲
محمود علی خاں خواجہ ۱۲
مدو بیگ مرزا ۱۶
مرزا بلہو ۷

مرزا جان ۷۵

مرزا ذکریا سیر ۲

مرزائی بیگ ۹

مرتضی علی کرم اللہ وجہ ۴۲ - ۷۰

مغل بیگ خاں عزت ۲۹ - ۳۷ - ۳۹

منصور خاں ۵۷

منو ۴۷

منہیاروں کا رام پور ۱۷

مودود چشتی حضرت ۷

موسی حضرت ۱۷

موسی خواجہ ۵۱

موسی بیگ خاں نواب ۲۵

مومن بیگ ۴۰ - ۴۱

موہانی ۳۹

موہن لعل لالہ ۵۱

میر جیون ۹

میر محمدی ۱۸

میوات ۳۲ - ۵۲

ن

نادر بیگ ۶

ناگ پور ۲۸

نجابت خان ۶۱

نجیب آباد ۱۸

نجیب الدین شیخ ۵۸

نجف خاں ذوالفقار الدولہ مرزا ۶۶

نجف قلی خان ۲۹ - ۳۳ - ۷۵

نظام الدین شاہ قلعہ دار دہلی ۶ - ۲۲

نوح (پرگنہ) ۳۲ - ۳۶ - ۴۳

۵۱

نورتن رنگین (اخبار رنگین) ۷۸

نورن ۴۶

نیاز بیگ خاں طالب جنگ ۳

نیپال ۱۹

و

وزیرن ۶۴

ہ

ہردوار ۱۸

ہوڈل ۵